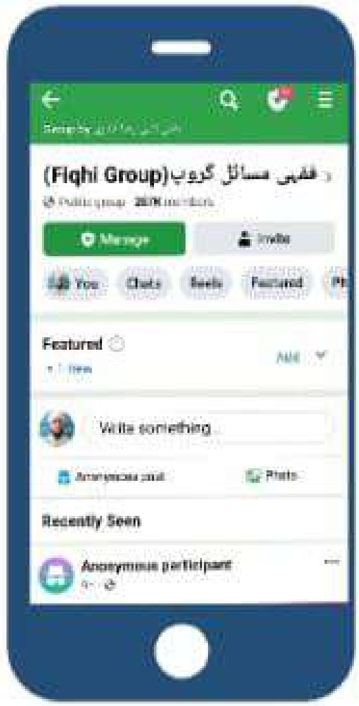
AL RAZA QURAN O FIQH ACADEMY

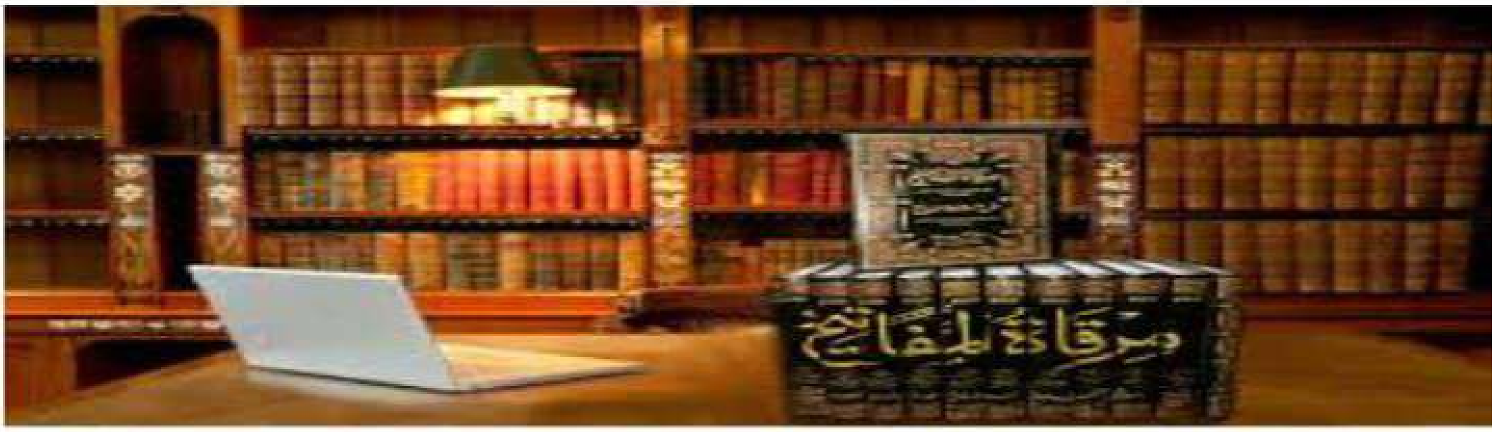


کتبہ ← تیمور احمد صدیقی

نظرِ ثانی ← مفتی انس رضا قادری

فتاوی صدیقیہ

حصہ سوم



منجانب ← فقہی مسائل گروپ

عقائد و اسلام

صدقہ سے عمر کا بڑھنا

سوال: جب موت کا وقت مقرر ہے تو صدقہ دینے سے موت کا مقررہ وقت بدل سکتا ہے؟ User Id : Abdul Basit

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

موت کے وقت کا مقرر ہونا قران پاک سے ماخوذ ہے اور صدقے یا نیکی سے عمر کا بڑھنا اور دعا سے تقدیر کا بدلنا کتب حدیث میں موجود ہے اور دونوں حق ہیں۔آسان لفظوں میں یوں سمجھئے کہ کسی شخص کی تقدیر میں لکھا ہوا تھا کہ اسکی عمر 40 سال ہو گی اور اگر فلاں نے اسکے لئے دعا کی یا اس نے فلاں نیکی کی یا صدقہ کیا تو 50 سال ہو گی۔یہ تبدیلی فرشتوں کے صحیفوں میں ہوتی ہے رب تعالی کے علم میں تو جو حقیقت میں ہونا ہے وہی مقدر ہے۔قران پاک میں ہے: اِذَا جَآءَ اَجَلُهُمْ لَا یَسْتَاْخِرُوْنَ سَاعَةً وَّ لَا یَسْتَقْدِمُوْنَ ترجمہ: جب انکی موت کا وقت آئے گا تو نہ ایک گھڑی پیچھے ہو نہ آگے۔(اعراف:34) **حدیث پاک میں ہے:** قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان صدقۃ المسلم تزید فی العمر ترجمہ: مسلمان کا صدقہ اسکی عمر بڑھاتا ہے۔(معجم کبیر طبرانی، 17/22، حدیث 31، قاہرہ) **بہار شریعت میں ہے:** قضا تین قسم ہے۔مبرمِ حقیقی کہ علمِ الٰہی میں کسی شے پر معلق نہیں۔اور معلقِ محض کہ صحف ملائکہ میں کسی شے پر اُسکا معلق ہونا ظاہر فرمادیا گیا ہے۔(1/21) **فضائلِ دعا میں ہے:** پس قضا میں تغیر (تبدیلی) قضا کے مطابق روا ہے مثلا: مقدر ہے کہ زید کی عمر ساٹھ برس ہو گی اور جو حج کرے گا اَسّی برس زندہ رہے گا۔۔۔اور معلق شبیہ بالمبرم کہ علم الہی میں تو معلق ہے مگر لوحِ محو واثبات و دفاتر ملائکہ میں اسکی تعلیق مذکور نہیں۔(ص 244-246، مکتبۃ المدینہ) **مراۃ میں ہے:** لوح محفوظ میں محو و اثبات کی تحریر بھی ہے اور ام الکتاب میں صرف قضائے مبرم کی لوح محفوظ تک ملائکہ کا علم پہنچتا ہے مگر میرے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا علم ام الکتاب تک ہے۔(1/109، قادریہ پبلیشرز)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــہ

تیمور احمد صدیقی

16 ربیع الاول 1445ھ/03 اکتوبر 2023ء

انسان کی تخلیق مٹی سے ہوئی یا پانی سے

سوال: ایک آیت میں ہے کہ ہم نے ہر چیز کو پانی سے بنایا اور دوسری آیت میں ہے کہ ہم نے انسان کو ٹھیکری کی طرح کھنکناتی مٹی سے پیدا کیا۔ تفصیل سے اسکی حکمت بتادیں۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملك الوهاب اللهم هداية الحق والصواب

قران پاک میں ہر زندگی والی چیز پانی سے بنانے سے یا تو جانداروں کی تخلیق ہی مراد ہے کہ باپ کے نطفے سے ہوئی لیکن یہ بھی اکثری حکم ہے کہ ملائکہ علیہم الصلاۃ والسلام اور جنات اس میں شامل نہیں۔ یا آیت کی مراد یہ ہے کہ پانی ان چیزوں کیلئے زندگی کا سبب ہے اس صورت میں نباتات بھی شامل ہیں کہ یہ بھی جسم نامی ہیں۔ نیز انسان کو مٹی سے پیدا کرنے سے حضرت آدم علیہ السلام مراد ہیں۔ قران پاک میں ہے: وَجَعَلْنَا مِنَ الْمَآءِ كُلَّ شَيْءٍ حَيٍّ ترجمہ: ہم نے ہر جاندار چیز پانی سے بنائی۔ (انبیاء، آیت: 30) خازن میں ہے: الماء الذی ینزل من السماء کل شیء، من الحیوان ویدخل فیه النبات والشجر، وذلك لأنه سبب لحیاة کل شیء، وقال المفسرون: معناه أن کل شیء حی فهو مخلوق من الماء وقیل یعنی النطفة. فإن قلت قد خلق الله بعض ما هو حی من غیر الماء کآدم وعیسی والملائكة والجان. قلت خرج هذا الأمر مخرج الأغلب والأكثر (ج3، ص224، دار الکتب العلمیہ) قران پاک میں ہے: وَلَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ مِنْ صَلْصَالٍ مِّنْ حَمَاٍ مَّسْنُوْن ترجمہ: ہم انے انسان کو خشک بجتی ہوئی مٹی سے بنایا جو سیاہ گارے کی تھی اور اس سے بو آتی۔ (القران، حجر، آیت: 26)

جلالین میں ہے: "آدم" ترجمہ: انسان سے مراد آدم علیہ السلام ہیں۔ (جلالین، ص340، مصر)

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــــــــــــــــــــــــــــــــہ

تیمور احمد صدیقی

01 جمادی الاول 1445ھ/16 نومبر 2023ء

حضرت آدم علیہ السلام کے بعد نبی

سوال: حضرت آدم علیہ السلام کے بعد کونسے نبی آئے؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملك الوهاب اللهم هداية الحق والصواب

حضرت آدم علیہ السلام کے بعد آپ کے بیٹے حضرت شیث علیہ السلام کو نبوت عطا ہوئی۔ صحیح ابن حبان میں ہے: ثم قال: یا أبا ذر أربعة سريانيون: آدم، وشيث، وأخنوخ، وهو إدريس، وهو أول من خط بالقلم، ونوح،۔۔۔ أنزل على شيث خمسون صحيفة، ترجمہ: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: چار سریانی ہیں آدم، شیث اخنوخ اور وہ ادریس ہیں جنہوں نے سب سے پہلے قلم سے لکھا اور نوح۔ اور فرمایا حضرت شیث علیہ السلام پر اللہ تعالی نے پچاس صحائف نازل فرمائے۔ (صحیح ابن حبان، ج1، ص534، دار ابن حزم بیروت) البدایہ النھایہ میں ہے: فلما مات آدم عليه السلام قام بأعباء الأمر بعده ولده شيث عليه السلام، وكان نبيا بنص الحديث الذي رواه ابن حبان۔ ترجمہ: حضرتِ آدم علیہ السلام کے بعد امور کی ذمہ داری کے لئے انکے بیٹے حضرت شیث علیہ السلام کھڑے ہوئے آپ نبی تھے جیسا کہ حدیث میں ہے۔ (البدایہ والنھایہ، ج1، ص232، دار ہجر لطباعہ) مزید ہے: وكان أول بني آدم أعطي النبوة بعد آدم وشيث عليهما السلام ترجمہ: حضرتِ ادریس علیہ السلام حضرتِ آدم اور شیث علیہ السلام کے بعد پہلے نبی تھے۔ (ص234)

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبہ

تیمور احمد صدیقی

17 جمادی الاخری 1445ھ/31 دسمبر 2023ء

الرضا قرآن وفقہ اکیڈمی آن لائن

حضرت ابراہیم علیہ السلام کے والدین اور زوجات

سوال: مفتی صاحب حضرت ابراہیم علیہ السلام کے والد، والدہ اور بیوی کا کیا نام تھا؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملك الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

کتبِ تاریخ میں حضرتِ ابراہیم علیہ السلام کے والد کا نام 'تارخ'، والدہ کا نام 'امیلہ' یا 'نونا' اور زوجات کا نام 'ہاجرہ'، 'سارہ'، 'قنطورا' اور 'حجون' ملتا ہے۔ البدایہ والنھایہ میں ہے: ھوابراھیم بن تارخ۔۔۔وحکی الحافظ ابن عساکر فی ترجمة ابراھیم الخلیل من تاریخه عن اسحاق بن بشر الکاھلی صاحب کتاب المبتدا ان اسم ام ابراھیم امیلة،۔۔۔وقال الکلبی: اسمھانونا۔ ترجمہ: یہ ابراہیم بن تارخ ہیں۔ حافظ ابن عساکر نے اپنی تاریخ میں اسحاق بن بشر مصنفِ کتاب المبتدا سے حکایت کیا کہ انکی والدہ کا نام امیلہ ہے اور کلبی نے کہا نونا ہے۔(ج1،ص324، دار ہجر للطباعہ) مزید ہے: اول ولد له اسماعیل من ھاجر القبطیة المصریة، ثم ولد له اسحاق من سارة بنت عم الخلیل، ثم تزوج بعدھا قنطورا۔۔۔ثم تزوج بعدھا حجون۔ ترجمہ: آپکی سب سے پہلی اولاد حضرت ہاجرہ رضی اللہ عنھا کے ذریعے حضرت اسماعیل علیہ السلام ہیں پھر آپکی چچازاد حضرت سارہ رضی اللہ عنھا کے ذریعے حضرت اسحاق علیہ السلام پھر آپ نے قنطورا سے شادی کی پھر بعد میں حجون سے شادی کی۔(ص407)

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبــہ

تیمور احمد صدیقی

07 جمادی الاولیٰ 1445ھ/23 نومبر 2023ء

حضرات ابراہیم ویعقوب علیہما السلام

سوال: حضرت یعقوب علیہ السلام کا دور نبوت پہلے ہے یا حضرت ابراہیم علیہ السلام کا؟ User Id : Shabir Shah

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملك الوهاب اللهم هداية الحق والصواب

حضرت یعقوب علیہ السلام حضرت اسحاق علیہ السلام کے بیٹے ہیں اور آپ حضرت ابراہیم علیہ السلام اور حضرت سارہ رضی اللہ عنھا کے بیٹے ہیں۔ قران پاک میں ہے: وَامْرَاَتُهٗ قَآىٕمَةٌ فَضَحِكَتْ فَبَشَّرْنٰهَا بِاِسْحٰقَۙ-وَ مِنْ وَّرَآءِ اِسْحٰقَ یَعْقُوْبَ(۷۱) قَالَتْ یٰوَیْلَتٰۤى ءَاَلِدُ وَ اَنَا عَجُوْزٌ وَّ هٰذَا بَعْلِیْ شَیْخًاؕ-اِنَّ هٰذَا لَشَیْءٌ عَجِیْبٌ(۷۲) ترجمہ: اور ابراہیم کی زوجہ کھڑی ہنسنے لگیں تو ہم نے اسے اسحاق کی خوشخبری دی اور اسحاق کے بعد یعقوب کی۔ بولی ہائے خرابی کیا میرے بچہ ہوگا اور میں بوڑھی ہوں اور یہ میرے شوہر بھی بوڑھے۔ بے شک یہ تو تعجب کی بات ہے۔ (القران، سورہ ھود، آیت 71-72) روح البیان میں ہے: وكانت بشارتها بنبوة ابنها إسحاق بعد ابراهيم ومن وراء إسحاق يعقوب اى بعد إسحاق يكون يعقوب نبيا وتكون النبوة فى عقبهم الى عهد خاتم النبيين محمد صلى الله عليه وسلم فانه يكون من عقب إسماعيل۔ ترجمہ: اور انھیں خوشخبری دی کے انکے بعد انکے بیٹے اسحاق علیہ السلام کو نبوت ملے گی اور اسحاق علیہ السلام کے بعد یعقوب علیہ السلام نبی ہونگے اور نبوت انھیں کی اولاد میں رہی یہاں تک کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تشریف آوری ہوئی کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اولادِ اسماعیل علیہ السلام سے ہیں۔ (روح البیان، ج4، ص163، دار الفکر)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبــــــــــــــــــــــــــــــــــــــہ

تیمور احمد صدیقی

11 ربیع الثانی 1445ھ/27 اکتوبر 2023ء

یعقوب علیہ السلام کے لقب اسرائیل کی وجہ

سوال: حضرت یعقوب علیہ السلام کو اسرائیل کا لقب کیوں اور کیسے دیا گیا؟ User Id: عبدالسلام قائم خانی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

ایک قول کے مطابق آپ اپنے جڑواں بھائی کی ایڑی پکڑے ہوئے پیدا ہوئے اس لئے آپ کو یعقوب کہا جاتا ہے کہ عقب کا معنی ایڑی ہے۔ایک قول کے مطابق حضرت اسحاق علیہ السلام نے آپکو دعا دی تھی کہ آپکی اولاد میں انبیاء اور بادشاہ ہوں گے جب آپکی والدہ کو بھائی سے آپکے نقصان کا خوف ہوا تو آپکو ماموں کی طرف ہجرت کرنے کا کہا اس سفر میں آپ رات میں چلتے تھے اور دن میں پوشیدہ رہتے تو اسرائیل کہنے کی وجہ یہ ہوئی کہ رات کو لیل اور رات میں چلنے کو سری کہتے ہیں۔ دیگر علماء نے فرمایا اسرائیل کا معنی عبداللہ ہے کہ سریانی زبان میں ایل رب تعالی کے اسماء میں سے ہے جیسے میکائیل اور جبرائیل۔علامہ عینی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں: ما وجه تلقيب يعقوب بن إسحاق بن إبراهيم الخليل عليهم السلام بإسرائيل قلت: كان يعقوب وعيصو أخوين۔۔۔وسمي يعقوب لأنه خرج آخذا بعقب عيصو۔۔۔إسحاق۔۔۔دعا له بأن الله يجعل في ذريته الأنبياء والملوك،۔۔۔وقالت أم يعقوب: إلحق بخالك فكن عنده، خشية أن يقتله عيصو،۔۔۔فكان يسير بالليل ويكمن بالنهار، فلذلك سمي إسرائيل، فأخذ من: السري والليل، قاله السدي. وقال غيره: معناه عبد الله، لأن: ايل، اسم من أسماء الله تعالى بالسريانية، كما يقال: جبرائيل وميكائيل (عمدۃ القاری شرح صحیح بخاری، ج3، ص138، دار الفکر)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــہ

تیمور احمد صدیقی

01جمادی الاولی1445ھ/16نومبر2023ء

فرشتوں سے غلطی ہونا

سوال: کیا فرشتوں سے غلطی ہو سکتی ہے؟ ایک امام صاحب فرما رہے تھے کہ ایک بار فرشتے سے بھی غلطی ہوئی رہنمائی فرمادیں۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملك الوهاب اللهم هداية الحق والصواب

فرشتے معصوم ہیں ان سے رب تعالی کی نافرمانی نہیں ہو سکتی کہ قران پاک میں انھیں اللہ کی نافرمانی نہ کرنے والا فرمایا گیا ہے۔

قرانِ پاک میں ہے: لَا يَعْصُونَ اللهَ مَا أَمَرَهُمْ وَيَفْعَلُونَ مَا يُؤْمَرُونَ۔ ترجمہ: فرشتے اللہ کے حکم کی نافرمانی نہیں کرتے اور جو حکم دیا جائے وہی کرتے ہیں۔ (التحریم، ایت: 6)

تفسیر مدارک میں ہے: معنى الأولى أنهم يتقبلون أوامره ويلتزمونها ومعنى الثانية أنهم يؤدون ما يؤمرون به ولا يتثاقلون عليه ولا يتوانون فيه۔ ترجمہ: پہلے کا معنی ہے یہ احکامِ الٰہیہ کو قبول اور انکا التزام کرتے ہیں اور دوسرے کا معنی ہے جو حکم دیا جائے اسکو ادا کرتے ہیں اس میں دیر و سستی نہیں کرتے۔ (ج 3، ص 506، بیروت)

شرح عقائد میں ہے: ﴿والملئكة عباد الله تعالى عاملون بامره﴾ على ما دل عليه قوله تعالى۔ ترجمہ: فرشتے اللہ کے بندے ہیں اسکے حکم پر عمل کرتے ہیں دلیل رب تعالی کا فرمان ہے۔ (شرح عقائد، ص 310، مکتبۃ المدینہ)

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبــــــــــــــــــــــــــہ

تیمور احمد صدیقی

06 جمادی الاخری 1445ھ / 19 نومبر 2023ء

افضل البشر صدیق اکبر تواولیاء کے سردار غوث اعظم

سوال: افضل البشر بعد از انبیاء بالتحقیق ابو بکر ہیں تو پھر ولیوں کے سلطان عبد القادر الجیلانی کیسے ہیں؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

انسانوں میں انبیاء کرام علیہم الصلوۃ والسلام کے بعد صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم سب سے افضل ہیں اوران میں حضرت سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ افضل ہیں۔ جہاں تک غوث اعظم علیہ الرحمہ کواولیاء کا سردار کہنے کا تعلق ہے تواس میں صحابہ کرام بلکہ بعض اکابر تابعین، ائمہ اہل بیت اورامام مہدی علیہم الرحمہ وغیرہ شامل نہیں ہیں کہ انکی افضلیت تونص سے ثابت ہے۔

شرح عقائد نسفیہ میں ہے: ﴿وافضل البشر بعد نبینا﴾---اراد البعدیۃ الزمانیۃ ---﴿ابوبکر الصدیق﴾ ترجمہ: ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانے کے بعد سب سے افضل انسان حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ ہیں۔ (شرح عقائد نسفیہ، ص321-322، مکتبۃ المدینہ) فتاوی رضویہ میں ہے: وہ مسلک جو ہمارے نزدیک محقق ہے اور بشہادت اولیاء وشہادت سیدنا خضر علیہ الصلوۃ والسلام وبمرویات اکابر ائمہ کرام ثابت ہے یہی ہے کہ باستثناء انکے جنکی افضلیت منصوص ہے جیسے جملہ صحابہ کرم وبعض اکابر تابعین عظام کہ والذین اتبعوھم باحسان (اور جو بھلائی کیساتھ انکے پیروہوئے) ہیں (القرآن الکریم، 100/9) اوراپنے ان القاب سے ممتاز ہیں۔ ولہذا اولیاء وصوفیہ ومشائخ ان الفاظ سے ان کی طرف ذہن نہیں جاتا اگرچہ وہ خود سرداران اولیاء ہیں۔-- حضور سرکا غوثیت مدار بلااستثناان سب سے اعلی واکمل وافضل ہیں، اور حضور کے بعد جتنے اکابر ہوئے اورتا زمانہ سیدنا امام مہدی ہونگے۔-- سب حضور سے مستفیض اور حضور کے فیض سے کامل ومکمل ہیں۔ (فتاوی رضویہ، ج28، ص362، لاہور)

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبہ

تیمور احمد صدیقی

15 جمادی الاخری 1445ھ/29 دسمبر 2023ء

کیا حضرت ابو بکر و عمر و علی رضی اللہ عنھم سید ہیں

سوال: حضرتِ ابو بکر صدیق اور حضرت عمر فاروق اور حضرت علی رضی اللہ عنھم کون سے سید تھے؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

سادات کرام جنہیں ہمارے ہاں سید کہا جاتا ہے یہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی اس اولاد کو کہا جاتا ہے جو حضرت فاطمہ رضی اللہ عنھا سے ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نسل آپ رضی اللہ عنھا سے چلی۔ صحابہ کرام رضوان اللہ علیھم بلکہ بزرگان دین رحمھم اللہ کے ناموں کے ساتھ جو لفظ "سیدُنا" لگایا جاتا ہے اسکا مطلب ہوتا ہے "ہمارے سردار" نہ یہ کہ وہ سب سادات کرام میں شامل ہوتے ہیں۔ حضرت ابو بکر و عمر فاروق رضی اللہ عنھما قریشی ہیں اور حضرت علی رضی اللہ عنہ ہاشمی بھی ہیں۔ مستدرک علی الصحیحین میں ہے: عن جابر رضی اللہ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: «لکل بنی أم عصبة ینتمون إلیھم إلا ابنی فاطمة، فأنا ولیھما وعصبتھما» ھذا حدیث صحیح الإسناد ولم یخرجاہ ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا سب کی اولادوں کی نسبت باپ کی طرف ہوتی ہے سوائے بنی فاطمہ کے کہ میں انکا ولی اور عصبہ ہوں۔ (مستدرک علی الصحیحین، ج3، ص179، حدیث: 4770، دار الکتب العلمیہ)

مصباح المنیر میں ہے: وَسَادَ یَسُودُ سِیَادَةً وَالِاسْمُ السُّودُدُ وَهُوَ الْمَجْدُ وَالشَّرَفُ فَهُوَ سَیِّدٌ وَالْأُنْثَى سَیِّدَةٌ بِالْهَاءِ۔ (مصباح المنیر، ج1، ص294، بیروت) شرح عقائد میں ہے: ثبت بالدلائل من خلافة ابی بکر وعمر وعثمان رضی اللہ عنھم مع انھم لم یکونوا من بنی ھاشم وان کانوا من قریش فان قریشا اسم لاولاد النضر بن کنانة۔ (شرح عقائد، ص333، مکتبۃ المدینہ)

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــــــــــــــــــــہ

تیمور احمد صدیقی

16 جمادی الاخری 1445ھ/30 دسمبر 2023ء

ناد علی

سوال: ناد علی کیا ہے؟

User Id: Meher Waqas Riaz

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

ناد علی ایک وظیفہ ہے جسکی فضیلتیں کتب میں وارد ہیں۔ اسکے کلمات یہ ہیں: نَادِ عَلِيّاً مَظْهَرَ الْعَجَائِبِ تَجِدْهُ عَوْناً لَكَ فِي النَّوَائِبِ كُلَّ هَمٍّ وَغَمٍّ سَيَنْجَلِي بِنُبُوَّتِكَ يَا رَسُولَ اللهِ وَبِوَلَايَتِكَ يَا عَلِيُّ يَا عَلِيُّ يَا عَلِيُّ۔ یہ دعا مشہور کتاب جواہر خمسہ مترجم ص 282 میں بھی موجود ہے۔

فتاوی رضویہ میں ہے: شاہ ولی اللہ کتاب الانتباہ فی سلاسل اولیاء اللہ میں لکھتے ہیں۔۔۔ "اس فقیر نے شیخ ابو طاہر کردی سے خرقہ پہنا اور انھوں نے جواہر خمسہ میں جو کچھ ہے اس کے عمل کی اجازت دی۔" پھر کہا:۔۔۔ "شیخ محمد سعید لاہوری کی دست بوسی پائی انھوں نے۔۔۔ جواہر خمسہ کے تمام عملیات کی اجازت دی۔" یہ شیخ ابو طاہر کردی مدنی شاہ ولی اللہ کے شیخ حدیث و پیر سلسلہ ہیں۔۔۔ وہی ان سے شاہ عبدالعزیز صاحب۔۔۔ کو پہنچے۔ (فتاوی رضویہ، ج9، ص822، لاہور)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــــــــــــــــــــــــــــــــہ

تیمور احمد صدیقی

21 ربیع الاول 1445ھ/ 08 اکتوبر 2023ء

منقبت میں 'جے ہو' کہنے کا حکم

سوال: کیا مذکورہ شعر جس میں "جے ہو" کے الفاظ ہیں انھیں پڑھ سکتے ہی؟

تطہیر سے نکھری ہوئی تطہیر کی جے ہو　　زہرا کا دھنے واد ہو، شبیر کی جے ہو

User Id :Anonymous

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملك الوهاب اللهم هداية الحق والصواب

"جے ہو" کا لفظ ہند میں استعمال ہوتا ہے جسکا معنی ہے "فتح" وہاں اب اسے استعمال کرنے میں کوئی حرج نہیں کہ یہ خاص غیر مسلموں کا شعار نہ رہا۔ البتہ جہاں مسلمانوں میں اسکے استعمال کا عرف نہ ہو وہاں اسے استعمال کرنا جائز نہیں۔ فتاوی شارح بخاری میں ہے: جے کے معنی فتح کے ہیں جے وارث کے معنی ہوتے ہیں وارث کی فتح ہو۔ اس میں کوئی حرج نہیں۔ البتہ مسلمانوں کو جے وارث کہنا جائز نہیں اسلئے کہ اس سے تشبہ ہو جاتا ہے کہ یہ ہندو ہے۔ (فتاوی شارح بخاری، ج2، ص521، دائرۃ البرکات گھوسی) مفتی بدر عالم مصباحی صاحب فرماتے ہیں: ہند ایک ملک ہے اور کسی ملک کی جے بمعنی فتح بولنے میں حرج نہیں، واضح رہے کہ پہلے جے کا لفظ صرف غیر مسلم ہندو ہی بولا کرتے تھے ان کا شعار تھا اب یہ ہندوؤں کا شعار نہ رہا۔ (جامعہ اشرفیہ مبارکپور ویب سائٹ، فتوی:346، تاریخ:17 ستمبر 2017)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــــــــــــــــــــہ

تیمور احمد صدیقی

07 ربیع الاول 1445ھ/25 ستمبر 2023ء

حضرت تمیم داری کی دجال سے ملاقات

سوال: صحابی حضرت تمیم داری رضی اللہ عنہ نے دجال سے ملاقات کی اسکے بارے میں رہنمائی فرمادیں۔

User Id : Muhammad Akhtar Raza

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

حضرت تمیم داری رضی اللہ عنہ کی ایک سفر میں ایک جزیرہ میں یہ ملاقات ہوئی جس کے بعد آپ نے نصرانیت سے توبہ کی اور اسلام قبول کیا آپ نے یہ واقعہ حضور ﷺ کو سنایا جو حضور ﷺ نے صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین کو سنایا۔ حضرت تمیم داری تیس آدمیوں کے ساتھ دریائی جہاز میں سوار ہوئے ایک ماہ تک پھرتے رہے پھر مغرب کی طرف چھوٹی کشتی کے ذریعے جزیرہ میں داخل ہوئے۔۔۔وہاں کلیسا میں ایک بہت بھاری بھر کم آدمی تھا جس کے ہاتھ گردن سے بندھے ہوئے تھے اس کو گھٹنوں سے ٹخنوں تک لوہے سے جکڑا ہوا تھا۔۔۔وہ بولا مجھے ناخواندہ لوگوں کے نبی کے متعلق خبر دو کہ انہوں نے کیا کیا تو انہوں نے بتایا وہ مکہ سے مدینہ ہجرت کر گئے۔ بولا کیا عرب نے ان سے جنگ کی انہوں نے کہاں ہاں۔ بولا ان کے ساتھی نبی نے کیا کیا انہوں نے اسے بتایا کہ وہ متصل عرب پر غالب آ گئے اور عرب نے ان کی اطاعت کر لی۔ بولا عرب کے لیے ان کی اطاعت کرنا بہتر ہے اور میں تمہیں اپنے متعلق بتاتا ہوں کہ میں مسیح دجال ہوں قریب ہے کہ مجھے نکل جانے کی اجازت ہو تو مکہ مدینے کے سوا ساری زمین میں اتروں گا۔(ماخوذ مسلم شریف، حدیث:2942)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبــہ

تیمور احمد صدیقی

08 جمادی الاول 1445ھ/23 نومبر 2023ء

سورج چوتھے آسمان پر ہے

سوال: سورج چوتھے آسمان پر ہے اسکے دلائل دے دیں۔

User ID: Anonymuos

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملك الوهاب اللهم هداية الحق والصواب

ایک قول کے مطابق سورج چوتھے آسمان پر ہے اور چاند پہلے آسمان پر جسے آسمانِ دنیا کہتے ہیں اسی پر فلک کا اطلاق ہوتا ہے۔ جبکہ دوسرے قول کے مطابق سورج چاند وغیرہ فلک میں تیر رہے ہیں اور یہ آسمان سے نیچے سات فلک ہیں تو سورج چوتھے فلک میں ہے اور چاند پہلے میں۔ قران پاک میں ہے: وَهُوَ الَّذِی خَلَقَ السَّمَاوَاتِ السبع.۔ ترجمہ: اور وہی ہے جس نے سات آسمان بنائے۔ (القران، سورہ ھود، آیت: 7) روح البیان میں ہے: السماء الدنیا وهو فلك القمر۔۔۔ والسماء الثانية وهو فلك عطارد۔۔۔ والسماء الثالثة وهو فلك الزهرة۔۔۔ والسماء الرابعة وهو فلك الشمس۔۔۔ والسماء الخامسة وهو فلك المريخ۔۔۔ والسماء السادسة وهو فلك المشترى۔۔۔ والسابعة وهو فلك زحل۔۔۔ وفوق هذه السموات الفلك الثامن وهو فلك الثوابت ويقال له الكرسى۔۔۔ وفوقه عرش الرحمن ترجمہ: سات آسمان یہ ہیں 1) آسمانِ دنیا چاند کا فلک، 2) عطارد کا 3) زہرہ کا 4) سورج کا، 5) مریخ کا، 6) مشتری کا، 7) زحل کا فلک۔ پھر ان سے اوپر فلکِ ثوابت جسے کرسی بھی کہا جاتا ہے پھر عرش۔ (روح البیان، ج4، ص97، بیروت) مراۃ میں ہے: سورج چوتھے آسمان پر ہے۔ (جلد7، حدیث: 312) قران پاک میں ہے: وهو الذى خلق الليل والنهار الشمس والقمر كل فى فلك يسبحون۔ ترجمہ: اللہ نے دن رات سورج چاند بنائے سب اپنے گھیرے میں تیر رہے ہیں۔ (القران، سورہ انبیاء، آیت: 33) تفسیر قرطبی میں ہے: والأصح أن السيارة تجرى فى الفلك، وهى سبعة أفلاك دون السموات المطبقة، ۔۔۔ فالقمر فى الفلك الأدنى، ثم عطارد، ثم الزهرة، ثم الشمس، ثم المريخ، ثم المشترى ثم زحل، والثامن فلك البروج، والتاسع الفلك الأعظم۔ ترجمہ: سیارے فلک میں تیر رہے ہیں اور یہ آسمانوں کے نیچے سات افلاک ہیں تو چاند نیچے والے میں ہے پھر عطارد پھر زہرہ پھر سورج پھر مریخ پھر مشتری پھر زحل پھر بروج پھر فلک اعظم۔ (الجامع لاحکام القران، ج11، ص286، قاھرہ)

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــــــــــــــــــــــــــــہ

تیمور احمد صدیقی

26 جمادی الثانی 1445ھ / 09 جنوری 2024ء

گنبد خضری کی شبیہ بنانا

سوال: ہمارے لوگ میلاد نبی ﷺ کے موقع پر گنبد خضری کا تعزیہ بناتے ہیں وہ کیسا ہے؟ نیز ہمارے اعلی حضرت نے تو تعزیہ کو بدعت کہا ہے؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

میلادِ نبی ﷺ کے موقع پر بھی گنبدِ خضری کی شبیہ (model) بنانا اور اسکی زیارت کرنا جائز ہے۔ اعلی حضرت علیہ الرحمہ نے جسے ناجائز بتایا اسکی وجہ غیر شرعی امور کا ارتکاب تھا۔ فتاوی رضویہ میں ہے: روضہ منورہ حضور پرنور ﷺ کی نقل صحیح بلاشبہ معظماتِ دینیہ سے ہے اسکی تعظیم و تکریم بروجہ شرعی ہر مسلمان صحیح الایمان کا مقتضائے ایمان ہے۔۔۔ تو نقل روضہ مبارکہ کہ صاف صاف ما یدل علیہا میں داخل ہے اسکی زیارت کے وقت حضور اقدس ﷺ کی تعظیم و تکریم اور حضور پر درود و سلام کیوں نہ مستحب ہوگی۔ (فتاوی رضویہ، ج21، ص422، لاہور) فتاوی خلیلیہ میں ہے: امام حسین رضی اللہ عنہ کے روضہ مبارک کی شبیہ بنانا اور زیارت کے لئے ایک مقررہ مقام پر رکھنا جائز و مباح ہے۔ ہاں طرح طرح کی تراش خراش کے مروجے تعزیے بنا کر پھرانا ناجائز و گناہ ہے۔ (فتاوی خلیلیہ، ج1، ص79، ضیاء القران)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــــــــــــــــــــــہ

تیمور احمد صدیقی

14 ربیع الاول 1445ھ/01 اکتوبر 2023ء

طهارت

چوتھائی سر کے مسح کا طریقہ

سوال: چوتھائی سر کے مسح کا کیا طریقہ ہے؟

User ID: مدینہ مدینہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملك الوهاب اللهم هداية الحق والصواب

چوتھائی سر کا مسح کرنا فرض ہے اور پورے سر کا مسح کرنا سنتِ مؤکدہ ہے جسے بلا عذر چھوڑنا جائز نہیں۔ضرورت ہو کہ وقت کم ہو تو چوتھائی سر کا مسح بھی کافی ہے اسکا مطلب یہ ہے کہ سر کے اگر چار حصے کیے جائیں تو کسی بھی ایک حصے پر مسح ہو جائے جسکی مقدار تقریبا پیشانی ہے۔ہندیہ میں ہے: ﴿والرباع مسح الرأس﴾ والمفروض فی مسح الرأس مقدار الناصية. كذا فی الهداية والمختار فی مقدار الناصية ربع الرأس۔ ترجمہ: چوتھائی سر کا مسح فرض ہے جسکی مقدار پیشانی ہے۔(ہندیہ، کتاب الطہارۃ، ج1، ص5، بیروت) در مختار میں ہے: ﴿ومسح كل رأسه مرة﴾ مستوعبة، فلو تركه ودوام عليه أثم۔ ترجمہ: پورے سر کا ایک بار مسح کرنا سنت ہے اگر اسکو عادتا چھوڑتا ہے تو گناہگار ہے۔(شامی، کتاب الطہارۃ، ج1، ص121، بیروت) شامی میں ہے: ﴿قوله: مستوعبة﴾ هذا سنة أيضا، كما جزم به فی الفتح، ثم نقل عن القنية أنه إذا داوم على ترك الاستيعاب بلا عذر يأثم، قال: وكأنه لظهور رغبته عن السنة ترجمہ: یہ سنت ہے ۔۔۔بلا عذر عادتا پورے سر کا مسح ترک کرے گا تو گناہگار ہو اور کہا کہ گویا کہ یہ سنت سے بے رغبتی کا اظہار ہے۔(ایضا)

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــــــــــــــــــــــــــہ

تیمور احمد صدیقی

17 جمادی الاخری 1445ھ/31 دسمبر 2023ء

آبِ زم زم سے وضو و غسل کرنا

سوال: زم زم شریف کے پانی سے وضواور غسل کر سکتے ہیں؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

زم زم شریف کے پانی سے وضو و غسل کرنا جائز ہے ہاں اس سے استنجاء کرنا یا نجاست زائل کرنا ممنوع ہے۔

درمختار میں ہے: یکرہ الاستنجاء بماء زمزم لا الاغتسال ترجمہ: آبِ زم زم سے استنجاء کرنا مکروہ ہے غسل کرنا نہیں۔(شامی، کتاب الحج، باب الھدی، ج2، ص625، بیروت)

شامی میں ہے: (قولہ یکرہ الاستنجاء بماء زمزم) وکذا إزالۃ النجاسۃ الحقیقیۃ من ثوبہ أو بدنہ، حتی ذکر بعض العلماء تحریم ذلک۔ ترجمہ: اسی طرح اس سے کپڑے یا بدن سے نجاستِ حقیقیہ زائل کرنا مکروہ ہے حتی کہ بعض علماء نے تو حرام کہا ہے۔(ایضا)

فتاوی رضویہ میں ہے: زم زم شریف کیا متبرک نہیں، ولہذا اس سے استنجا کرنا منع ہے۔(فتاوی رضویہ، کتاب الجنائز، ج9، ص122، لاہور)

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــہ

تیمور احمد صدیقی

26جمادی الثانی1445ھ/10جنوری2024ء

وضو کے پانی کو دامن سے پوچھنا

سوال: اکثر لوگ وضو کر کے اپنے کرتے کے دامن سے وضو کا پانی خشک کرتے ہیں کیا یہ جائز ہے؟

User Id : Fida E Raza

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

مستحب یہ ہے کہ وضو کے وقت ہی اعضاء پر ہاتھ پھیر کر بوندیں ٹپکا دی جائیں تاکہ بدن یا کپڑے پر یہ نہ ٹپکیں بس اتنی تری رہ جائے کہ اب نہ ٹپکیں پھر بھی اگر کپڑے سے سکھانے کی ضرورت ہو تو اپنے دامن سے خشک کرنا شرعا تو منع نہیں تاہم اس سے بچا جائے تو اچھا ہے کہ بعض بزرگوں سے منقول ہے کہ یہ نسیان (بھولنے کی بیماری) کا باعث ہے۔اور اگر مسجد میں قطرے گرنے کا اندیشہ ہو اور دوسرا کوئی کپڑا بھی نہ ہو تو اب دامن سے ہی پوچھیں گے کہ مسجد میں قطرے ٹپکانا مکروہ تحریمی ہے۔شامی میں ہے: منہا مسح وجھہ او یدیہ بذیلہ۔ ترجمہ: وہ چیزیں جو بھولنے کا باعث ہیں ان میں سے چہرے اور ہاتھ کو دامن سے پوچھنا بھی ہے۔(فتاوی شامی، فصل فی البئر، ج1، ص225، بیروت) فتاوی رضویہ میں ہے: یہ اہل تجربہ کی ارشادی باتیں ہیں کوئی شرعی ممانعت نہیں۔(فتاوی رضویہ، ج1 الف، ص332، لاہور) فتاوی بحر العلوم میں ہے: مسجد میں غسالہ وضو ٹپک رہا ہو تو اس سے اچھا تو یہی ہے کہ تہبند میں سکھائے ورنہ اس سے بچنا چاہیئے۔(فتاوی بحر العلوم، ج1 الف، ص188، لاہور)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبــــــــــــــــــــــــــــــــہ

تیمور احمد صدیقی

04 ربیع الثانی 1445ھ/19 اکتوبر 2023ء

Detol ملے پانی سے فرض غسل ہو جائے گا

سوال: کچھ لوگ گرمیوں میں پانی میں detol ڈال کر نہاتے ہیں کیا اس سے فرض غسل ادا ہو جائے گا حالانکہ اب پانی کا ذائقہ تو چینج محسوس ہوتا ہے؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

پانی کی بالٹی میں detol کے چند قطرے ملائے ہوں تو اس پانی سے غسل ادا ہو جائے گا کہ اگرچہ اس سے کچھ ذائقہ تبدیل ہو جائے گا لیکن پانی کی رقت وسیلان باقی رہے گی اور اسے کہا بھی پانی ہی جائے گا۔ہاں جب پانی میں کوئی ایسی چیز ملے کہ اسکا نام ہی تبدیل ہو جائے جیسے اب اسکو شربت کہا جانے لگے، یا اس کی رقت وسیلان ختم ہو جائے یا اتنا رنگ تبدیل ہو جائے کہ کپڑے رنگنے کے کام آئے تو ایسی صورت میں یہ پانی نہیں رہے گا اور اس سے نجاستِ حکمیہ کا ازالہ یعنی وضو و غسل نہیں ہو سکے گا۔

بہار شریعت میں ہے: جس پانی میں کوئی چیز مل گئی کہ بول چال میں اسے پانی نہ کہیں بلکہ اس کا کوئی اَور نام ہو گیا جیسے شربت، یا پانی میں کوئی ایسی چیز ڈال کر پکائیں جس سے مقصود میل کاٹنا نہ ہو جیسے شوربا، چائے، گلاب یا اور عرق، اس سے وُضو و غسل جائز نہیں۔اگر ایسی چیز ملائیں یا ملا کر پکائیں جس سے مقصود میل کاٹنا ہو جیسے صابون یا بیری کے پتے تو وُضو جائز ہے جب تک اس کی رقت زائل نہ کر دے اور اگر ستّو کی مثل گاڑھا ہو گیا تو وُضو جائز نہیں۔اور اگر کوئی پاک چیز ملی جس سے رنگ یا بو یا مزے میں فرق آگیا مگر اس کا پتلا پَن نہ گیا جیسے ریتا، چونا یا تھوڑی زعفران تو وُضو جائز ہے اور جو زعفران کا رنگ اتنا آجائے کہ کپڑا رنگنے کے قابل ہو جائے تو وُضو جائز نہیں۔یوہیں پڑیا کا رنگ۔(بہار شریعت، پانی کا بیان، ج1، حصہ 2، ص329، مکتبۃ المدینہ)

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبــہ

تیمور احمد صدیقی

29 جمادی الثانی 1445ھ/12 جنوری 2024ء

چکن پاکس کی وجہ سے غسل نہ کر سکے

سوال: اگر غسل فرض ہو جائے اور طبیعت خراب ہو یا چکن پاکس نکلے ہوئے ہوں اور غسل نہ کر سکتے ہوں تو کیا حکم ہے؟

User Id : Anonymous

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

اگر کسی شخص کو ایسی بیماری ہو کہ نصف سے زائد بدن پر غسل میں پانی بہانا مرض میں زیادتی کا باعث ہو اور ایسا ہونے پر ظن غالب ہو تو غسل کی جگہ جب تک عذر ہو تیمم کر سکتا ہے۔ ظن غالب اپنے تجربے سے ہو گا یا ایسے مسلمان ماہر ڈاکٹر کے بتانے سے جو خود اعلانیہ گناہ نہ کرتا ہو۔ ہاں اگر نصف بدن پر پانی بہانا ممکن ہو تو اتنے بدن پر پانی بہائے اور بقیہ پر مسح ممکن ہو تو یہ کرے۔ یہ بھی نہ ہو سکے تو کپڑا رکھ کر اس پر مسح کرے یہ بھی نہ ہو سکے تو یہ معاف ہے۔

بہار شریعت میں فتاوی ہندیہ کے حوالے سے ہے: بے وُضو کے اکثر اعضاء وضو میں یا جنب کے اکثر بدن میں زخم ہو یا چیچک نکلی ہو تو تیمم کرے، ورنہ جو حصہ عضو یا بدن کا اچھا ہو اس کو دھوئے اور زخم کی جگہ اور بوقت ضرر اس کے آس پاس بھی مسح کرے اور مسح بھی ضرر کرے تو اس عضو پر کپڑا ڈال کر اس پر مسح کرے۔

(بہار شریعت، تیمم کا بیان، ج1، ص346، مکتبۃ المدینہ)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــہ

تیمور احمد صدیقی

11 ربیع الثانی 1445ھ/26 اکتوبر 2023ء

پاک کپڑے کے ساتھ ناپاک کپڑے دھونا

سوال: کیا پاک اور ناپاک کپڑوں کو ایک ساتھ دھو سکتے ہیں؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

پاک کے ساتھ ناپاک کپڑے دھونا جائز نہیں لیکن اگر اچھی طرح دھولئے اور پانی کثیر بہایا کہ نجاست بہ جانے کا یقین ہو تو سب پاک ہو جائیں گے۔ بدائع میں ہے: لأن إلقاء الطاھر فی الطاھر لیس بحرام، أما تنجیس الطاھر فحرام۔ ترجمہ: پاک کو پاک میں ڈالنا حرام نہیں ہے ہاں پاک کو ناپاک کرنا حرام ہے۔ (بدائع صنائع، کتاب الطھارۃ، ج1 ص67، دار الکتب العلمیہ) در مختار میں ہے: أما لو غسل فی غدیر أو صب علیہ ماء کثیر، أو جری علیہ الماء طھر مطلقا بلا شرط عصر وتجفیف وتکرار غمس۔ ترجمہ: بہر حال اگر اسے نہر میں دھویا گیا یا اس پر کثیر پانی بہایا گیا یا اس پر پانی بہا تو مطلقا بغیر نچوڑنے، سوکھنے اور بار بار ڈبونے کی شرط کے پاک ہو جائے گا۔ (شامی، کتاب الطھارۃ، ج1 ص333، بیروت) شامی میں ہے: (قولہ: فی غدیر) أی: ماء کثیر لہ حکم الجاری. (قولہ: أو صب علیہ ماء کثیر) أی: بحیث یخرج الماء ویخلفہ غیرہ ثلاثا؛ لأن الجریان بمنزلۃ التکرار والعصر۔ ترجمہ: نہر سے مراد کثیر پانی والی، کثیر پانی بہانا یعنی پانی کے پیچھے پانی کا تین بار اخراج ہو کیونکہ جاری ہونا تکرار اور نچوڑنے کے درجے میں ہے۔ (ایضا)

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبــہ

تیمور احمد صدیقی

15 جمادی الاخری 1445ھ / 29 دسمبر 2023ء

الرضا قرآن وفقہ اکیڈمی آن لائن

ناپاک بستر پر سوکھنے کے بعد بغیر دھوئے سونا

سوال: سردیوں میں رات کو کچھ پیشاب نکل جاتا ہے جسکی وجہ سے بستر بھی ناپاک ہو جاتا ہے اب کپڑے تو بدل لئے اور بستر سوکھ گیا تو اگلے دن اس پر سونے سے کپڑے ناپاک تو نہیں ہو نگے؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

اگر پیشاب کی وجہ سے بستر ناپاک ہو گیا اور پیشاب جذب ہو گیا تو اب اس پر سونے سے کپڑے ناپاک نہیں ہونگے۔ ہاں اگر کپڑے گیلے ہوں انکی وجہ سے بستر گیلا ہوا اور بستر کی نجاست کپڑوں میں سرایت کر گئی تو اب ناپاکی کا حکم ہو گا۔ بہار شریعت میں در مختار اور اسکے حاشیے شامی کے حوالے سے ہے: ناپاک کپڑے میں پاک کپڑا یا پاک میں ناپاک کپڑا لپیٹا اور اس ناپاک کپڑے سے یہ پاک کپڑا نَم ہو گیا تو ناپاک نہ ہو گا بشرطیکہ نَجاست کا رنگ یا بو اس پاک کپڑے میں ظاہر نہ ہو، ورنہ نم ہو جانے سے بھی ناپاک ہو جائے گا، ہاں اگر بھیگ جائے تو ناپاک ہو جائے گا اور یہ اسی صورت میں ہے کہ وہ ناپاک کپڑا پانی سے تر ہوا ہو اور اگر پیشاب یا شراب کی تری اس میں ہے تو وہ پاک کپڑا نم ہو جانے سے بھی نجس ہو جائے گا اور اگر ناپاک کپڑا سوکھا تھا اور پاک تر تھا اور اس پاک کی تری سے وہ ناپاک تر ہو گیا اور اس ناپاک کو اتنی تری پہنچی کہ اس سے چُھوٹ کر اس پاک کو لگی تو یہ ناپاک ہو گیا ورنہ نہیں۔ (طہارت کا بیان، ج1، ص393، مکتبۃ المدینہ)

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبہ

تیمور احمد صدیقی

17 جمادی الاولیٰ 1445ھ / 03 دسمبر 2023ء

نماز

اذان میں دائیں بائیں دیکھنا

سوال: اذان میں دائیں بائیں کیوں دیکھتے ہیں؟

User Id : Anonymous Participant

بسم اللہ الرحمن الرحیم
الجواب بعون الملك الوهاب اللهم هداية الحق والصواب

اذان میں حی علی الصلوۃ کے وقت دائیں طرف اور حی علی الفلاح کے وقت بائیں طرف منہ پھیرنا کتبِ احادیث میں مروی ہے تاہم اسکے لئے قدم پھیرنے کی حاجت نہیں۔ مسلم شریف میں ہے: أذن بلال. قال: فجعلت أتتبع فاه ھاھنا وھاھنا۔ یقول: یمینا وشمالا۔ یقول: حی علی الصلاۃ، حی علی الفلاح ترجمہ: حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے اذان کہی تو میں انکے منہ کی پیروی میں اپنا منہ بھی یہاں وہاں کرتا وہ دائیں اور بائیں جانب حی علی الصلوۃ اور حی علی الفلاح کہتے۔ (حدیث: 503، ج1، ص56، عامرہ ترکیا) ملا علی قاری علیہ الرحمہ فرماتے ہیں: جاء عبد اللہ بن زید إلی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال: یا رسول اللہ إنی رأیت رجلا نزل من السماء۔۔۔ ثم قال عن یمینہ: حی علی الصلاۃ مرتین، ثم قال عن یسارہ: حی علی الفلاح مرتین۔ ترجمہ: حضرت عبد اللہ بن زید رضی اللہ عنہ نے حضور ﷺ سے عرض کی میں نے ایک شخص کو آسمان سے اترتے دیکھا جس نے اذان کہی تو دو بار دائیں طرف حی علی الصلاۃ کہا پھر دو بار بائیں جانب حی علی الفلاح کہا۔ (فتح باب العنایہ، ج1، ص204، دار ارقم)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبــہ

تیمور احمد صدیقی

20ربیع الاول 1445ھ/07اکتوبر2023ء

امام نے اھدنا الصراط الذین انعمت پڑھ دیا

سوال: امام صاحب نے مغرب میں دونوں رکعتوں میں اھدنا الصراط المستقیم کی جگہ اھدنا الصراط الذین انعمت علیھم پڑھ دیا اور سجدہ سہو بھی نہیں کیا تو اس نماز کا کیا حکم ہے؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملك الوهاب اللهم هداية الحق والصواب

نماز میں فرض کی پہلی دو رکعات میں سورہ فاتحہ مکمل پڑھنا واجب ہے مذکورہ صورت میں جب بھول کر امام صاحب نے لفظ مستقیم کو چھوڑ دیا تھا اور یاد بھی نہ آیا تو ترک واجب کی وجہ سے سجدہ سہو واجب تھا جب یہ نہ کیا تو نماز واجب الاعادہ (دوبارہ پڑھنا واجب) ہو گی۔ فتاوی شامی میں ہے: الظاهر أن ما في المجتبى مبني على قول الإمام بأنها بتمامها واجبة وذكر الآية تمثيل لا تقييد إذ بترك شيء منها آية أو أقل ولو حرفا لا يكون آتيا بكلها الذي هو الواجب، كما أن الواجب ضم ثلاث آيات، فلو قرأ دونها كان تاركا للواجب۔ ترجمہ: ظاہر یہ ہے کہ مجتبی کی عبارت قولِ امام پر مبنی ہے کہ مکمل فاتحہ واجب ہے اور ایک آیت کا ذکر مثال کے لیے ہے نہ کہ مقید کرنے کیلئے۔ کیونکہ فاتحہ میں سے کچھ بھی چھوڑنے سے چاہے پوری آیت ہو یا کم اگرچہ ایک ہی حرف بندہ پوری فاتحہ پڑھنے والا نہیں ہوگا جو کہ واجب ہے۔ جیسے تین آیات ملانا واجب ہے تو اس سے کم پڑھنے والا واجب کو چھوڑنے والا ہو گا۔ (کتاب الصلوۃ، واجبات الصلوۃ، ج 1، ص 458، دار الفکر) جد الممتار میں ہے: قوله بتمامها واجبة: وهو مفاد الحديث، فعليه فليكن التعويل۔ ترجمہ: یہی حدیث کا مفاد، اسی پر عمل، اسی پر اعتماد۔ (کتاب الصلوۃ، ج 3، ص 150، مکتبۃ المدینہ)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبــہ

تیمور احمد صدیقی

26 ربیع الاول 1445ھ / 12 اکتوبر 2023ء

عشا کی نماز 4:30 پر پڑھنا

سوال: میں نے طبیعت ٹھیک نہ ہونے کی وجہ سے عشا کی نماز صبح 4:30 پر پڑھی تو کیا ہو جائے گی؟

User Id : Sanam Jan

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

نماز عشا کا وقت طلوع فجر تک ہوتا ہے آپ کے ساتھ جس دن یہ واقعہ پیش آیا اس دن کے نماز کے اوقات کے نقشے سے آنے والا حکم معلوم کرلیں۔ اگر طلوع فجر سے پہلے فرض شروع کر دیے تھے تو یہ اور اگر وتر بھی شروع کر دیے تھے تو یہ بھی قضا نہیں ہوئے تھے۔ اور اگر فجر کا وقت شروع ہونے کے بعد انھیں شروع کیا تو ان کی قضا بھی ذمہ سے اتر گئی تھی لیکن وقتِ فجر میں جو بھی سنتیں اور نوافل پڑھی تھیں ان میں سے پہلی تو سنت فجر ہو گئیں تھیں اسکے بعد مزید نوافل پڑھنا مکروہ تحریمی گناہ تھا کہ فجر کے وقت میں سنتِ فجر کے علاوہ کوئی بھی نفل (کتبِ فقہ میں سنتوں کے لئے بھی نوافل کا لفظ استعمال ہوتا ہے) پڑھنا گناہ ہے۔ تحفۃ الفقھاء میں ہے: وھذا الفجر۔۔۔یخرج بہ وقت العشاء۔۔۔ ولا خلاف أن قضاء الفرائض والواجبات یجوز فیھا من غیر کراھۃ۔ (تحفۃ الفقھاء، کتاب الصلوۃ، ج1، ص100-106، دار الکتب العلمیہ بیروت) شامی میں ہے: وأنھا تصح بنیۃ النفل وبمطلق النیۃ، فلو تھجد برکعتین یظن بقاء اللیل فتبین أنھما بعد الفجر کانتا عن السنۃ علی الصحیح فلا یصلیھا بعدہ للکراھۃ۔۔۔ النفل والواجب لغیرہ فإنہ ینعقد مع الکراھۃ، فیجب القطع والقضاء فی وقت غیر مکروہ (شامی، کتاب الصلوۃ، ج1، ص376، 373، دار الفکر بیروت)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــہ

تیمور احمد صدیقی

04 ربیع الثانی 1445ھ/19 اکتوبر 2023ء

تکبیر تحریمہ کے بعد ہاتھ چھوڑ کر باندھنا

سوال: بعض لوگ تکبیر تحریمہ کے بعد ہاتھ چھوڑ کر باندھتے ہیں اسکا کیا حکم ہے؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم
الجواب بعون الملك الوهاب اللهم هداية الحق والصواب

تکبیر تحریمہ کے بعد فوراہاتھ باندھ لینے چاہئیں کہ اب ثناءاور قراءت کرنی ہےاور جس قیام میں کسی ذکر مسنون کے لئے ٹھہرنا ہواس میں ہاتھ باندھنا سنت ہے لہذاہاتھ چھوڑ کر باندھنا سنت کے خلاف ہے۔

در مختار میں ہے:﴿ووضع﴾ الرجل۔۔۔ ﴿كما فرغ من التكبير﴾ بلا إرسال في الأصح۔ ترجمہ: جیسے ہی تکبیر تحریمہ سے فارغ ہو تو بغیر لٹکائے ہاتھ باندھ لے یہی اصح ہے۔(در مختار، کتاب الصلوۃ، ج1، ص487، دار الفکر)

مراقی الفلاح میں ہے:"بلا مهلة" لأنه سنة القيام في ظاهر المذهب۔ ترجمہ: فوراہی ہاتھ باندھے گا کہ ظاہرِ مذہب میں یہ ہاتھ باندھنا قیام کی سنت ہے۔(طحطاوی علی مراقی، کتاب الصلوۃ، ص280، دار الکتب العلمیہ)

طحطاوی علی مراقی میں ہے:'في كل قيام' أي له قرار۔ ترجمہ: یعنی جس قیام میں بھی ٹھہرنا ہوسکے لئے ہاتھ باندھنا سنت ہے۔(طحطاوی علی مراقی، کتاب الصلوۃ، ص280، دار الکتب العلمیہ)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــــــــــــــــــــــہ

تیمور احمد صدیقی

06ربیع الثانی1445ھ/21اکتوبر2023ء

آمین کیا ہے

سوال: آمین کیا ہے؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

آمین کا معنی ہے یااللہ اس دعا کو قبول فرما، یاایسا ہی فرما۔

شامی میں ہے: ومعناہ استجب۔ ترجمہ: آمین کا معنی ہے اسے قبول فرما۔ (شامی، کتاب الصلوۃ، جلد1، ص492، بیروت)

طحطاوی علی مراقی میں ہے: قولہ: 'والمعنی استجب دعاءنا' ھذا عند الجمھور وروی الثعلبی فی تفسیرہ بإسنادہ إلی الکلبی عن أبی صالح عن ابن عباس قال سألت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن معنی آمین فقال: 'افعل وقیل لا یخیب اللہ رجاءنا' وروی عبد الرزاق عن أبی ھریرۃ بإسناد ضعیف أنہ من أسماء اللہ تعالی أی یا آمین استجب فحذف منہ حرف النداء وأقیم النداء مقامہ فلذلک أنکر جماعۃ القصر فیہ وقیل کنز من کنوز العرش لا یعلم تأویلہ إلا اللہ تعالی۔ ترجمہ: جمہور کے نزدیک آمین کا معنی ہے ہماری دعا کو قبول فرما تفسیر ثعلبی میں ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے آمین کے معنی کے بارے میں پوچھا تو فرمایا 'اسے کردے' اور یہ بھی کہا گیا کہ 'اللہ ہماری امید میں رسوانہ کرے'۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ یہ اللہ کے ناموں میں سے ایک نام ہے یعنی 'یاآمین قبول فرما' تو حرفِ ندا کو حذف کیا اور منادی کو اسکے قائم مقام کردیا اسی لیے ایک تعداد نے اسے بغیر مد پڑھنے کا انکار کیا اور ایک قول کے مطابق یہ عرش کے خزانوں میں سے ایک خزانہ ہے جسکی تاویل اللہ ہی جانے۔ (طحطاوی علی مراقی، کتاب الصلوۃ، ص261، بیروت)

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــہ

تیمور احمد صدیقی

24جمادی الثانی1445ھ/08جنوری2024ء

رکوع میں تین سے کم تسبیحات

سوال: حضرت میں رکوع وسجدے کی تسبیح ایک ہی بار پڑھتاہوں اور کبھی کبھی تین بار کیااس سے نماز میں کچھ خلل آئے گا نماز ہو جائے گی؟

User ID: Anonymous

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

رکوع اور سجدے میں تین بار تسبیح کہنا سنتِ مستحبہ ہے جسکا ترک اگرچہ گناہ نہیں لیکن مکروہ تنزیہی ہے اسلئے انھیں بھی پڑھنے کی عادت رکھنی چاہئے کہ سنتیں واجبات کے لئے ڈھال ہیں۔

بحر الرائق میں ہے: وقد يقال إنما لم يكن واجبا عندنا لوجود الصارف، وهو أنه عليه الصلاة والسلام لم يذكره للأعرابي حين علمه، ولو كان واجبا لذكره، والمواظبة لم تنقل صريحا وهذا الصارف منع من القول بها ظاهرا، فلهذا كان الأمر للاستحباب كما صرح به غير واحد من المشايخ فعلى هذا فالمراد من الكراهة في قولهم لو ترك التسبيحات أصلا أو نقص عن الثلاث فهو مكروه كراهة التنزيه؛ لأنها في مقابلة المستحب۔ (بحر الرائق، ج1 ص333، دار الکتاب الاسلامی)

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبــہ

تیمور احمد صدیقی

06جمادی الاخری 1445ھ/19نومبر 2023ء

نماز میں درود ابراہیمی کے بعد دعائیں

سوال: نماز میں میں درودِ ابراہیمی کے بعد کوئی بھی دعاپڑھ سکتے ہیں یا دو تین دعائیں پڑھ سکتے ہیں؟

User Id : Anonymous

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملك الوهاب اللهم هداية الحق و الصواب

نماز کے آخر میں درودِ ابراہیمی کے بعد اپنے لئے، والدین کے لئے اور تمام مومنین کے لئے دعائے مغفرت کر سکتے ہیں۔ اسی طرح دعائے ماثورہ یا انکے مشابہ ایسی عربی دعائیں پڑھ سکتے ہیں جن کا ہونا عادتا یا شرعا نا ممکن نہ ہو۔ لیکن ایسی دعا نہ ہو جسکا سوال کسی بندے سے کیا جا سکے جیسے میری فلاں سے شادی کرادے۔ ہاں مستحب یہ ہے کہ پھر سب سے آخر میں رب اجعلنی والی مشہور دعا پڑھے۔ اکیلے نماز پڑھنے والے کے لئے ایک سے زائد دعائیں کرنا بلا شبہ جائز ہے۔ ہندیہ میں ہے: یستغفر لنفسه ولأبويه وللمؤمنين والمؤمنات۔۔۔ ويدعو لنفسه ولغيره من المؤمنين ولا يخص نفسه بالدعاء وهو سنة۔۔۔ ثم يقول ربنا آتنا إلى آخره ۔۔۔ ولا يدعو بما يشبه كلام الناس وما لا يستحيل سؤاله من العباد۔۔۔ ومن الأدعية المأثورة۔۔۔ ويستحب۔۔۔ في آخر الصلاة رب اجعلني الخ (ہندیہ، کتاب الصلوۃ، صفۃ الصلوۃ، ج 1، ص 76، دار الفکر بیروت) منیہ میں ہے: فاذا فرغ من الادعية يسلم۔ ترجمہ: جب تمام دعاؤں سے فارغ ہو تو سلام پھیر دے۔ (غنیہ شرح منیہ، کتاب الصلوۃ، ص 336، در سعادت)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبــہ

تیمور احمد صدیقی

06 ربیع الثانی 1445ھ / 21 اکتوبر 2023ء

وتر کی تیسری رکعت میں قراءت رہ گئی

سوال: وتر کی تیسری رکعت میں اگر سورہ فاتحہ، سورت اور دعائے قنوت سب پڑھنا بھول گئے تو سجدہ سہو سے نماز درست ہو جائے گی؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملك الوهاب اللهم هداية الحق و الصواب

وتر کی تیسری رکعت میں مطلق قراءت فرض ہے نیز سورہ فاتحہ پڑھنا، سورت ملانا اور دعائے قنوت پڑھنا واجب ہے۔ سجدہ سہو سے صرف واجب کی تلافی ہوتی ہے تو اگر کسی شخص نے مکمل قراءت ہی چھوڑ دی تو اس کی نماز نہیں ہو گی نہ سجدہ سہو کافی ہے بلکہ جب تک نماز میں ہے یہ فرض ادا کرے اور نماز کے بعد یاد آیا تو دوبارہ نماز پڑھے۔

محیط برہانی میں ہے: وفی الوتر محل القراءۃ الرکعات کلّھا حتی تفترض القراءۃ فی الرکعات کلھا

ترجمہ: وتر میں تمام رکعات محل قراءت ہیں یہاں تک کہ تمام رکعات میں قراءت فرض ہے۔ (کتاب الصلوۃ، الفصل الرابع فی کیفیتھا، ج 1، ص 298، دار الکتب العلمیہ)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبــــــــــــــــــــــــــــــــــــہ

تیمور احمد صدیقی

19 ربیع الاول 1445ھ/07 اکتوبر 2023ء

سنتِ مؤکدہ میں قضا یا واجب کی نیت

سوال: سنتِ مؤکدہ نماز میں نیت قضا فرض یا واجب کی کر سکتے ہیں؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

سنتِ مؤکدہ نماز میں کسی فرض، واجب یا قضا کی نیت نہیں کر سکتے بلکہ سنتِ وقت کی ہی نیت کریں گے تاہم مطلق نماز کی نیت بھی کافی ہے۔اور اگر سنت مؤکدہ میں فرضِ وقت کی نیت کی اور ابھی فرض ادا نہ کیے تھے تو فرض ادا ہو جائیں گے۔قضا نماز میں بھی متعین نماز کی نیت کی تو وہی ادا ہو گی۔ در مختار میں ہے: ﴿وكفى مطلق نية الصلاة﴾ وإن لم يقل لله ﴿لنفل وسنة﴾ راتبة ﴿وتراويح﴾ على المعتمد، إذ تعيينها بوقوعها وقت الشروع والتعيين أحوط ترجمہ: اور نفل، سنت اور تراویح کے لئے مطلق نماز کی نیت بھی کافی ہے اگرچہ یوں نہ کہے کہ اللہ کے لئے وجہ یہ کہ شروع کرنے سے یہ متعین ہو جائیں گے لیکن متعین کرنے میں احتیاط ہے۔ (ہندیہ، کتاب الصلوۃ، ج1، ص71، بیروت) بہار شریعت میں ہے: اگر سب میں فرض ہی کی نیت کرتا ہے، تو نماز ہو جائے گی، مگر جن فرضوں سے پیشتر سنتیں ہیں، اگر سنتیں پڑھ چکا ہے تو امامت نہیں کر سکتا کہ سنتیں بہ نیت فرض پڑھنے سے اسکا فرض ساقط ہو چکا۔ (بہار شریعت، نماز کا بیان، ج1، ص716، مکتبۃ المدینہ)

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبہ

تیمور احمد صدیقی

21 جمادی الثانی 1445ھ / 04 جنوری 2024ء

الرضا قرآن وفقہ اکیڈمی آن لائن

عصر وعشا کی چار سنتوں میں دو پر سلام پھیر دیا

سوال: مفتی صاحب! عصر وعشاء کی شروع کی چار سنتوں میں دو رکعت پر بھول کر سلام پھیر دیا اب باقی دو رکعات کرنے کے لئے چار دوبارہ پڑھنی ہونگی؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

عصر وعشاء کے فرضوں سے پہلے کی چار سنتیں غیر مؤکدہ ہیں جو نوافل کے حکم میں ہیں ان میں اگرچہ نماز شروع کرتے وقت چار رکعات کی نیت کی دو رکعات ہی پڑھنا لازم ہے لہذا جان بوجھ کر یا بھول کر دو پر سلام پھیر دیا تو باقی دو رکعات کی قضا لازم نہیں۔ہاں چار سنتِ مؤکدہ، منت کی نماز یا فرض والے کے پیچھے نفل نماز پڑھنے والے پر چار ہی پڑھنا لازم ہے۔

بدائع صنائع میں ہے: وأما بيان مقدار ما يلزم منه بالشروع فنقول لا يلزمه بالافتتاح أكثر من ركعتين، وإن نوى أكثر من ذلك في ظاهر الروايات عن أصحابنا إلا بعارض الاقتداء۔(بدائع صنائع، کتاب الصلوۃ، ج1، ص291، دار الکتب العلمیہ)

بہار شریعت میں ہے: چار رکعت نفل کی نیت باندھی اور شفع اوّل یا ثانی میں توڑ دی تو دو رکعت قضا واجب ہو گی مگر شفعِ ثانی توڑنے سے دو رکعت قضا واجب ہونے کی یہ شرط ہے کہ دوسری رکعت پر قعدہ کر چکا ہو ورنہ چار قضا کرنی ہوں گی۔۔۔سنت مؤکدہ اور منت کی نماز اگر چار رکعتی ہو تو توڑنے سے چار کی قضا دے۔یوہیں اگر چار رکعتی فرض پڑھنے والے کے پیچھے نفل کی نیت باندھی اور توڑ دی تو چار کی قضا واجب ہے۔پہلے شفع میں توڑی یا دوسرے میں۔(بہار شریعت، ج1، ص669، مکتبۃ المدینہ)

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــہ

تیمور احمد صدیقی

22 جمادی الثانی 1445ھ/05 جنوری 2024ء

وتر کے بعد صبح تہجد پڑھنا

سوال: اگر رات عشا کی نماز کے بعد وتر پڑھ لئے ہیں تو پھر صبح تہجد کی نماز پڑھ سکتے ہیں؟ اور یہ روزانہ کا معمول بنا سکتے ہیں؟ پلیز حوالے سے رہنمائی فرمادیں۔

User Id: ملک مختار احمد پھتال

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

نماز وتر کے بعد بھی تہجد پڑھنا جائز ہے چاہے وتر رات کو ہی پڑھے ہوں یا صبح تہجد سے پہلے بلکہ اگر تہجد میں اٹھنے کا غالب گمان نہ ہو تو رات کو ہی پڑھیں گے۔ہاں جس شخص کو تہجد کے لئے اٹھ جانے کا غالب گمان ہو تو اسے صرف مستحب ہے کہ تہجد کے بعد رات کے آخری حصے میں وتر ادا کرے۔در مختار میں ہے: (و) تأخیر (الوتر إلى آخر الليل لواثق بالانتباه) وإلا فقبل النوم، فإن فاق وصلى نوافل والحال أنه صلى الوتر أول الليل فإنه الأفضل۔ ترجمہ: جسے رات کے آخری حصے میں اٹھنے کا یقین ہو اسے وتر موخر کرنا مستحب ہے ورنہ سونے سے پہلے پڑھے۔ تو اب اگر جاگا اور نفل پڑھے حالانکہ وتر شروع رات میں ہی پڑھ لئے تھے تو اسکے لئے یہی افضل تھا۔(کتاب الصلوۃ، ج1، ص369، دار الفکر) شامی میں ہے: إذا أوتر قبل النوم ثم استيقظ يصلي ما كتب له، ولا كراهة فيه بل هو مندوب، ولا يعيد الوتر۔ ترجمہ: اب اگر وہ سونے سے پہلے وتر پڑھ چکا تھا پھر اٹھا اور وہ نمازیں پڑھیں جن کا ثواب اسکے لئے لکھا جائے تو اس میں کوئی کراہت نہیں بلکہ پسندیدہ ہے اور وتر دوبارہ نہیں پڑھے گا۔(ایضا)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبــــــــــــــــــــــــــــــــہ

تیمور احمد صدیقی

15 ربیع الثانی 1445ھ/31 اکتوبر 2023ء

تین یا چار رکعات میں شک

سوال: چار رکعت والی نماز پڑھتے ہوئے یہ بھول جاتا ہوں کہ میں نے تین رکعت پڑھی ہیں یا چار اس پر کیا حکم ہے؟

User Id : Waqas Hyder

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملك الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

جب آپ کے ساتھ عادتاً ایسے ہوتا ہے تو ظنِ غالب کا اعتبار کریں اگر خیال کسی ایک طرف جم جائے تو ٹھیک۔ اگر کسی طرف بھی خیال نہ جمے تو تین اور چار میں شک ہونے کی صورت میں تین کو اختیار کریں پھر آخر میں سجدہ سہو کر کے نماز مکمل کرلیں کہ حدیث پاک میں یہی حکم ہے۔ نیز تیسری اور چوتھی دونوں میں قعدہ کر کے تشہد پڑھیں گے۔

طحطاوی علی مراقی میں ہے: 'وإن كثر الشك تحرى' ۔۔۔ قوله: 'أي أخذ بغالب ظنه' ۔۔۔ فلو لم يأخذ بأكبر رأيه بأن غلب على ظنه أنها الرابعة فأتمها وقعد وضم إليها أخرى وقعد احتياطا فهو مسيء لقوله صلى الله عليه وسلم: 'إذا شك أحدكم فليتحر الصواب فليتم عليه' ۔۔۔ 'فإن لم يغلب له ظن أخذ بالأقل' لقوله صلى الله عليه وسلم: 'إذا سها أحدكم في صلاته فلم يدر واحدة صلى أو اثنتين فليبن على واحدة فإن لم يدر اثنتين صلى أو ثلاثا فليبن على اثنتين فإن لم يدر ثلاثا صلى أو أربعا فليبن على ثلاث ويسجد سجدتين قبل أن يسلم' يعني للسهو۔۔۔ 'وقعد' وتشهد 'بعد كل ركعة ظنها آخر صلاته' لئلا يصير تاركا فرض القعدة (طحطاوی علی مراقی، کتاب الصلاۃ، ج2، ص80، قاسم پبلی کیشنز کراچی)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبــہ

تیمور احمد صدیقی

14 ربیع الاول 1445ھ/01 اکتوبر 2023ء

زمین پر بیٹھ کر نماز پڑھے یا کرسی پر

سوال: اگر کوئی شخص زمین پر بیٹھ کر نماز پڑھنے کی طاقت رکھتا ہو تو کیا وہ کرسی پر بیٹھ کر نماز پڑھ سکتا ہے؟

User Id : Ch Mehrab Hussain

بسم اللہ الرحمن الرحیم
الجواب بعون الملك الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

جو شخص کھڑے ہو کر نماز پڑھنے کی طاقت نہ رکھتا ہو لیکن زمین پر بیٹھ سکتا ہو تو اسکی دو صورتیں ہیں۔

1)رکوع وسجود کر سکتا ہے تو اسے زمین پر بیٹھ کر ہی نماز پڑھنی چاہیے خصوصا جماعت میں کہ سجدہ کرنے میں لوگوں سے آگے ہو جائے گا اور طرح طرح کی دقتوں کا سامنا کرنا پڑے گا لہذا ہر گز کرسی پر نہیں بیٹھنا چاہیے۔

2)رکوع وسجود نہیں کر سکتا تو اسے بھی مستحب یہ ہے کہ زمین پر دوزانو بیٹھے ورنہ زمین پر ہی کسی اور طرح آسانی ہو تو اسے اختیار کرے کرسی پر پاؤں لٹکانے سے بچے تاہم کرسی پر بیٹھ کر بھی نماز پڑھنا جائز ہے لیکن بلاوجہ ٹیک لگانے سے بھی بچنا چاہیے۔(ماخوذ کرسی پر نماز پڑھنے کے احکام، ص6-7، مکتبۃ المدینہ)

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــہ

تیمور احمد صدیقی
04ربیع الثانی1445ھ/19اکتوبر2023ء

جمعہ سے پہلے کی چار سنتِ مؤکدہ

سوال: حضور ایک مولوی صاحب کہہ رہے تھے کہ نمازِ جمعہ میں فرض سے پہلے 4 رکعت سنت مؤکدہ کا کوئی ثبوت نہیں چار نفل ہیں 2 تحیۃ المسجد اور 2 تحیۃ الوضو۔ دلیل ارشاد فرمائیں۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

جمعہ سے پہلے چار سنتِ مؤکدہ ہیں کہ حدیث پاک میں جمعہ کے فرائض سے پہلے اکٹھی چار رکعات کا ذکر آیا ہے اور کتبِ فقہ میں فقہاء نے انھیں سنتِ مؤکدہ میں شمار کیا ہے۔

ابن ماجہ میں ہے: عن ابن عباس قال: کان النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یرکع من قبل الجمعۃ أربعا لا یفصل فی شیء منھن۔ ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جمعہ سے پہلے چار رکعات (اکٹھی) پڑھتے۔ (سنن ابن ماجہ، ص 361، حدیث: 1129، دار الصدیق) مصنف عبد الرزاق میں ہے: عن قتادۃ، أن ابن مسعود کان یصلی قبل الجمعۃ أربع رکعات۔۔ ترجمہ: حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ جمعہ سے پہلے چار رکعات پڑھتے۔ (مصنف عبد الرزاق، ج 3، ص 246، حدیث: 5524، مکتبۃ الاسلامی) در مختار میں ہے: وسن مؤکدا (أربع قبل الظھر و) أربع قبل (الجمعۃ)۔ ترجمہ: ظہر و جمعہ سے پہلے کی چار سنتیں مؤکدہ ہیں۔ (شامی، ج 2، ص 12، بیروت)

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبــــــــــــــــــــــــــــــــہ

تیمور احمد صدیقی

06 جمادی الاخری 1445ھ / 19 نومبر 2023ء

فجر کے وقت میں نماز قضا کی نیت سے پڑھ لی

سوال: میں نے فجر کی جماعت کے بعد مسجد میں فجر کی نماز قضا کی نیت سے پڑھ دی کیا حکم ہے؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

فجر کی نماز کو قضا کی نیت سے پڑھا حالانکہ ابھی وقت باقی تھا تو اگر اسی دن کی فجر کی نیت کی تو ادا ہو جائے گی۔

بہار شریعت میں ہے: قضا یا ادا کی نیت کی کچھ حاجت نہیں، اگر قضا بہ نیت ادا پڑھی یا ادا بہ نیت قضا، تو نماز ہو گئی، یعنی مثلاً وقت ظہر باقی ہے اور اس نے گمان کیا کہ جاتا رہا اور اس دن کی نماز ظہر بہ نیت قضا پڑھی یا وقت جاتا رہا اور اس نے گمان کیا کہ باقی ہے اور بہ نیت ادا پڑھی ہو گئی اور اگر یوں نہ کیا، بلکہ وقت باقی ہے اور اس نے ظہر کی قضا پڑھی، مگر اس دن کے ظہر کی نیت نہ کی تو نہ ہوئی، یوہیں اس کے ذمہ کسی دن کی نماز ظہر تھی اور بہ نیت ادا پڑھی نہ ہوئی۔ (بہار شریعت، نماز کی شرطوں کا بیان، نیت کا بیان، ج1، ص495، مکتبۃ المدینہ)

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبہ

تیمور احمد صدیقی

13 جمادی الاخری 1445ھ/27 دسمبر 2023ء

مسجد کی جماعت کے علاوہ اذان واقامت

سوال: کیا باجماعت نماز کے لئے اذان ضروری ہے یا قریبی اذان کی آواز سن کر اپنی جماعت کرواسکتے ہیں؟اور اقامت کا کیا حکم ہے؟

User Id : Aftab Shaam

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملك الوهاب اللهم هداية الحق والصواب

اگر آپکی مراد یہ ہے کہ مسجد کے علاوہ گھر وغیرہ میں جماعت کروائی جائے تو اذان کا کیا حکم ہے تو اگر تو مسجد کی جماعت واجب ہو تو اس طرح الگ جماعت قائم کرنا جائز ہی نہیں۔ورنہ اگر اس علاقے میں اذان ہو چکی ہو اور اسکی آواز بھی سنائی دی ہو تو اسکی اذان کافی ہے اب صرف اقامت کے ساتھ جماعت قائم کی جا سکتی ہے اگرچہ اذان بھی کہہ دینا افضل ہے۔ہندیہ میں ہے: ولا يكره تركهما لمن يصلي في المصر إذا وجد في المحلة ولا فرق بين الواحد والجماعة. هكذا في التبيين والأفضل أن يصلي بالأذان والإقامة كذا في التمرتاشي وإذا لم يؤذن في تلك المحلة يكره له تركهما ولو ترك الأذان وحده لا يكره كذا في المحيط ولو ترك الإقامة يكره. كذا في التمرتاشي (کتاب الصلوۃ،ج1،ص54،دار الفکر) جد الممتار میں ہے: فهذه الروايات وامثالها تعارض اكثر تلك الاطلاقات، نعم! هي صحيحة وفاقا في حق الاقامة والقدر المتفق عليه في الاذان انها سنة مؤكدة لصلاة اديت في وقتها في المسجد بجماعة مستحبة۔(کتاب الصلوۃ،ج3،ص50،مکتبۃ المدینہ)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــــــــــــــــــــــــــہ

تیمور احمد صدیقی

12ربیع الثانی1445ھ/28اکتوبر2023ء

امام صاحب کی غیر موجودگی میں امامت

سوال: اگر امام صاحب موجود نہ ہوں تو امامت کروانے کا اہل کون ہے اور ویسے کون امامت کرواسکتا ہے؟

User Id : Muhammad Haris

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

امامت کا اہل وہی ہے جس میں یہ شرائط پائی جائیں۔

1) صحیح العقیدہ ہو۔

2) طہارت و نماز کے ضروری مسائل جانتا ہو۔

3) اتنی قراءت کرسکتا ہو کہ نماز جائز ہو جائے یعنی حروف کو ایک دوسرے سے ممتاز کرنا۔

4) فاسق معلن نہ ہو۔

فتاوی رضویہ میں ہے: اگر اس کی طہارت و نماز صحیح ہے۔۔۔ سنّی صحیح العقیدہ ہے اور فاسق و معلن نہیں تو اس کے پیچھے نماز پڑھنی بیشک جائز۔(فتاوی رضویہ، امامت کا بیان، ج6، ص603، لاہور) مزید ہے: اگر قرآن مجید ایسا غلط پڑھتا ہے جس سے نماز فاسد ہوتی ہے مثلاً ا، ع یا ت، ط ث، س، ص یا ح، ہ یا ذ، ز، ظ، ض میں فرق نہیں کرتا تو اس کے پیچھے نماز باطل ہے۔(ص543)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــــــــــــــــــــــــــــــہ

تیمور احمد صدیقی

19 ربیع الاول 1445ھ/07 اکتوبر 2023ء

نمازمیں غلطی سے سورہ فاتحہ کا تکرار

سوال: نمازمیں سورہ فاتحہ بھول کردوبارہ پڑھ لی پھریاد آیاکہ پہلے پڑھ لی تھی اورسجدہ سہو بھی نہیں کیانمازہوگئی؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

چار رکعتی فرض کی آخری دو رکعات کے علاوہ کسی اور نماز میں سورہ فاتحہ کا اکثر حصہ یا مکمل پڑھنے کے بعد بھول کر اسے دوبارہ پڑھا تو سجدہ سہو واجب ہے ہاں اگر سورہ فاتحہ کے بعد سورت پڑھ کر پھر فاتحہ پڑھی تو سجدہ سہو واجب نہیں۔ سجدہ سہو واجب ہونے کی صورت میں نہ کیا تو نماز واجب الاعادہ ہے۔ہندیہ میں ہے: ﴿ویجب الاقتصار فی الرکعتین الأولیین علی قراءۃ الفاتحۃ مرۃ واحدۃ فی کل رکعۃ منھما۔۔۔وإذا قرأ فی الأولیین أو أحدھما الفاتحۃ مرتین علی الولاء یلزمہ سجود السھو.ولو قرأ الفاتحۃ ثم السورۃ ثم الفاتحۃ لا سھو علیہ۔۔۔ ترجمہ: فرض کی پہلی دو رکعات میں ہر رکعت میں ایک ہی مرتبہ فاتحہ پڑھنا واجب ہے اور ان دونوں میں یا کسی ایک میں فاتحہ کے بعد دوبارہ فاتحہ پڑھی تو سجدہ سہو واجب ہے ہاں اگر فاتحہ کے بعد سورت پڑھی پھر فاتحہ پڑھی تو سجدہ سہو واجب نہیں۔(ہندیہ، کتاب الصلوۃ، ج1، ص71، بیروت) بہار شریعت میں ہے: الحمد کے بعد سورت پڑھی اسکے بعد پھر الحمد پڑھی تو سجدہ سہو واجب نہیں۔ یونہی فرض کی پچھلی رکعتوں میں فاتحہ کی تکرار سے مطلقا سجدہ سہو واجب نہیں۔(بہار شریعت، نماز کا بیان، ج1، ص716، مکتبۃ المدینہ)

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبہ

تیمور احمد صدیقی

21جمادی الثانی1445ھ/04جنوری2024ء

امام صاحب کا فجر میں قنوت پڑھنا

سوال: میں دوبئی میں ہوں یہاں امام صاحب فجر کی نماز میں دوسری رکعت میں رکوع کے بعد ہاتھ اٹھا کر دعا مانگتے ہیں مقتدی پیچھے سے آمین کہتے ہیں؟

User Id : Ahtisham Malik

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

جب آپ حنفی ہیں اور آپ کے امام صاحب صحیح العقیدہ ہیں لیکن دوسری فقہ مثلا فقہ شافعی سے تعلق رکھتے ہیں تو اگر وہ طہارت و نماز میں آپ کے مذہب حنفی کی رعایت کرتے ہیں تو انکے پیچھے نماز پڑھنا جائز ہے لیکن فجر میں جب وہ دعائے قنوت پڑھیں تو آپ خاموش کھڑے رہیں کہ ہمارے نزدیک یہ قنوت صرف کسی مصیبت کے وقت کے ساتھ خاص ہے۔ در مختار میں ہے: ﴿لا الفجر﴾ لأنہ منسوخ ﴿بل یقف ساکتا علی الأظھر﴾ مرسلا یدیہ۔ ترجمہ: مقتدی فجر کی قنوت میں امام کی پیروی نہیں کرے گا کہ یہ منسوخ ہے بلکہ زیادہ ظاہر قول کے مطابق خاموش ہاتھ لٹکائے کھڑا رہے گا۔ (در مختار، کتاب الصلوۃ، باب الوتر والنوافل، ج2، ص538، کوئٹہ) اسکے تحت شامی میں ہے: ﴿قولہ مرسلا یدیہ﴾ لأن الوضع سنۃ قیام طویل فیہ ذکر مسنون، وھذا الذکر لیس بمسنون عندنا. [تنبیہ] قال فی الھدایۃ: دلت المسألۃ علی جواز الاقتداء بالشافعیۃ، وإذا علم المقتدی منہ ما یزعم بہ فساد صلاتہ کالفصد وغیرہ لا یجزیہ انتھی. ترجمہ: ہاتھ لٹکائے کھڑا ہو گا کہ ہاتھ باندھنا اس لمبے قیام کی سنت ہے جس میں کوئی مسنون ذکر کیا جائے اور ہمارے نزدیک یہ فجر کی دعائے قنوت مسنون نہیں۔ ہدایہ میں ہے کہ یہ مسئلہ شافعی امام کی اقتدا کے جواز پر دلالت کرتا ہے، ہاں جب مقتدی کو امام کی طرف سے کسی ایسی بات کا علم ہو جس سے اس کی نماز فاسد ہونے کا گمان ہو جیسے اسکا خون وغیرہ نکلنا تو اب یہ جائز نہیں ہو گا۔ (ایضا)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــہ

تیمور احمد صدیقی

17 ربیع الاول 1445ھ/04 اکتوبر 2023ء

نماز عصر میں جہری قراءت پر لقمہ

سوال: امام نے نماز عصر میں فاتحہ کی ایک مکمل آیت قراءت کردی، مقتدی نے لقمہ دیاامام نے قبول کرلیاکیادونوں کی نماز ہوجائے گی؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

جب امام صاحب نے سری نماز میں سورہ فاتحہ کی ایک آیت جہر سے پڑھ دی تھی توان پر سجدہ سہو واجب ہو گیا تھالیکن جب آدھی سورہ فاتحہ (پانچویں آیت شروع کرنے) سے پہلے لقمہ دینے سے یاد آگیاتوآہستہ آواز میں شروع سے سورہ فاتحہ پڑھ لینے سے سجدہ سہو ساقط ہو جاتالھذااس موقع پر دیا گیالقمہ بر محل تھامقتدی کی نماز فاسد نہیں ہوئی۔اب اگرامام صاحب نے مسئلہ معلوم نہ ہونے کی بناپر شروع سے سورہ فاتحہ آہستہ آواز سے نہیں پڑھی تو نماز واجب الاعادہ ہوگئی۔ہدایہ میں ہے: 'ولوجھرالإمام فیمایخافت۔۔۔ تلزمہ سجدتا السھو'۔۔۔واختلفت الروایۃ فی المقدار والأصح قدر ماتجوز بہ الصلاۃ(ہدایہ،کتاب الصلوۃ، ج1،ص74،بیروت)جدالممتار میں ہے: لوخافت ببعض الفاتحۃ یعیدہ جھرا لان تکرار البعض لایوجب السھو والاخفاء بالبعض یوجبہ فبالاعادۃ جھرایزول الثانی ولایلزم الاول۔(جدالممتار،کتاب الصلوۃ،فصل فی القراءۃ، ج3،ص237،مکتبۃ المدینہ)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــہ

تیمور احمد صدیقی

26ربیع الاول1445ھ/12اکتوبر2023ء

روزعشا کی نماز میں سورہ ملک پڑھنا

سوال: امام کا روزانہ عشا کی نماز میں سورہ ملک پڑھنا کیسا ہے کیا اس طرح سورت خاص کی جاسکتی ہے؟
User Id : Anonymous

بسم اللہ الرحمن الرحیم
الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

امام صاحب کے لئے ایک ہی سورت کو کسی نماز کے لئے متعین کرلینا اور روزانہ پڑھنا مکروہ ہے کہ کہیں عوام اسی کو ضروری نہ سمجھ لیں اسلئے کبھی کبھار اسکے علاوہ بھی سورتیں پڑھتے رہنا چاہئے۔

فتاوی امجدیہ میں ہے: مگر انھیں سورتوں کو معین کرلینا کہ اس کے سوا کبھی دوسری سورت نہ پڑھے مکروہ ہے بلکہ احیانا اور سور بھی پڑھتا رہے کہ عوام کو یہ خیال پیدا نہ ہو کہ انھیں کا پڑھنا ضرور ہے۔۔۔ تو جب ماثورات ومرویات میں التزام کو مکروہ فرماتے ہیں تو یہ التزام خاص کیوں مکروہ نہ ہو۔ (فتاوی امجدیہ، کتاب الصلاۃ، باب القراءۃ، ج1، ص90-91، کراچی)

عنایہ شرح نقایہ میں ہے: وإنما شرط أن یقرأ غیرہ أحیانا لئلا یظن الجاھل أن غیرہ لا یجزء۔ ترجمہ: شرط یہ ہے کہ امام کبھی کبھی اور سورتیں بھی پڑھتا رہے کہ جاہل یہ گمان نہ کرنا شروع کردیں کہ دوسری سورتیں جائز ہی نہیں ہیں۔ (فتح باب العنایہ، کتاب الصلاۃ، ج1، ص274، دار ارقم بیروت)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
کتبـــہ
تیمور احمد صدیقی
06 ربیع الثانی 1444ھ/22 اکتوبر 2023ء

جمعہ کی جماعت چھوٹ جانے پر ظہر کی جماعت

سوال : کیا جمعہ کی نماز چھوٹ جانے کی صورت میں ظہر کی جماعت کروا سکتے ہیں؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

جو لوگ جمعہ پڑھنے سے معذور ہوں شہر میں انکا جماعت سے ظہر کی نماز پڑھنا مکروہ تحریمی ہے وہ اب اکیلے اکیلے ظہر کی نماز پڑھیں گے۔ اسی طرح جن کا جمعہ رہ گیا انھیں بھی شہر میں جمعہ کے دن ظہر کی جماعت منع ہے۔

ہدایہ میں ہے: ﴿ویکرہ أن یصلی المعذورون الظھر بجماعۃ یوم الجمعۃ فی المصر، وکذا أھل السجن﴾۔ ترجمہ: معذوروں کے لئے شہر میں جمعہ والے دن جماعت سے ظہر پڑھنا مکروہ ہے یہی حکم قیدیوں کے لئے ہے۔(فتح القدیر، کتاب الصلاۃ، ج2، ص65، دارالفکر) بہار شریعت میں ہے: مریض یا مسافر یا قیدی یا کوئی اور جس پر جمعہ فرض نہیں ان لوگوں کو بھی جمعہ کے دن شہر میں جماعت کے ساتھ ظہر پڑھنا مکروہ تحریمی ہے، خواہ جمعہ ہونے سے پیشتر جماعت کریں یا بعد میں۔ یونہی جنہیں جمعہ نہ ملا وہ بھی بغیر اذان و اقامت ظہر کی نماز تنہا تنہا پڑھیں، جماعت انکے لئے بھی ممنوع ہے۔(بہار شریعت، جمعہ کا بیان، ج1، ص779، مکتبۃ المدینہ)

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبــہ

تیمور احمد صدیقی

07 جمادی الاولیٰ 1445ھ/23 نومبر 2023ء

گاؤں میں جمعہ کے بعد ظہر کی نماز

سوال: جس گاؤں میں دو سال پہلے جمعہ کے بعد ظہر نہیں ہوتی تھی اسکے بعد جمعہ کے بعد ظہر بھی باجماعت ادا کرنے لگے اب لوگوں کے مابین اختلاف ہو رہا ہے کہ جمعہ کے بعد ظہر جماعت کے ساتھ نہیں پڑھا جائے گا کچھ کا کہنا ہے پڑھا جائے گا تو یہ ظہر کی جماعت واجب ہے کہ نہیں؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوهاب اللهم هداية الحق والصواب

1) وہ جگہ جہاں متعدد کوچے بازار ہوں اسکے متعلق دیہات گنے جاتے ہوں اس میں کوئی حاکم ہو کہ مظلوم کو انصاف دلا سکے تو یہ شرعا مصر (شہر) ہے یہاں جمعہ فرض اور ظہر کی جماعت ناجائز ہے۔

2) اگر اس گاؤں کے مسلمان عاقل بالغ مقیم تندرست افراد اتنے ہیں کہ اسکی سب سے بڑی مسجد میں نماز پڑھیں تو سما نہ سکیں تو یہاں جمعہ درست ہے کہ امام ابو یوسف علیہ الرحمہ کی اسی روایت نادرہ پر فتوی ہے۔ لہذا ظہر کی جماعت واجب نہیں۔ ہاں خواص جو تصحیح نیت کی رعایت کر سکتے ہوں انھیں جو احتیاطی ظہر کا حکم ہے وہ بھی منفرداً بغیر جماعت کے ہے۔

3) جہاں گاؤں کی مذکورہ تعریفات صادق نہیں آتیں وہاں جمعہ جائز ہی نہیں ظہر کی نماز فرض اور اسکی جماعت واجب ہے۔

در مختار میں ہے: ﴿المصر وهو ما لا يسع أكبر مساجده أهله المكلفين بها﴾ وعليه فتوى أكثر الفقهاء مجتبى لظهور التوانی فی الأحكام وظاهر المذهب أنه كل موضع له أمير وقاض يقدر على إقامة الحدود۔ (شامی، کتاب الصلوۃ، ج2، ص138، بیروت)

شامی میں ہے: ﴿صلاة العيد في القرى تكره تحريما﴾ ومثله الجمعة۔ (شامی، کتاب العیدین، ج2، ص167، بیروت)

فتاوی بحر العلوم میں فتاوی رضویہ کا یہ خلاصہ بیان ہوا: [دوسری طرح کی] بستیوں میں جمعہ پڑھنے والے خواص بعد جمعہ چار رکعت ظہر احتیاطی اس نیت سے ادا کریں کہ جو آخری ظہر مجھے ملی اور میں نے اب تک ادا نہ کی ہے پڑھ رہا ہوں، یہ نماز منفرداً بلا جماعت پڑھی جائے گی اور عوام کو اسکی خبر نہ کی جائے گی۔ (فتاوی بحر العلوم، کتاب الصلوۃ، ج1، ص506، لاہور)

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبہ

تیمور احمد صدیقی

01 رجب المرجب 1445ھ/13 جنوری 2024ء

عورتوں کی گھر میں جماعت

سوال : عورت کو جماعت کے ساتھ نماز پڑھنے کا کیا حکم ہے۔ کیا گھر میں اکیلی پڑھے یا گھر میں ہی جماعت کرا سکتے ہیں؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

عورتوں کو جماعت کے لئے مسجد کی حاضری مکروہ ہے اسی طرح عورت کا امام ہونا مکروہ ہے لہذا گھر میں تنہا نماز پڑھیں۔ہاں گھر میں محرم مرد یا شوہر کے پیچھے عورت نماز پڑھے تو یہ جائز ہے لیکن مرد کے لئے مسجد کی بلاوجہ شرعی نماز چھوڑنا جائز نہیں اگر ایسا کرے گا تو امامت کا اہل نہیں رہے گا۔در مختار میں ہے: و﴿و﴾یکرہ تحریما ﴿جماعۃ النساء﴾ ولو التراویح ۔۔۔ ﴿ویکرہ حضورھن الجماعۃ﴾ ولو لجمعۃ وعید۔۔۔ ﴿کما تکرہ إمامۃ الرجل لھن فی بیت لیس معھن رجل غیرہ ولا محرم منہ﴾ کأختہ ﴿أو زوجتہ أو أمتہ، أما إذا کان معھن واحد ممن ذکر أو أمھن فی المسجد لا﴾ یکرہ۔ ترجمہ: عورتوں کو جماعت کی حاضری اگرچہ جمعہ و عید کی ہو یہ مکروہ ہے جیسے مرد کا ایسے گھر میں عورتوں کی امامت کرنا مکروہ ہے جہاں کوئی اور مرد نہ ہو یا اسکی محارم جیسے بہن یا بیوی یا لونڈی میں سے کوئی موجود نہ ہوں۔ہاں جب ان عورتوں کے ساتھ ان افراد میں سے کوئی ہو یا مسجد میں امامت ہو تو مرد کا امامت کرنا مکروہ نہیں۔(شامی، کتاب الصلوۃ، ص565-566، دار الفکر)

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبــہ

تیمور احمد صدیقی

18جمادی الاولیٰ1445ھ/04نومبر2023ء

خانہ کعبہ میں نماز پڑھنا

سوال: کیا خانہ کعبہ میں نماز پڑھنا حرام ہے؟

User Id : Kausar Raja Jugnoo

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق و الصواب

خانہ کعبہ کے اندر فرض و نفل تمام نمازیں پڑھنا جائز ہے ہاں کعبہ شریف کی چھت پر جانا اور نماز پڑھنا ضرور بے ادبی اور مکروہ ہے۔ بخاری شریف میں ہے: أن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دخل الکعبة وأسامة بن زید وبلال وعثمان بن طلحة الحجبی فأغلقها علیه ومکث فیها فسألت بلالا حین خرج ما صنع النبی قال جعل عمودا عن یسارہ وعمودا عن یمینه وثلاثة أعمدة وراءہ وکان البیت یومئذ علی ستة أعمدة، ثم صلی۔ ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور اسامہ بن زید و عثمان بن طلحہ و بلال بن رباح رضی اللہ تعالیٰ عنہم خانہ کعبہ میں داخل ہوئے تو دروازہ بند کر لیا گیا کچھ دیر تک وہاں ٹھہرے جب باہر تشریف لائے، میں نے بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کیا کیا؟ کہا: ایک ستون بائیں طرف کیا اور دو داہنی طرف اور تین پیچھے پھر نماز پڑھی اور اُس زمانہ میں بیت اللہ شریف کے چھ ستون تھے۔ (کتاب الصلوۃ، ج1، ص107، حدیث: 505، مطبعہ امیریہ) جوہرہ نیرہ میں ہے: ﴿الصلاۃ فی الکعبة جائزۃ فرضھا ونفلھا﴾ (کتاب الصلوۃ، ج1، ص113، مطبعہ خیریہ) شامی میں ہے: أما الوطء فوقه بالقدم فغیر مکروہ إلا فی الکعبة لغیر عذر، لقولهم بکراھة الصلاۃ فوقھا۔ (کتاب الصلوۃ، ج1، ص656، بیروت)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــــــــــــــــــــــــــہ

تیمور احمد صدیقی

20 ربیع الاول 1445ھ / 07 اکتوبر 2023ء

امام کا قراءت میں وقف کا خیال نہ رکھنا

سوال: امام قراءت میں وقف کا خیال نہیں رکھتا اور غیر وقف میں وقف کر کے اعادہ بھی نہیں کرتا اسکے پیچھے نماز کا کیا حکم ہے؟

User ID: Anonymous

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملك الوهاب اللهم هداية الحق والصواب

وقف نہ کرنا یا بے محل کرنا نماز کو فاسد نہیں کرتا اگرچہ بعض جگہ یہ بہت قبیح ہے لہذا مذکورہ بالا امام کے پیچھے نماز درست ہے۔ہندیہ میں ہے: ﴿ومنها الوقف والوصل والابتداء في غير موضعها﴾ إذا وقف في غير موضع الوقف أو ابتدأ في غير موضع الابتداء إن لم يتغير به المعنى تغيرا فاحشا نحو أن يقرأ {إن الذين آمنوا وعملوا الصالحات} [البينة: 7] ووقف ثم ابتدأ بقوله {أولئك هم خير البرية} [البينة: 7] لا تفسد بالإجماع بين علمائنا هكذا في المحيط وكذا إن وصل في غير موضع الوصل كما لو لم يقف عند قوله أصحاب النار بل وصل بقوله {الذين يحملون العرش} [غافر: 7] لا تفسد لكنه قبيح. هكذا في الخلاصة وإن تغير به المعنى تغيرا فاحشا نحو أن يقرأ {شهد الله أنه لا إله} [آل عمران: 18] ووقف ثم قال: {إلا هو} [آل عمران: 18] لا تفسد صلاته عند عامة علمائنا وعند البعض تفسد صلاته والفتوى على عدم الفساد بكل حال ترجمہ: ان غلطیوں میں سے وقف کرنا، نہ کرنا، یا بے محل شروع کرنا بھی ہے۔جب کوئی غیر محل میں وقف کرے یا غیر محل سے قراءت شروع کرے تو اگر معنی بہت زیادہ فاسد نہ ہوں تو اجماعا نماز فاسد نہیں جیسے ان الذین امنوا وعملوا الصالحات پر وقف کر کے اولئک ھم خیر البریۃ پڑھا ایسا ہی محیط میں ہے۔ایسی جگہ ملایا جہاں نہ ملانا تھا جیسے اصحاب النار پر وقف نہ کیا اور الذین یحملون العرش ساتھ ملالیا تو نماز فاسد نہیں لیکن یہ بہت قبیح ہے۔اگر معنی بہت فاسد ہوئے جیسے شھد اللہ انہ لا الہ کہا پھر وقف کے بعد الا ھو کہا تو عام علما کے نزدیک نماز فاسد نہیں بعض کے نزدیک فاسد اور فتوی ہر صورت میں فاسد نہ ہونے پر ہے۔(ج1، ص81، بیروت)

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبــہ

تیمور احمد صدیقی

12 جمادی الاخری 1445ھ/26 دسمبر 2023ء

مسجد کی توسیع کے بعد دوسری منزل میں نماز

مسجد کے چھوٹے ہونے کیوجہ سے دوسری منزل بنوائی ہے اب کیا دوسری منزل پر پہلی منزل کے بیت الخلاء کے اوپر والی جگہ کو مسجد میں شامل کر سکتے ہیں جبکہ بیت الخلاء کی چھت اور مسجد کی چھت کے درمیان میں گیپ ہے؟ نیز اس صورت میں محراب کی ایک طرف مقتدیوں کی جانب زیادہ ہو جائے گی۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

مسجد کی دوسری منزل بنوانے میں پہلی منزل کے بیت الخلاء کی چھت کو شامل کرنے میں کوئی حرج نہیں اور اس گیپ کو ختم کر کے متصل بھی کیا جاسکتا ہے ایسی صورت میں اگرچہ نیچے کے محراب سے نمازی کسی طرف زیادہ ہو جائیں کوئی حرج نہیں وہ اپنی عمارت کے درمیان سے صف بنائیں گے۔ تاہم پہلی منزل پر ہی جماعت ہو گی جب یہ منزل نمازیوں سے بھر جائے تو اب بقیہ نمازی دوسری منزل پر جا کر نماز میں شامل ہو سکتے ہیں کہ دوسری منزل مسجد کی چھت کے حکم میں ہے جس پر بلاوجہ جانا مکروہ و ممنوع ہے۔

فتاوی رضویہ میں ہے: اگر وہ دکانیں متعلق مسجد اور اس پر وقف ہیں اور مسلمانوں نے ان کی سقف کو داخل کر لیا تو وہ سقف بھی مسجد ہو گئی ولا یضر کون الحوانیت تحتہ لکونہا وقفا علیہ وجاز اخذ ملک الناس کرھا بالقیمۃ عند ضیق المسجد فکیف بما ھو وقف علیہ کما فی ردالمحتار۔ مسجد کے نیچے دکانوں کا ہونا مضر نہیں کیونکہ وہ مسجد پر وقف ہیں، اگر مسجد تنگ ہو تو لوگوں کی مملوکہ جگہ قیمت کے بدلے جبراً لے کر مسجد میں توسیع کرنا جائز ہے تو جو مسجد پر وقف ہو اس کو شامل مسجد کرنا کیونکر جائز نہ ہو گا۔۔۔ خود محراب کے سامنے کھڑا ہو اور صف پوری ہو کر ایک جانب بڑھ جائے تو مکروہ اور خلاف سنت ہے۔۔۔ مگر یہ معلوم رہے کہ مسجد کی چھت پر بلاضرورت جانا منع ہے اگر تنگی کے سبب کہ نیچے کا درجہ بھر گیا اوپر نماز پڑھیں جائز ہے اور بلاضرورت مثلاً گرمی کی وجہ سے پڑھنے کی اجازت نہیں۔ (فتاوی رضویہ، کتاب الوقف، ج16، ص439، لاہور)

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبہ

تیمور احمد صدیقی

27 جمادی الثانی 1445ھ / 11 جنوری 2024ء

امام نے اکیلے نماز پڑھنے والوں سے کہا نماز توڑ دو

سوال: امام صاحب تاخیر سے آئے نمازی اپنی اپنی فرض نماز شروع کر چکے تھے توانھوں نے زور سے کہا نماز توڑ دو ایسی صورت میں کیا حکم ہے؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملك الوهاب اللهم هداية الحق والصواب

امام صاحب کا تاخیر سے آنے پر اکیلے فرض نماز پڑھنے والوں سے یوں کہنا کہ نماز توڑ دو جائز نہیں کہ جو شخص اکیلے فرض نماز پڑھ رہا ہو اسکے لئے مختلف نمازوں میں مختلف رکعتوں میں ہونے کی صورت میں احکام الگ ہیں اور نماز توڑنے کی اجازت بھی جماعت کے شروع ہونے کے وقت ہے نہ کہ اقامت کے وقت چہ جائیکہ امام کے اعلان سے۔امام صاحب کو چاہئے تھا کہ اگر کوئی اقامت والا موجود نہیں تھا تو خود ہی اقامت کہہ کر نماز شروع کر دیتے اب جسکے لئے شریعت کا جو حکم ہوتا وہ اس پر عمل کر لیتا ہے۔اگر اکیلے فرض پڑھتے ہوئے جماعت شروع ہو جائے تو یہ احکام ہیں: (1) اگر پہلی رکعت میں ہے تو کھڑے کھڑے ایک سلام کے ساتھ نماز توڑ کر جماعت میں شامل ہو۔(2) اگر پہلی رکعت کا سجدہ کر لیا تھا تو فجر اور مغرب میں سجدوں کے بعد ایک سلام کے ساتھ نماز توڑ دے اور جماعت میں شامل ہو جائے اور ظہر، عصر اور عشاء میں دو رکعتیں مکمل کر کے جماعت میں شامل ہو۔(3) اگر دوسری رکعت کا سجدہ کر لیا تھا تو فجر اور مغرب میں نماز مکمل کرے اور جماعت میں شامل نہ ہو اور ظہر، عصر اور عشاء میں دو رکعتیں مکمل کر کے جماعت میں شامل ہو۔(4) اگر تیسری رکعت میں ہے اور جماعت کھڑی ہوئی تو ظہر، عصر اور عشاء میں تو کھڑے کھڑے ایک سلام کے ساتھ نماز توڑ دے اور جماعت میں شامل ہو اور مغرب میں نماز پوری پڑھے اور جماعت میں شامل نہ ہو۔(5) اگر تیسری رکعت کا سجدہ کر لیا اور جماعت شروع ہوئی تو ظہر اور عشاء میں چار رکعتیں مکمل کر کے نفل کی نیت سے جماعت میں شامل ہو اور عصر میں چار رکعتیں مکمل کرے اور جماعت میں شامل نہ ہو کہ عصر کے بعد نفل جائز نہیں۔درمختار میں ہے: ﴿شرع فیها اداء﴾ خرج النافلة والمنذورة والقضا فانه لا يقطعها ﴿منفرد ثم اقيمت﴾ ای شرع فی الفريضة فی مصلاه، لا اقامة المؤذن، ولا الشروع فی مكان وهو فی غيره ﴿يقطعها﴾ ۔۔۔الخ (شامی، کتاب الصلوۃ، ج2، ص50-53، بیروت)

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبــہ

تیمور احمد صدیقی

13 جمادی الاخری 1445ھ/27 دسمبر 2023ء

الرضا قرآن و فقہ اکیڈمی آن لائن

فرض نماز گھر میں شروع کرنے پر یاد آیا کہ جماعت کا وقت ہے

سوال: فجر یا کسی اور نماز کے فرض اکیلے پڑھتے ہوئے یاد آیا کہ ابھی مسجد میں جماعت میں وقت باقی ہے تو کیا نماز توڑ سکتے ہیں؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

گھر میں اکیلے فرض نماز شروع کردی تو اب بغیر عذر شرعی کے نماز نہیں توڑ سکتے اسے مکمل کرلیں کہ فرض نماز شروع کردینے پر نماز توڑنے کی جو مخصوص صورتوں میں اجازت ہے وہ بھی اس وقت ہے جب مسجد میں ہی اکیلے فرض پڑھتے ہوئے جماعت شروع ہو جائے۔

تبیین شرح کنزالدقائق میں ہے: ذکرہ الحلوانی ولو أقیمت فی موضع آخر بأن کان یصلی فی البیت مثلا فأقیمت فی المسجد أو کان یصلی فی مسجد فأقیمت فی مسجد آخر لا یقطع مطلقا۔ ترجمہ: اگر جماعت کسی اور جگہ قائم ہوئی کہ یہ مثلا گھر میں نماز پڑھ رہا ہے اور جماعت مسجد میں کھڑی ہوئی یا یہ ایک مسجد میں نماز پڑھ رہا ہے اور جماعت دوسری مسجد میں ہوئی تو مطلقا نماز نہیں توڑے گا۔(تبیین شرح کنز، کتاب الصلوۃ، باب ادراک الفریضہ، ج 1، ص 181، دار الکتاب الاسلامی)

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــہ

تیمور احمد صدیقی

16 جمادی الاخری 1445ھ/30 دسمبر 2023ء

سفر و
مسافر

الرضا قرآن وفقہ اکیڈمی آن لائن

14 سال کا بچہ سفر کے لئے محرم

سوال: 14 سال کا بچہ جس کا قد کاٹ اچھا ہے، دیکھنے میں 16، 15 سال کا لگتا ہے قوی ہے لاغر نہیں ہے کیا ایسا بچہ اپنی سگی خالہ کا عمرہ پر جانے کے لئے محرم بن سکتا ہے جبکہ اسکے والدین بھی ساتھ ہوں؟

User Id: Raza Ali

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

عورت کے ساتھ سفر شرعی میں شوہر یا محرم ہونے میں اصل یہ ہے کہ عورت کو اس کی وجہ سے امن حاصل ہو جائے۔ عورت کا سگا بھانجا جسکی عمر 14 سال ہے اور یہ قوی بھی ہے محرم بن سکتا ہے کہ یہ بالغ نہ بھی ہو تو مراہق ہے اور یہ بھی یہاں بالغ کی طرح ہے۔

بحر الرائق میں ہے: لأن المقصود من المحرم الحفظ والصیانۃ لھا ترجمہ: محرم سے مقصود عورت کی حفاظت ہے۔ (بحر الرائق، کتاب الحج، ج 2، ص 339، دار الکتاب الاسلامی)

طحطاوی میں ہے: قولہ: ﴿مأمون﴾ خرج الفاسق فإنہ لا یحفظ کالمجوسی قولہ ﴿بالغ﴾ المراھق کالبالغ جوھرۃ ترجمہ: محرم ایسا ہو جس سے امن حاصل ہو اس قید سے فاسق نکل گیا کہ مجوسی کی طرح یہ محافظ بننے کا اہل نہیں۔ نیز مراہق بھی بالغ کی مثل ہے۔ (طحطاوی علی مراقی، کتاب الحج، ص 728، دار الکتب العلمیہ)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبہ

تیمور احمد صدیقی

05 ربیع الاول 1445ھ / 22 ستمبر 2023ء

سفر کی قضا نماز

سوال: اگر کسی نے مسافر ہوتے ہوئے نماز نہیں پڑھی تو گھر پہنچ کر قصر کی قضا ہو گی یا پوری؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم
الجواب بعون الملك الوهاب اللهم هداية الحق والصواب

جو چار رکعتی نماز حالت سفر میں قضا ہوئی تو اب گھر پہنچ کر اسکی قضا میں بھی دو رکعات ہی پڑھیں گے۔

ملا علی قاری علیہ الرحمہ فرماتے ہیں: ﴿والسفر وضده لا يغيران الفائتة﴾ عندنا وبه قال مالك. حتى لو قضى المسافر حضرية قضاها أربعا، ولو قضى المقيم سفرية قضاها ثنتين، لأن القضاء على حسب الأداء. وإنما يقضى المريض بالإيماء ما فاته في الصحة بالركوع والسجود لئلا يلزم تكليف ما ليس في الوسع، ويقضى الصحيح بالركوع والسجود ما فاته في المرض بالإيماء، لأن الرخصة للعجز، ولا تبقى بدونه۔ ترجمہ: احناف کے نزدیک سفر اور حضر قضا نمازوں کو تبدیل نہیں کرتے یہی امام مالک علیہ الرحمہ نے فرمایا۔ یہاں تک کہ اگر مسافر حالتِ حضر کی قضا نماز پڑھے گا تو پوری چار پڑھے گا، اور مقیم سفر کی قضا پڑھے گا تو دو پڑھے گا کہ قضا نماز ادا نماز کے مطابق ہو گی۔ ہاں مریض حالتِ صحت کی وہ نمازیں جن میں رکوع و سجود پر قادر تھا انکی قضا اشاروں کے ساتھ کرے گا تاکہ تکلیف مالایطاق لازم نہ آئے، اور جو تندرست رکوع و سجود پر قادر ہو وہ اس بیماری کی نمازوں کی قضا رکوع و سجود کے ساتھ کرے گا جن میں اشاروں پر ہی قادر تھا کہ رخصت عجز کی وجہ سے تھی جو اس کے بغیر باقی نہیں رہتی۔ (فتح باب العنایہ شرح نقایہ، کتاب الصلوۃ، فصل فی صلاۃ المسافر، ج1، ص398، دار الارقم بیروت)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبــہ

تیمور احمد صدیقی

16 ربیع الاول 1445ھ / 03 اکتوبر 2023ء

سفر سے واپسی پر مسافت شرعی سے کم پر نماز

سوال: 92 کلومیٹر سے زیادہ کا سفر تھا لیکن واپسی پر 50 کلومیٹر فاصلے پر نماز قصر پڑھنی تھی یا پوری؟

User Id : Anonymous Participant

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملك الوهاب اللهم هداية الحق والصواب

جو شخص مسافت شرعی یعنی 92km کے سفر پر گیا تو جب تک اپنے شہر میں داخل نہیں ہو گا قصر نماز ہی پڑھے گا۔ مبسوط سرخسی میں ہے: قال: ﴿وإذا قرب المسافر مصره فحضرت الصلاة صلى صلاة المسافر ما لم يدخل مصره﴾؛ لأن عليا ـ رضي الله تعالى عنه ـ صلى صلاة السفر وهو ينظر إلى بيوت الكوفة حين قدمها من البصرة، وهكذا روي عن ابن عمر ـ رضي الله تعالى عنهما ـ قال للمسافر: صل ركعتين ما لم تدخل منزلك، ولأنه في موضع لو خرج من المصر إليه على قصد السفر مسافرا فلأن يبقى مسافرا بعد وصوله إليه أولى ترجمہ:۔ جب مسافر اپنے شہر کے قریب ہو اور نماز کا وقت ہو جائے تو وہ مسافر والی نماز ہی پڑھے گا جب تک شہر میں داخل نہ ہو لے۔ دلیل یہ ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے بصرہ سے واپسی پر اس وقت بھی قصر نماز پڑھی جب کہ کوفہ کے گھر دور نظر آتے تھے۔ اسی طرح حضرتِ ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ نے مسافر کو کہا جب تک اپنی منزل نہ پہنچو دو رکعات پڑھو۔ اس لئے بھی کہ اگر یہ سفر کے ارادے سے اپنے شہر سے نکل کر یہاں آتا تو مسافر ہو جاتا تو یہاں پہنچ کر اسکو بدرجہ اولی مسافر ہی رہنا چاہئے۔

(مبسوط سرخسی، صلوۃ المسافر، ج1، ص238، دار المعرفہ)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبــہ

تیمور احمد صدیقی

14 ربیع الاول 1445ھ/01 اکتوبر 2023ء

پراپرٹی خریدنے سے وطنِ اصلی

سوال: آبائی شہر کی جو تعریف مجھے معلوم ہے کہ جہاں آپ پیدا ہوئے یا جہاں آپ کی پراپرٹی ہو۔ میں گجرات سے ہوں، شادی بھی وہاں ہوئی اور فیملی بھی وہیں ہے۔ میں ہر پیر کو نوکری کی وجہ سے لاہور آتا ہوں جو 110 کلو میٹر بنتا ہے اور جمعہ کی رات کو واپس چلا جاتا ہوں۔ لاہور میں میری کوئی پراپرٹی نہیں کرایہ کے مکان میں رہتا ہوں تو کیا میں مسافر ہوں قصر نماز پڑھوں گا؟

User Id : Choudhry Hamza

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملك الوهاب اللهم هداية الحق والصواب

جب آپ گجرات میں پیدا ہوئے، وہیں شادی کی، فیملی بھی وہیں ہے تو یہ آپکا وطن اصلی ہے۔ نیز کہیں صرف پراپرٹی خریدنے سے وہ جگہ وطنِ اصلی نہیں ہو جاتی بلکہ جب ہمیشہ کے لئے اب وہاں رہنے کی نیت کر لی جائے تو یہ وطن اصلی کہلاتا ہے۔ جب آپ نے لاہور کو اپنا وطنِ اصلی نہیں بنایا بلکہ آپ یہاں صرف نوکری کی وجہ سے آتے ہیں تو جب بھی آپ پندرہ دن سے کم کی نیت سے آئیں گے آپ مسافر شرعی ہونگے کہ یہ جگہ آپ کے علاقے سے بانوے کلو میٹر کی دوری پر ہے۔ آپ پر قصر نماز پڑھنا ضروری ہو گا۔ فتح القدیر میں ہے: وطن أصلی وهو مولد الإنسان أو موضع تأهل به ومن قصده التعيش به لا الارتحال۔ ترجمہ: وطنِ اصلی انسان کی جائے پیدائش یا جہاں اسکے اہل ہوں اور وہ جگہ کہ جہاں گھر بسا کر یہیں رہنے اور کوچ نہ کرنے کی نیت کر لے۔ (فتح القدیر، صلوۃ المسافر، ج2، ص43، دار الفکر)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــہ

تیمور احمد صدیقی

14 ربیع الاول 1445ھ/01 اکتوبر 2023ء

روزه

ایک دن میں رجب اور رمضان کی قضا کا روزہ

سوال: کیا رجب کے روزے کے ساتھ رمضان کی قضا روزے کی نیت بھی کر سکتے ہیں؟

User ID: Anonymous

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

ایک ہی روزے میں قضا اور نفل کی نیت نہیں ہو سکتی اگر کریں گے تو قضا روزہ ادا ہو جائے گا اور نفل کی نیت لغو ہو گی۔ لیکن قضا کی نیت بھی فجر کا وقت شروع ہونے سے پہلے پہلے ہو سکتی ہے ورنہ نفلی روزہ شمار ہو گا۔ ہاں نفلی روزہ کی نیت ضحوی کبری سے پہلے بھی درست ہے جب کہ سحری سے اب تک منافی روزہ کوئی چیز نہ پائی گئی ہو۔

ہندیہ میں ہے: ﴿وإذا نوى قضاء بعض رمضان، والتطوع يقع عن رمضان في قول أبي يوسف - رحمه الله تعالى -، وهو رواية عن أبي حنيفة - رحمه الله تعالى - كذا في الذخيرة﴾ (ہندیہ، کتاب الصوم، ج1، ص197، بیروت) در مختار میں ہے: ﴿والشرط للباقي﴾ من الصيام قران النية للفجر ولو حكما --- ولو نوى القضاء نهارا صار نفلا فيقضيه (شامی، کتاب الصوم، ج2، ص380، بیروت) شامی میں ہے: ﴿قوله: والشرط للباقي من الصيام﴾ أي من أنواعه أي الباقي منها بعد الثلاثة المتقدمة في المتن وهو قضاء رمضان (ایضا)

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــــــــــــــــــــــــہ

تیمور احمد صدیقی

01 رجب المرجب 1445ھ/ 13 جنوری 2024ء

ربیع الاول کے دس روزوں کی منت

سوال: ایک عورت نے منت مانی تھی کہ جب تک زندہ ہوں ہر سال ربیع الاول کے مہینے کے دس روزے رکھوں گی لیکن اب اس میں بیماری کی وجہ سے طاقت نہیں تو کیا حکم ہے؟ User Id : Muhammad Kamran

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملك الوهاب اللهم هداية الحق والصواب

جب اس عورت نے ہر سال ربیع الاول میں دس روزوں کی منت مانی ہے تو اسے پورا کرنا لازمی ہے۔کچھ نہ کچھ سستی یا تھکاوٹ تو رمضان کے فرض روزوں میں بھی ہوتی ہے لیکن روزہ دار اس وقتی مشقت کو برداشت کرتا ہے۔منت کے روزے بھی واجب ہیں انھیں بھی رکھنا ضروری ہے۔ہاں اگر واقعی ایسی بیماری ہو کہ ربیع الاول میں روزہ رکھنا بہت دشوار ہو تو دوسرے ایام میں انکی قضا کی جائے گی یا سردیوں میں ممکن ہوں تو جب رکھے جائیں۔ہاں جو عورت عمر کے اس حصے کو پہنچ جائے کہ اب تندرست ہو کر رکھنے کی امید نہ ہو تو ہر روزے کے بدلے ایک صدقہ فطر کی مقدار کفارہ ادا کرے گی۔ہندہ میں ہے: ولو أخر القضاء حتى صار شيخا فانيا۔۔۔ فله أن يفطر ويطعم لكل يوم مسكينا على ما تقدم، وإن لم يقدر على ذلك لعسرته يستغفر الله إنه هو الغفور الرحيم، ولو لم يقدر لشدة الزمان كالحر فله أن يفطر وينتظر الشتاء فيقضى كذا في فتح القدير۔

(فتاوی ہندیہ، کتاب الصوم، باب النذر، ج1، ص209، دار الفکر)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبہ

تیمور احمد صدیقی

04 ربیع الثانی 1445ھ/19 اکتوبر 2023ء

زوجہ کے پاس سات تولے سونا اور ہم دونوں کی دو انگوٹھیاں

سوال: میری بیوی کے پاس تقریبا سات تولے سونا ہے اور ساتھ میری اور میری بیوی کی دو چاندی کی انگوٹھیاں ہیں عرض یہ ہے کہ اس پر زکاۃ کتنے بنے گی؟

User ID: Adam Ali

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

زکوۃ میں ہر شخص کی انفرادی ملکیت کا اعتبار ہوتا ہے۔اگر سات تولے سونے اور ایک چاندی کی انگوٹھی کی مالک آپ کی زوجہ ہیں تو انکی زکوۃ ان پر واجب ہے لہذا جس دن پہلی بار نصاب کی مالک ہوئیں سال شروع ہو گیا قمری مہینوں کے اعتبار سے اگلے سال بھی اگر نصاب کی مالک تھیں (اگرچہ درمیان میں نصاب کم ہو گیا) تو اس وقت موجود کل مال (مثلا سونے، چاندی کی بازاری قیمت کو اور اور کوئی نقدی وغیرہ ہو تو اس) کو چالیس پر تقسیم کردیں گے یہی سلسلہ ہر سال جاری رہے گا۔اور جو چاندی کی انگوٹھی آپ کی ملکیت ہے اسکو آپ کی ملکیت میں موجود کیش، پرائز بانڈ، سونے، چاندی، مالِ تجارت اور بیچنے کی نیت سے خریدے گئے پلاٹ کی موجودہ قیمت کے ساتھ ملا کر دیکھیں گے اگر ساڑھے باون تولے چاندی کی قیمت کو پہنچ جائے تو نصاب کے سال کے پورا ہونے کے دن ان سب کی موجودہ قیمت کو چالیس پر تقسیم کرنے سے زکوۃ نکل آئے گی۔اموال کی قیمت کا حساب کرتے ہوئے کوئی قرض ہو تو اسے مائنس کریں گے۔کنزالدقائق میں ہے: وملك نصابٍ حولِيّ فارغٍ عن الدّين وحاجته الأصليّة نامٍ۔۔۔ يجب في مائتي درهمٍ۔۔۔ وفي عروض تجارةٍ بلغت نصاب ورقٍ أو ذهبٍ۔ (کنزالدقائق، ص 303، 309، 310، دار السراج)

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــــــــــــــــــــــــــــــــہ

تیمور احمد صدیقی

20 جمادی الاولی 1445ھ/06 نومبر 2023ء

نام خان ہو اور خود کو سید کہہ کر چندہ مانگے

سوال: ایک صاحب میرے پاس آئے اور اپنا فرضی نام سید زید شاہ بتایا کہا کہ سید ہونے کے ناطے میں آپکو حکم دیتا ہوں کہ مدرسے کے لئے مجھے اتنا چندہ دیں تاہم جب میں نے انکے جیز کیش اکاونٹ میں رقم ٹرانسفر کرنا چاہی تو انکا نام محمد زید خان لکھا ہوا تھا اب مجھے سمجھ نہیں آرہی کہ میں کیا کروں؟

User Id : Anonymous

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملك الوهاب اللهم هداية الحق والصواب

اگر کوئی شخص اپنے آپ کا سید ہونا ظاہر کرے یا اسکے بارے میں معروف ہو تو اسکو سید سمجھ کر اسکی تعظیم ہی کی جائے گی۔ لیکن جب جیز کیش میں اسکے نام کے ساتھ 'خان' موجود ہے تو یہ اسکے سید ہونے کو ضرور مشتبہ کرتا ہے کہ بنک اکاونٹ میں انسان کا وہی نام ہوتا ہے جو اسکے شناختی کارڈ پر ہوتا ہے۔ نیز اسکا یہ کہنا کہ میں آپ کو سید ہونے کے ناطے چندہ دینے کا حکم کرتا ہوں درست نہیں کہ چندہ دینا مستحب کام ہے۔ نیز ویسے بھی یوں کسی کے بھی ذاتی اکاونٹ میں چندے کے پیسے نہیں بھیجنے چاہئے بلکہ ادارے کے اپنے اکاونٹ میں ورنہ واقعی قابل بھروسہ شخص کو دے کر ریکارڈ میں لاکر رسید وغیرہ ضرور حاصل کرنی چاہئے۔ فتاوی حامدیہ میں ہے: شرع میں نسب شہرت وتسامع سے ثابت ہو جاتا ہے۔ (فتاوی حامدیہ، ص136، لاہور)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــــــــــــــــــــــــــہ

تیمور احمد صدیقی

04 ربیع الثانی 1445ھ / 19 اکتوبر 2023ء

الرضا قرآن وفقہ اکیڈمی آن لائن

ناامیدی کے بعد مال ملا تو زکوۃ

سوال: ایک شخص نے بیچنے کی نیت سے پلاٹ لیا تھا لیکن پھر گورنمنٹ نے اس پر قبضہ کر لیا اور واپس ملنے کی بالکل امید نہیں تھی، کئی سالوں بعد حکومت نے اسکے کچھ پیسے دے دیے تو اب ان پیسوں پر پچھلے سالوں کی زکوۃ ہو گی؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملك الوهاب اللهم هداية الحق والصواب

جب گورنمنٹ نے اس پر قبضہ کر لیا تھا اور کوئی عوض دینے کا وعدہ نہیں تھا نہ آپ کو قانونی ذرائع سے کوئی امید رہی تھی پھر اسی میں کئی سال گزرنے کے بعد گورنمنٹ نے اسکا عوض دے دیا تو پچھلے سالوں کی زکوۃ واجب نہیں ہو گی۔

مراقی الفلاح میں ہے: وإذا قبض مال الضمار لا تجب زكاة السنين الماضية وهو۔۔۔ مغصوب ليس عليه بينة ۔۔۔ ومأخوذ مصادرة و۔۔۔ ودين لا بينة عليه ترجمہ: جب اسے غائب مال مل گیا جسکی کوئی امید نہیں تھی تو پچھلے سالوں کی زکوۃ واجب نہیں ہو گی جیسے غصب شدہ مال جس پر دلائل نہ ہوں، جس مال کو ظلماً لے لیا گیا اور ایسا دین جس پر گواہ موجود نہیں تھے۔ (طحطاوی علی مراقی کتاب الزکوۃ، ص716، دار الکتب العلمیہ بیروت) **فتح باب العنایہ میں ہے:** ولنا ما ذكره سبط بن الجوزي في «آثار الإنصاف» عن عثمان، وابن عمر: لا زكاة في مال الضمار. ترجمہ: ہماری دلیل یہ اثر ہے کہ مالِ ضمار میں زکوۃ نہیں۔ (فتح باب العنایہ، کتاب الزکوۃ، ج1، ص480، دار ارقم) **در مختار میں ضمار کے بارے میں ہے:** وهو ما لا يمكن الانتفاع به مع بقاء الملك. ترجمہ: وہ مال کے ملکیت کے باوجود نفع اٹھانا ممکن ہو۔ (شامی، کتاب الزکوۃ، ج2، ص266، دار الفکر بیروت)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبــہ

تیمور احمد صدیقی

17 ربیع الاول 1445ھ/03 اکتوبر 2023ء

حج و
عمره

جدہ میں دوستوں کے گھر ٹھہرے تو احرام کہاں باندھیں

سوال : ہم نے دوبئی سے احرام باندھا اور مکہ آکر عمرہ مکمل کر لیا پھر کچھ دن کے لئے دوست کے گھر جدہ آگئے اب ہم روزانہ عمرہ کا احرام یہیں سے باندھتے ہیں کیا حکم ہے؟

User ID: Anonymous Participant

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوہاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

جب آپ نے ایک عمرہ کر کے احرام کھول لیا پھر آپ جدہ میں آکر ٹھہر گئے تو اب یہاں سے جب جب آپ عمرہ کے لئے جائیں گے تو حرم سے پہلے پہلے ہی احرام باندھنا ہوگا واپس میقات جاکر احرام باندھنا ضروری نہیں ہے۔ وجہ اسکی یہ ہے کہ جدہ حِل (میقات اور حرم کے درمیان) میں ہے اور حِل والے حج و عمرے کا احرام یہیں سے باندھتے ہیں۔

در مختار میں ہے: موضعا من الحل کخلیص وجدۃ۔ حِل جیسے خلیص یا جدہ۔ (شامی، کتاب الحج، ج2، ص476، بیروت)

تبیین شرح کنز میں ہے: قال رحمہ اللہ ﴿ولداخلھا الحل﴾ أی المیقات لأھل داخل المواقیت الحل ۔۔۔ لأن خارج الحرم کلہ کمکان واحد فی حقہ والحرم فی حقہ کالمیقات فی حق الآفاقی فلا یدخل الحرم إذا أراد الحج أو العمرۃ إلا محرما۔ جو میقات کے اندر ہو اسکے لئے احرام باندھنے کی جگہ حِل ہے کیونکہ حرم سے باہر سب اسکے حق میں ایک ہی مکان ہے جیسے آفاقی کے لئے میقات لھذا یہ جب عمرہ یا حج کا ارادہ کرے تو بغیر احرام کے حرام میں داخل نہ ہو۔ (تبیین شرح کنز، کتاب الحج، ج2، ص8، دار الکتاب الاسلامی)

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــہ

تیمور احمد صدیقی

13 جمادی الاخری 1445ھ/27 دسمبر 2023ء

مکہ جاکر مسجد عائشہ سے احرام باندھنا

سوال: زید پاکستان سے کام کے سلسلے میں مکہ گیا اور کچھ عرصے کے بعد مسجدِ عائشہ سے عمرہ کر لیا اس میں دم تو لازم نہیں؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

زید پر بیرونِ میقات سے ڈائریکٹ مکہ جانے کی وجہ سے اس پر واجب تھا کہ میقات سے عمرہ یا حج کا احرام باندھے جب اس نے ایسا نہ کیا تو اس پر دم اور عمرہ یا حج کی قضا لازم آئی۔ ہاں اگر یہ میقات واپس آکر احرام باندھ کر عمرہ کر لیتا تو اس کا دم ساقط ہو جاتا۔ اس نے مسجدِ عائشہ سے احرام باندھا جو کہ میقات کے اندر حِل میں ہے لہذا اس کا دَم ساقط نہیں ہوا۔

تبیین شرح کنز میں ہے: ثم الآفاقي إذا انتهى إلى الميقات على قصد دخول مكة عليه أن يحرم قصد الحج أو العمرة أو لم يقصد عندنا۔۔۔ روى ابن عباس أنه صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم «قال لا يدخل أحد مكة إلا بالإحرام» الحديث؛ ولأن الإحرام لتعظيم هذه البقعة الشريفة فيستوي فيه التاجر والمعتمر وغيرهما۔ ترجمہ: آفاقی نے مکہ جانے کا قصد کیا تو میقات سے احرام باندھنا ضروری ہے چاہے حج یا عمرہ کا ارادہ ہو یا نہ ہو۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کوئی بھی مکہ میں بلا احرام داخل نہ ہو۔ نیز احرام اس شرف والی جگہ کی عظمت کی وجہ سے ہے تو اس میں عمرہ والا تاجر یا اور لوگ برابر ہیں۔ (تبیین الحقائق، کتاب الحج، جلد 2، ص 7، قاھرہ)

در مختار میں ہے: (فإن عاد) إلى ميقات ما (ثم أحرم أو) عاد إليه حال كونه (محرما لم يشرع في نسك) صفة: محرما كطواف ولو شوطا، وإنما قال (ولبى)۔۔۔ (سقط دمه)۔ ترجمہ: واپس میقات آکر احرام باندھ لیا یا احرام تو اندرونِ میقات باندھ لیا تھا لیکن طواف شروع نہ کیا تھا تو واپس میقات پر آکر تلبیہ کہہ لی تو دم ساقط ہو گیا۔ (شامی، کتاب الحج، ج 2، ص 580، بیروت)

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبہ

تیمور احمد صدیقی

24 جمادی الثانی 1445ھ/08 جنوری 2024ء

احرام کے نیچے بنیان پہننا

سوال: احرام کے نیچے بنیان پہن سکتے ہیں؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق و الصواب

حالتِ احرام میں بنیان پہننا جائز نہیں کہ یہ سلا ہوا کپڑا ہے جسکی حالتِ احرام میں ممانعت ہے اگر بارہ گھنٹے تک پہنا تو دم لازم آئے گا یعنی ایک بکری حرم میں قربان کرنا ہو گی۔ہندیہ میں ہے: إذا لبس المحرم المخيط على الوجه المعتاد يوما إلى الليل فعليه دم، وإن كان أقل من ذلك فصدقة كذا في المحيط سواء لبسه ناسيا أو عامدا عالما أو جاهلا مختارا أو مكرها هكذا في البحر الرائق ترجمہ: اگر احرام والے نے معروف طریقے پر سلا ہوا لباس دن سے رات تک پہن لیا تو اس پر دم لازم آئے گا اور اس سے کم میں صدقہ اسی طرح محیط میں ہے چاہے یہ پہننا بھول کر ہو یا جان بوجھ کر، جانتے ہوئے ہو یا علم نہ ہونے کی وجہ سے، اختیار سے ہو یا مجبوراً ایسا ہی بحر میں ہے۔(ہندیہ، کتاب المناسک، ج 1، ص 242، بیروت)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــہ

تیمور احمد صدیقی

12 جمادی الاخری 1445ھ/26 دسمبر 2023ء

عمرہ کے بعد دوبارہ spotting ہونا

سوال: ایک عورت نے شرعی عذر کی عادت مکمل ہونے کے بعد غسل کرلیا اور سات چکر طواف بھی کرلیا۔ بعد میں دس دن کے اندر دوبارہ عذر پایا گیا تو اسکا کوئی کفارہ ہے؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

جب مخصوص ایام کی عادت کے ایام کے بعد دس دن کے اندر دوبارہ اثر ظاہر ہوا اور دس دن سے متجاوز (آگے) نہ ہوا تو یہ تمام ایام ناپاکی کے ہی تھے۔ عمرے کے طواف کے ناپاکی کے ایام میں ادا ہونے کی وجہ سے کفارے میں ایک بکری واجب ہوگی جسے حرم میں قربان کرنا ہوگا جسے نہ خود کھانے کی اجازت ہے نہ غنی کو کھلانے کی ورنہ تاوان لازم آئے گا۔ ہاں اگر عورت ابھی مکہ میں ہی ہو تو طواف کا اعادہ واجب ہے اس سے دم ساقط ہوجائے گا اور بہتر ہے کہ سعی بھی دوبارہ کرلے۔

عالمگیری میں ہے: فإن لم يجاوز العشرة فالطهر والدم كلاهما حيض سواء كانت مبتدأة أو معتادة۔ (عالمگیری، کتاب الطھارۃ، الباب السادس، 1/37، مصر) بحر الرائق میں ہے: (قوله: أو طاف لعمرته وسعى محدثا، ولم يعد) أي تجب شاة لتركه الواجب، وهو الطهارة قيد بقوله، ولم يعد؛ لأنه لو أعاد الطواف طاهرا فإنه لا يلزمه شيء لارتفاع النقصان بالإعادة، ولا يؤمر بالعود إذا رجع إلى أهله لوقوع التحلل بأداء الركن مع الحلق، والنقصان يسير، وما دام بمكة يعيد الطواف؛ لأنه الأصل، والأفضل أن يعيد السعي لأنه تبع للطواف۔ وإن لم يعده فلا شيء عليه، وهو الصحيح؛ لأن الطهارة ليست بشرط في السعي، وقد وقع عقب طواف معتد به، وإعادته لجبر النقصان كوجوب الدم لا لانفساخ الأول. ولو قال المصنف محدثا أو جنبا لكان أولى؛ لأنه لا فرق بين الحدثين في طواف العمرة ۔ (بحر مع منحۃ الخالق، کتاب الحج، باب الجنایات، 3/24، دار الکتاب الاسلامی)

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبــــــــــــــــــــــــہ

تیمور احمد صدیقی

06 جمادی الاخری 1445ھ/19 نومبر 2023ء

ویل چیئر یا آٹو سائیکل پر طواف

سوال : بغیر کسی شرعی عذر کے ویل چیئر یا آٹو سائیکل پر طواف کرنے کا کیا حکم ہے؟

User ID: Hafiz Riaz

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

بغیر کسی عذر کے پیدل طواف نہ کیا تو دم لازم آئے گا تاہم اگر اسکا اعادہ کر لیا تو دم ساقط ہو جائے گا۔

محیط برہانی میں ہے: وینبغی أن یطوف بالبیت ماشیاً، ولو طاف راکباً أو محمولاً، أو سعی بین الصفا والمروۃ راکباً أو محمولاً إن کان کذلك من عذر یجزئه، ولا یلزمه شیء، وإن کان من غیر عذر، فما دام یمکنه، فإنه یعید، وإذا رجع إلی أهله، فإنه یریق لذلك دماً عندنا۔ بیت اللہ کا طواف پیدل کرنا ضروری ہے اگر کسی نے سواری پر یا کسی پر لد کر طواف کیا یا اسی حالت میں صفا مروہ کی سعی کی تو اگر ایسا عذر کیوجہ سے ہو تو کچھ لازم نہیں اور بغیر عذر کے ہو تو جب تک ممکن ہو اعادہ کرے اور اگر گھر لوٹ چکا ہو تو ہمارے نزدیک دم کیوجہ سے ایک جانور کا خون بہائے گا۔ (محیط برہانی، کتاب المناسک، الفصل الثامن، ج2، ص461، دار الکتب العلمیہ)

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبــہ

تیمور احمد صدیقی

13 جمادی الاخری 1445ھ/27 دسمبر 2023ء

عمرہ کے بعد بغیر حلق گھر آگئے

سوال: عمرہ ادا کیا حلق نہیں کیا گھر واپس آکر یاد آیا تو کیا اب حلق کریں یا دم دیں اور اگر دم کی طاقت بھی نہ ہو تو کیا حکم ہے؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

عمرہ کی سعی کے بعد حدودِ حرم میں حلق یا تقصیر واجب ہے جسکے بعد احرام کی پابندیاں ختم ہوتی ہیں۔اب جب آپ کیلئے حرم جاکر حلق کروانا ممکن نہیں تو پہلے حلق کروائیں پھر دم ادا کریں اور جو احرام کی خلاف ورزیاں ہوئیں ان کا بھی دم ادا کریں،آپ پر مجموعی طور پر دو دم لازم ہیں۔یہ بھی اس صورت میں ہے کہ آپ نے احرام کی پہلی خلاف ورزی یہ سمجھ کر کی کہ اب میں احرام سے باہر ہوں ورنہ ہر خلاف ورزی کا الگ الگ کفارہ و دم لازم آئے گا۔شامی میں ہے: یجب دم لو حلق للحج أو العمرۃ فی الحل لتوقتہ بالمکان۔(کتاب الحج،جنایات فی الحج،ج2،ص554،دار الفکر بیروت)در مختار میں ہے: فلو قلم ظفرہ مثلا کان جنایۃ لأنہ لا یخرج من الإحرام إلا بالحلق۔(ص554)شامی میں ہے: ولو قصد بہ التحلیل۔(ایضا)27 واجباتِ حج میں ہے: اگر پہلی خلاف ورزی یہ سمجھ کر کی گئی کہ اب میں احرام سے باہر ہوں اور اسکے بعد خلاف ورزیوں کا تسلسل جاری رہا۔۔۔اور معمول کی زندگی شروع کردی۔۔۔تو۔۔۔مجموعی طور پر ایک ہی دم ہو گا۔(ص121،مطبوعہ مکتبۃ المدینہ)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبــہ

تیمور احمد صدیقی

16 ربیع الثانی 1445ھ/31 اکتوبر 2023ء

الرضا قرآن وفقہ اکیڈمی آن لائن

احرام کا کفارہ حرم میں دیں یا پاکستان میں

سوال: حالتِ احرام میں کفارہ پڑ گیا اب کفارہ پاکستان میں دے یا حرم میں دینا پڑے گا؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوہاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

احرام کی پابندیوں کا خیال نہ رکھنے کی وجہ سے جو کفارے لازم ہوتے ہیں انکا حکم یہ ہے کہ دَم (جانور کی قربانی) واجب ہو تو حرم میں ہی قربان کرنا ضروری ہے اگر خود واپس آچکے تو وہاں کسی کے ذریعے یہ کروایا جاسکتا ہے۔اور اگر صدقہ فطر وغیرہ لازم آئے تو انھیں اپنے ملک میں بھی ادا کر سکتے ہیں۔ ہدایہ میں ہے: ثم الصوم یجزیہ فی أی موضع شاء لأنہ عبادۃ فی کل مکان وکذلک الصدقۃ عندنا لما بینا وأما النسک فیختص بالحرم بالاتفاق لأن الإراقۃ لم تعرف قربۃ إلا فی زمان أو مکان، وھذا الدم لا یختص بزمان فتعین اختصاصہ بالمکان۔ ترجمہ: جرمِ غیر اختیاری میں روزہ جہاں رکھنا چاہے جائز ہے کہ یہ ہر مکان میں عبادت ہے اسی طرح صدقہ بھی۔ہاں قربانی بالاتفاق حرم کیساتھ خاص ہے کہ خون بہانا خاص زمانے یا مکان کے بغیر عبادت نہیں ہوتا اور اس دَم کیلئے زمانہ تو خاص نہیں ہے تو پھر مکان کا خاص ہونا ہی متعین ٹھہرا۔(عنایہ، کتاب الحج، جلد 3، ص 41، مصر) عنایہ میں ہے: ﴿أو فی مکان﴾ کما فی دماء الکفارات۔ ترجمہ: خاص مکان ہونے سے مراد کفاروں کے دَم۔(ایضا)

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبہ

تیمور احمد صدیقی

26 جمادی الثانی 1445ھ/10 جنوری 2024ء

وقف

زمین خرید کر رجسٹری سے پہلے ہی وقف کر دینا

سوال: ہم نے 7 مرلے کی زمین خریدی تھی اور لین دین بھی کلیئر کر دیا۔ پہلے زمین بیچنے کا ارادہ تھا وہاں پہلے بھی 3 مرلے موجود ہے۔ اب کل 10 مرلے پر مسجد کا ارادہ ہے۔ اب 7 مرلے زمین کو اپنے نام کروانے پر 2 لاکھ کا خرچہ ہوگا کیا میں ڈائرکٹ زمین وقف کر سکتا ہوں؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

جب 7 مرلے کی زمین آپ نے خرید لی اور لین دین کے معاملات بھی مکمل ہو چکے تو وہ زمین آپ کی ملکیت ہو گئی آپ اسکو وقف کر دیں تو وہ وقف ہو جائے گی۔ تاہم کاغذات میں یوں پرانے مالک کی طرف سے وقف کروانا جھوٹ ہے اور دوسرا آپ قانوناً واقف شمار نہیں ہونگے کل کو مسجد پر بد مذہب کا قبضہ ہوا یا کوئی تنازع ہوا تو مسئلہ ہو گا۔

حدیث پاک میں ہے: قال رسول اللہ ﷺ ایۃ المنافق ثلاث: اذا حدث کذب۔ ترجمہ: منافق کی تین نشانیوں میں سے پہلی یہ ہے کہ بولے تو جھوٹا ہو۔ (بخاری، ج3، ص180، حدیث: 2682)

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتب ـــــــــــــــ

تیمور احمد صدیقی

07 جمادی الاولیٰ 1445ھ/23 نومبر 2023ء

الرضا قرآن وفقہ اکیڈمی آن لائن

مسجد کے سولر مدرسے پر لگوا کر انھیں بجلی بیچنا

سوال: مسجد انتظامیہ نے لوگوں سے چندہ کر کے سولر پلیٹس خریدی ہیں اب میناروں کی چھاؤں کی وجہ سے وہ پلیٹس مدرسے کی چھت پر لگا کر مسجد کو سپلائی دینے کا ارادہ ہے کیا یہ جائز ہے نیز مدرسے کو سپلائی کر سکتے ہیں؟

User ID: Fakhar Zaman

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

مسجد انتظامیہ کا چندہ جمع کر کے سولر پلیٹس لگانا تو ایک اچھا عمل ہے کہ مسجد کو بجلی کی ضرورت ہوتی ہے اور اداروں سے حاصل ہونے والی بجلی بہت مہنگی ہو چکی ہے۔ تاہم مدرسہ ایک الگ وقفی ادارہ ہے اسکی چھت کو مسجد کے کاموں کے لئے استعمال کرنا جائز نہیں نہ اسے مسجد کی بجلی دینا جائز ہے۔

ہندیہ میں ہے: لا یجوز تغییر الوقف۔ وقف کی تبدیلی جائز نہیں۔ (کتاب الوقف، ج2، ص490، دار الفکر)

فتاوی فقیہ ملت میں ہے: مسجد کا سامان مدرسہ یا کسی اور جگہ لگانا جائز نہیں یہاں تک کہ ایک مسجد کا سامان دوسری مسجد میں نہیں لگا سکتے۔ (فتاوی فقیہ ملت، باب فی المسجد، ج2 ص144، لاہور)

مزید ہے: چندہ جس کام کے لئے لیا گیا ہے اسکے غیر میں خرچ کرنا جائز نہیں۔ (ص166)

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبــہ

تیمور احمد صدیقی

21 جمادی الاولی 1445ھ/06 دسمبر 2023ء

نکاح و
طلاق

نکاح کے گواہوں نے عورت کو نہ دیکھا ہو

سوال: کیا نکاح کے گواہوں کے لئے دلہن کو جاننا ضروری ہے؟ کسی عورت نے کسی شخص کو نکاح کا وکیل کیا تو وہ ایسے گواہوں کی موجودگی میں نکاح پڑھا سکتا ہے جنہوں نے عورت کو دیکھا نہ ہو؟

User Id : Raees Ahmad

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

نکاح کے گواہوں کو عورت کی تعیین ہونی چاہئے چاہے اس طرح کے مجلس نکاح میں عورت موجود ہو نظر آ رہی ہو یا اس طرح کہ اسکے نام ولدیت سے اسکی پہچان کرادی جائے یہ ضروری نہیں کہ گواہوں نے عورت کو پہلے دیکھا ہوا ہو۔ بہار شریعت میں ہے: منکوحہ گواہوں کو معلوم ہو جائے یعنی یہ کہ فلاں عورت سے نکاح ہوتا ہے ۔۔۔ اگر وہ مجلسِ عقد میں موجود ہے تو اس کی طرف نکاح پڑھانے والا اشارہ کر کے کہے کہ میں نے اِس کو تیرے نکاح میں دیا۔۔۔ دوسری صورت ۔۔۔ عورت اور اُس کے باپ اور دادا کے نام لیے جائیں۔۔۔ اور اگر صرف اُسی کے نام لینے سے گواہوں کو معلوم ہو جائے کہ فلانی عورت سے نکاح ہوا تو باپ دادا کے نام لینے کی ضرورت نہیں۔۔۔ اور اس کی اصلاً ضرورت نہیں کہ اُسے پہچانتے ہوں ۔۔۔ اور اگر اُس کی چند لڑکیاں ہوں تو بڑی یا منجھلی یا سنجھلی یا چھوٹی غرض معین ہو جانا ضرور ہے۔۔۔ اگر یوں کہا کہ میں نے اپنی موکلہ تیرے نکاح میں دی یا جس عورت نے اپنا اختیار مجھے دے دیا ہے، اُسے تیرے نکاح میں دیا تو فتویٰ اس پر ہے کہ نکاح نہ ہوا۔ (نکاح کا بیان، حصہ 7، ص 16، مکتبۃ المدینہ)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــــــــــــــــــــــــہ

تیمور احمد صدیقی

26 ربیع الاول 1445ھ / 12 اکتوبر 2023ء

وکیل کا اپنے ساتھ نکاح کرنا

سوال: اگر کسی لڑکی نے لڑکے کو نکاح کا وکیل بنایا اور لڑکے نے لڑکی کے بغیر گواہوں کی موجودگی میں اپنے ساتھ نکاح کروالیا تو نکاح حلال ہوجائے گا؟

User Id: Anonymous

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملك الوهاب اللهم هداية الحق والصواب

اگرآپ کی مراد یہ ہے کہ ایک لڑکی نے کسی شخص کو کسی خاص شخص کے ساتھ نکاح کروانے کا وکیل کیا اوراس نے گواہوں کی موجودگی میں اپنے ساتھ کرلیا اور لڑکی وہاں موجود نہیں تھی تو کیا حکم ہے تو اسکا جواب یہ ہے کہ نکاح منعقد نہ ہوا کہ اسے وکالت مطلقہ حاصل نہیں تھی بلکہ خاص شخص کے ساتھ نکاح کرانے کی وکالت حاصل تھی۔

عالمگیریہ میں ہے: امرأة قالت لرجل: زوجنی ممن شئت لا یملك أن یزوجها من نفسه ترجمہ: اگر کسی عورت نے کسی شخص سے کہا: کسی سے بھی میری شادی کرادو تو اسے اپنے ساتھ نکاح کرانے کا اختیار نہیں۔ (ہندیہ، کتاب النکاح، باب الوکالۃ، ج1، ص295، دار الفکر بیروت)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــہ

تیمور احمد صدیقی

14 ربیع الاول 1445ھ / 01 اکتوبر 2023ء

بیوی کا حق مہر معاف کرنا

سوال: بیوی شوہر کو حق مہر معاف کر دے تو یہ معاف ہو جائے گا یا ادا کرنا ضروری ہے؟

User Id : Amir Khan Amir Khan

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملك الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

بیوی اگر شوہر کو حق مہر معاف کر دیتی ہے تو یہ معاف ہو جائے گا چاہے شوہر قبول نہ کرے۔ہاں شوہر کو ممنوع ہے کہ اسکے مطالبہ کرنے پر بیوی کو مجبوراً مہر معاف کرنا پڑے۔قران پاک میں ہے: وَاٰتُوا النِّسَآءَ صَدُقٰتِهِنَّ نِحْلَةً فَاِنْ طِبْنَ لَكُمْ عَنْ شَیْءٍ مِّنْهُ نَفْسًا فَكُلُوْهُ هَنِیْٓــٴًـا مَّرِیْٓــٴًـا ترجمہ: عورتوں کو ان کے مہر خوشی سے دو پھر اگر وہ خوش دلی سے مہر میں سے تمہیں کچھ دے دیں تو اسے پاکیزہ، خوشگوار (سمجھ کر) کھاؤ۔(النساء: آیت: 4) بحر الرائق میں ہے: ﴿قولہ وصح حطھا﴾ ۔۔أطلقه فشمل حط الكل أو البعض وشمل ما إذا قبل الزوج أو لم يقبل۔ ترجمہ: عورت کا مہر کو ساقط کرنا درست ہے یہ مکمل ہی ساقط کر دینے یا کچھ ساقط کر دینے دونوں کو شامل ہے نیز یہ اسکو بھی شامل ہے کہ شوہر قبول کرے یا نہ کرے۔(بحر الرائق، کتاب النکاح، ج3، ص161، دار الکتاب الاسلامی) صراط الجنان میں ہے: مہر دینے کے بعد زبردستی یا انہیں تنگ کر کے واپس لینے کی اجازت نہیں۔ اگر عورتیں خوشی سے پورا یا کچھ مہر تمہیں دیدیں تو وہ حلال ہے اسے لے سکتے ہیں۔ ہمارے زمانے میں لوگ عورتوں کو مہر واپس دینے یا معاف کرنے پر باقاعدہ تو مجبور نہیں کرتے لیکن کچھ اپنی چرب زبانی سے اور کچھ اپنے رویئے کو بگاڑ کر اور موڈ آف کر کے اور میل برتاؤ میں انداز تبدیل کر کے مہر کی معافی یا واپسی پر عورت کو مجبور کرتے ہیں۔ یہ سب صورتیں ممنوع ہیں بلکہ بعض اعتبار سے اِس میں زیادہ خباثت اور کمینگی ہے۔ ایسے لوگ مہر معاف بھی کروالیتے ہیں اور اپنے نفس کو بھی راضی رکھتے ہیں کہ ہم نے کون سا مجبور کیا ہے؟ اِنہیں اللہ تعالیٰ ہی ہدایت دے۔(صراط الجنان، ج2، ص165 مکتبۃ المدینہ)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــــــــــــــــــــــــــــــــہ

تیمور احمد صدیقی

17 ربیع الاول 1445ھ/05 اکتوبر 2023ء

مؤنث مخنث سے نکاح کرنا

سوال: اگر اولاد کی خواہش نہ ہو تو کیا مؤنث مخنث (ہیجڑی) سے نکاح کر سکتے ہیں؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوہاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

مخنث اگر مردوں سے مشابہ ہے تو اسکا حکم مرد والا ہے اور اگر عورت کے مشابہ ہے تو اس کا حکم عورت والا ہے اور مرد کا اس سے نکاح جائز ہے۔ اگر دونوں طرح کی علامات ہیں اور مذکر و مونث ہونا واضح نہیں تو خنثی مشکل ہے اس سے نکاح جائز نہیں۔ نیز مخنث میں اگر عورتوں جیسی صفات ہوں لیکن اس کے اگلے مقام میں صحبت نہ ہو سکتی ہو تو مرد کا اس سے نکاح اگرچہ جائز ہے لیکن اس کی دبر (پچھلے مقام) میں جماع جائز نہیں۔ قدوری میں ہے: للمولود فرج وذکر فھو خنثی فإن کان یبول من الذکر فھو غلام وإن کان یبول من الفرج فھو أنثی وإن کان یبول منھما والبول یسبق من أحدھما ینسب إلی الأسبق ۔۔۔ فإذا بلغ الخنثی وخرج له لحیة أو وصل إلی النساء فھو رجل وإن ظھر له ثدی کثدی المرأة أو نزل له لبن فی ثدیه أو حاض أو حبل أو أمکن الوصول إلیه من الفرج فھو امرأة فإن لم یظھر له إحدی ھذہ العلامات فھو خنثی مشکل (جوہرہ، کتاب الخنثی، ج1، ص358، مکتبہ خیریہ) شامی میں ہے: ففی البحر عن الزیلعی فی کتاب الخنثی: لو زوجه أبوہ أو مولاہ امرأة أو رجلا لا یحکم بصحته حتی یتبین حاله أنه رجل أو امرأة فإذا ظھر أنه خلاف ما زوج به تبین أن العقد کان صحیحا وإلا فباطل ۔۔۔ وکذا إذا زوج خنثی من خنثی آخر لا یحکم بصحة النکاح حتی یظھر أن أحدھما ذکر والآخر أنثی (شامی، کتاب النکاح، ج3، ص4، بیروت)

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــــــــــــــــــــــہ

تیمور احمد صدیقی

13 جمادی الاخری 1445ھ/27 دسمبر 2023ء

حدیث پاک کہ بغیر ولی عورت کا نکاح باطل

سوال: اگر یہ حدیث پاک ہے کہ جو عورت اپنے ولی کی اجازت کے بغیر نکاح کرے اسکا نکاح باطل ہے تو پھر جو عورت گھر سے بھاگ کر عدالتی نکاح کرتی ہے اسکا نکاح صحیح کیوں مانا جاتا ہے؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملك الوهاب اللهم هداية الحق والصواب

احناف کے مفتی بہ قول کیمطابق جو عورت بغیر شرعی ولی (جیسے باپ ورنہ دادا اور نہ بھائی ورنہ چچا وغیرہ) کی اجازت کے اپنا نکاح کفو (ہم پلہ) میں کرے اسکا نکاح نافذ ہے ورنہ باطل ہے کہ قران پاک کے خاص (عِلمِ اصولِ فقہ کی ایک اصطلاح) اور دیگر احادیث سے عورت کا نکاح کا اہل ہونا ثابت ہے اور پیش کی گئی حدیث پاک میں اضطراب ہے، راویہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنھا کا اپنا عمل اسکے خلاف ہے یا یہ حدیث غیر کفو کے بارے میں ہے۔ ہاں فسادِ زمان اور اولیاء کے ضرر کی وجہ سے غیر کفو میں ایسا نکاح باطل ہے۔ قران پاک میں ہے: حتی تنکح زوجا غیرہ۔ ترجمہ: یہاں تک کہ عورت کسی اور سے شادی کرے۔ (القران، البقرہ: 230) حدیث پاک میں ہے: أن النبی ﷺ قال: الأيم أحق بنفسها من وليها۔ ترجمہ: غیر شادی شدہ عورت کو ولی سے زیادہ اپنا حق ہے۔ (مسلم شریف، کتاب النکاح، ج4، ص141، حدیث: 1421، ترکی) فتح القدیر میں ہے: قوله تعالى ۔۔۔ لأنه حقيقة إسناد الفعل إلى الفاعل. وأما الحديث المذكور وما بمعناه ۔۔۔ فمعارضة بقوله ﷺ رواه مسلم ۔۔۔ يترجح هذا بقوة السند وعدم الاختلاف فی صحته، بخلاف الحديثين فإنهما: إما ضعيفان: فحديث «لا نكاح إلا بولی» مضطرب فی إسناده فی وصله وانقطاعه وإرساله ۔۔۔ وأما ما ضعفه به من أن عائشة رضی الله عنها راويته عملت بخلافه على ما فی الموطإ ۔۔۔ ويخص حديث عائشة بمن نكحت غير الكفء، والمراد بالباطل حقيقته۔ (کتاب النکاح، ج3، ص260، بیروت) در مختار و شامی میں ہے: "﴿بعدم جوازه أصلا﴾ وهو المختار للفتوى ﴿لفساد الزمان﴾" لان وجه عدم الصحة على هذه الرواية دفع الضرر عن الاولياء۔ (شامی، کتاب النکاح، باب الولی، جلد 3، ص57، بیروت)

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبــــــــــــــــــــــــــــــــہ

تیمور احمد صدیقی

19 جمادی الثانی 1445ھ / 01 جنوری 2024ء

عدت میں ساس سے پردہ

سوال: کیاآدمی کی ساس غیر محرم ہے عدت میں ساس کاپردہ ہو گا یا نہیں؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

ساس داماد کے لئے محرم ہے کہ محرم کی تعریف یہ ہے کہ جس سے ہمیشہ کے لئے نکاح حرام ہو۔تاہم یہ محرم ہوناسسرالی اعتبارسے ہے لہذاپردہ کرنایانہ کرنادونوں جائزہیں۔جہاں تک عدت میں پردہ کاسوال ہے توعدت میں بھی انہی افرادسے پردہ واجب ہوتاہے جن سے عام زندگی میں واجب ہوتاہے۔

ہندیہ میں ہے: القسم الثانی المحرمات بالصھریۃ وھی اربع فرق: (الاولی) امھات الزوجات۔ ترجمہ: دوسری قسم جو سسرالی رشتہ کی وجہ سے محرم ہوں یہ چار عورتیں ہیں پہلی ساس ہے۔(ہندیہ،کتاب النکاح،ج1،ص274،دارالفکر)

فتاوی رضویہ میں ہے: یاعلاقہ صہر ہو جیسے خسر،ساس،داماد،بہو،ان سب سے نہ پردہ واجب نہ نادرست ہے کرنانہ کرنادونوں جائزاور بحالت جوانی یااحتمال فتنہ پردہ کرناہی مناسب۔(فتاوی رضویہ،ج22،ص235، لاہور)

وقارالفتاوی میں ہے: عدت اور غیر عدت میں پردہ کے احکامات میں کوئی فرق نہیں۔قبلِ عدت جن لوگوں سے پردہ فرض ہے،دوران عدت بھی ان سے پردہ کرنافرض ہے۔(وقارالفتاوی،ج3،ص158، کراچی)

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبــــــــــــــــــــــــــــــــہ

تیموراحمدصدیقی

08جمادی الاولیٰ1445ھ/24نومبر2023ء

الرضا قرآن وفقہ اکیڈمی آن لائن

خلع، ظہار، لعان، ایلا، مصاہرت کی تعریفات

سوال : مفتی صاحب ان سب کی تعریف بیان کریں خلع، ظہار، لعان، ایلاء، مصاہرت۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملك الوهاب اللهم هداية الحق والصواب

خلع میں عورت مرد سے مال کے بدلے علیحدگی اختیار کرتی ہے مرد کے قبول کرلینے پر طلاقِ بائنہ پڑجاتی ہے اور عدت شروع ہوجاتی ہے۔

ظہار میں مرد اپنی بیوی کو اپنی محرمات سے مخصوص طریقے سے تشبیہ دیتا ہے اس سے نکاح تو قائم رہتا ہے لیکن کفارہ دینے تک زوجہ سے ازدواجی تعلقات حرام ہوجاتے ہیں۔

لعان میں مرد اپنی پاکدامن زوجہ پر زنا کی تہمت لگاتا ہے یا اسکی اولاد کے نسب کا انکار کرتا ہے اسکی شرائط کے پائے جانے کی صورت میں قاضی کے سامنے دونوں پانچ پانچ قسمیں اٹھاتے ہیں پھر ایک دوسرے پر حرام ہوجاتے ہیں۔

ایلا میں مرد اپنی بیوی سے قربت نہ کرنے کی قسم کھاتا ہے جو چار ماہ سے کم نہ ہو، اب اگر چار ماہ کے اندر اس نے قسم توڑدی تو قسم کا کفارہ دے گا ورنہ طلاقِ بائن پڑجائے گی۔

مصاہرت کا معنی ہے سسرالی رشتے کیوجہ سے حرمت جیسے ساس، بہو، سوتیلی بیٹی وغیرہ یہ حرمت کسی عورت سے ناجائز تعلقات یا شہوت سے چھونے سے بھی ہوجاتی ہے۔

عنایہ شرح نقایہ میں ہے: أخذ المال بإزاء ملك النكاح بلفظ الخلع۔۔۔ ﴿تشبيه﴾ المسلم ﴿ما يضاف إليه الطلاق من الزوجة﴾ بأن يشبهها، أو عضوا يعبر به عنها، أو جزءا شائعا منها ﴿بما يحرم إليه النظر من عضو محرمه﴾۔۔۔ هو عندنا شهادات مؤكدات بالأيمان، مقرونة باللعن في جانب الرجل، ومقرونة بذكر الغضب في جانب المرأة۔۔۔ ﴿حلف﴾ بما يوجب الكفارة أو الجزاء ﴿يمنع وطاء الزوجة﴾۔۔۔ ﴿أربعة أشهر﴾ أو أكثر (عنایہ شرح نقایہ، کتاب الطلاق، ج2، ص142، 147، 154، 138، دار ارقم) شامی میں ہے: ﴿مصاهرة﴾ كفروع نسائه المدخول بهن۔۔۔ (شامی، کتاب النکاح، ج3، ص28، بیروت)

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــــــــــــــــہ

تیمور احمد صدیقی

19 جمادی الاولیٰ 1445ھ / 02 جنوری 2024ء

لعان کیا ہے

سوال: میاں بیوی کے درمیان لعان سے کیا مراد ہے؟ وضاحت فرمادیں۔ User ID: مولاناارحم قادری

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

کوئی شخص اپنی بیوی پر بدکاری کی تہمت لگائے یا پیدا ہونے والے بچے کے نسب کا انکار کرے تو شرائط پائی جانے پر قاضی اسلام کے سامنے لعان ہوگا یعنی مرد چار بار اللہ کے نام کے ساتھ اپنے سچے ہونے کی گواہی دے گا اور پانچویں بار جھوٹے ہونے کی صورت میں اپنے اوپر لعنت بھیجے گا اور عورت چار بار مرد کے جھوٹے ہونے کی گواہی دے گی اور پانچویں بار مرد کے سچے ہونے کی صورت میں اپنے آپ کو غضب الہی کا مستحق ٹھہرائے گی۔اسکے بعد یہ ایک دوسرے پر حرام ہوجائیں گے۔سورہ نور میں ہے: وَ الَّذِیْنَ یَرْمُوْنَ اَزْوَاجَهُمْ وَ لَمْ یَكُنْ لَّهُمْ شُهَدَآءُ اِلَّاۤ اَنْفُسُهُمْ فَشَهَادَةُ اَحَدِهِمْ اَرْبَعُ شَهٰدٰتٍۭ بِاللّٰهِۙ-اِنَّهٗ لَمِنَ الصّٰدِقِیْنَ(6) وَ الْخَامِسَةُ اَنَّ لَعْنَتَ اللّٰهِ عَلَیْهِ اِنْ كَانَ مِنَ الْكٰذِبِیْنَ(7) وَ یَدْرَؤُا عَنْهَا الْعَذَابَ اَنْ تَشْهَدَ اَرْبَعَ شَهٰدٰتٍۭ بِاللّٰهِۙ-اِنَّهٗ لَمِنَ الْكٰذِبِیْنَ(8) وَ الْخَامِسَةَ اَنَّ غَضَبَ اللّٰهِ عَلَیْهَاۤ اِنْ كَانَ مِنَ الصّٰدِقِیْنَ(9) (القران،آیت:8) **شرائط:** 1)نکاح صحیح 2)زوجیت قائم 3)دونوں عاقل 4)بالغ 5)آزاد 6)مسلمان 7)بولنے پر قادر ہوں 8)کسی کو تہمت کی حد نہ لگی ہو 9)مرد کے گواہ نہ ہوں 10)عورت انکار کرے 11)مرد صریح زنا کی تہمت لگائے یا عورت کی اولاد کے نسب کا انکار کرے 12)دارالاسلام ہو 13)عورت قاضی کے پاس مطالبہ کرے 14)شوہر تہمت کا اقرار کرے یا دو گواہ ہوں۔(ملخصا بہار شریعت،2/220)

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتب

تیمور احمد صدیقی

20جمادی الاولی1445ھ/06نومبر2023ء

لعان کے بعد عدت کب ہو گی

سوال: کیا لعان کی صورت میں بھی بیوی خاوند پر حرام ہو جاتی ہے اور کیا اس صورت میں بھی عدت ہو گی؟۔

User ID: Raza Sherazi

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملك الوهاب اللهم هداية الحق والصواب

لعان کا معنی ہے مرد اپنی پاکدامن بیوی پر بغیر گواہوں کے زنا کی تہمت لگائے یا عورت کے بچے کے نسب کا انکار کرے حالانکہ عورت اس الزام کا انکار کرتی ہو ایسی صورت میں مخصوص شرائط کے پائے جانے کے وقت سورہ نور میں بتائے گئے طریقے کیمطابق پانچ پانچ گواہیاں دینا۔ جب لعان ہو جائے تو شوہر و بیوی ایک دوسرے پر حرام ہو جاتے ہیں لیکن نکاح باقی رہتا ہے لہذا قاضی کی تفریق یا مرد کے طلاق دینے کے بعد عدت شروع ہو گی۔

بدائع صنائع میں ہے: قال أصحابنا الثلاثة: هو وجوب التفريق ما داما على حال اللعان لا وقوع الفرقة بنفس اللعان من غير تفريق الحاكم حتى يجوز طلاق الزوج وظهاره وإيلاؤه ويجري التوارث بينهما قبل التفريق ترجمہ: ہمارے احناف کے تینوں امام (امام اعظم وابو یوسف و محمد علیہ الرحمہ) فرماتے ہیں لعان جب تک ثابت رہے زوجین میں جدائی کو واجب کرے گا لیکن صرف لعان سے بغیر اسکے کہ قاضی جدائی کرتا زوجین میں علیحدگی نہیں ہو گی حتی کہ مرد طلاق دے سکتا ہے اور ظہار وایلاء کر سکتا ہے اور جدائی سے پہلے ایک دوسرے کے وارث بھی بنیں گے۔

(بدائع صنائع، کتاب اللعان، ج 3، ص 244، دار الکتب العلمیہ)

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبہ

تیمور احمد صدیقی

20 جمادی الاولی 1445ھ/06 نومبر 2023ء

انکارِ نکاح سے طلاق نہیں ہوتی

سوال: شرعی نکاح کے پانچ سال بعد لڑکا نکاح کا انکار کردے تو طلاق ہوگئی یا نہیں اور اس بات پر لڑکے کے عدالت میں مقدمہ چلایا ہوا ہے کہ میرا نکاح نہیں ہوا؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

اگر نکاح نہیں ہوا تھا تو یہ لڑکا پانچ سال ساتھ کیوں رہتا رہا نیز شرعی نکاح کے بعد صرف نکاح کا انکار کرنے سے طلاق نہیں ہوتی جب تک کہ وہ ایسے الفاظ نہ کہے جن سے طلاق واقع ہو۔اب انکار کرنے کی وجہ سے اور اس سے بھی بڑھ کر جھوٹا مقدمہ کرنے کی وجہ سے سخت گناہگار ہے اس پر واجب ہے کہ یا تو زوجہ کے حقوق نفقہ و سکنی وغیرہ ادا کرے ورنہ جائز وجہ ہو تو اسے چھوڑدے۔ فتاوی رضویہ میں ہے: سائل مظہر کہ شخص مذکور نے انگریزی کچہری میں کسی مصلحت سے ایسا اظہار حلفی دیا پس صورت مستفسرہ میں وُہ شخص جھوٹے حلف کا گنہگار ہوا، توبہ استغفار کرے، باقی نہ نکاح گیا نہ کفارہ آیا، نہ اولاد اس کے لئے ترکہ سے محروم ہوئی۔۔۔ کیونکہ یہ اظہار ہے اور وُہ بھی حلف کے ساتھ ہے بلکہ خود لفظ بھی انشاء کا احتمال نہیں رکھتا، جیسا کہ مخفی نہیں، اس کے برخلاف اگر کوئی کہے کہ "تُو میری بیوی نہیں ہے تو یہ بالاجماع طلاق نہیں (باوجودیکہ یہ انشاء ہے)۔عالمگیری میں ہے: ان قال لم اتزوجك ونوى الطلاق لایقع الطلاق بالاجماع کذافی البدائع۔اگر خاوند کہے "میں نے تجھ سے نکاح نہیں کیا" تو بالاجماع طلاق کی نیت کے باوجود طلاق نہ ہوگی۔(فتاوی رضویہ، کتاب الطلاق، ج12، ص603، لاہور)

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبہ

تیمور احمد صدیقی

29جمادی الثانی1445ھ/12جنوری2024ء

بُڑھاپے میں طلاق

سوال: اگر کوئی بوڑھا شخص اپنی بیوی کو طلاق دے دے اور اب وہ بیوی کو ساتھ رکھنا چاہے تو کیا اب بھی حلالہ ضروری ہے؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

بوڑھے لوگوں کے لئے بھی حرمت کے وہی احکام ہیں جو نوجوانوں کے لئے ہیں یعنی عدت وسوگ کے ساتھ سابقہ شوہر سے تعقات رکھنا، اس سے تنہائی اختیار کرنا جائز نہیں کہ اب وہ اجنبی ہے۔ اگر کسی ضرورت کے سبب ایک ہی گھر میں رہنا ہو تو لازم ہے کہ الگ پورشن میں پردے کا اہتمام کرتے ہوئے رہیں۔

بہار شریعت میں ہے: زن وشوا گر بڑھیا بوڑھے ہوں اور فرقت واقع ہوئی اور انکی اولادیں ہوں جنکی مفارقت گوارانہ ہو تو دونوں ایک مکان میں رہ سکتے ہیں جبکہ زن وشوکی طرح نہ رہتے ہوں۔ (بہار شریعت، کتاب الطلاق، جلد2، ح8، ص249، کراچی)

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبــہ

تیمور احمد صدیقی

26 جمادی الثانی 1445ھ/10 جنوری 2024ء

منة

قران پاک میں نوٹ رکھنے سے منت

سوال: والدہ قران مجید پر 20روپے کانوٹ رکھناچاہتی تھیں لیکن غلطی سے 500کانوٹ رکھ دیااب سارا خرچہ بھی انکو کرناپڑتاہے ہم مڈل کلاس گھرانے سے تعلق رکھتے ہیں کیاحکم ہے ؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

صرف قران پاک پر نوٹ رکھنے سے تومنت نہیں ہوتی جب تک اتنی آواز سے یہ نہ کہاجائے کہ مجھ پران پیسوں کوصدقہ کرناواجب ہے۔ ہاں اگراس سے مرادیہ ہے کہ نوٹ کو نفلی صدقے کیلئے الگ کرکے رکھا تھا توجب تک فقیر کودیانہیں صدقہ مکمل نہیں ہوااواپس رکھ سکتے ہیں۔شامی میں ہے: ﴿ویجری ذلک﴾ المذکور ﴿فی کل مایتعلق بنطق، کتسمیۃ علی ذبیحۃ ووجوب سجدۃ تلاوۃ وعتاق وطلاق واستثناء﴾ وغیرھا ترجمہ: اورکہنے میں کم ازکم خود سننا ہراس جگہ میں لاگوہوگاجسکاتعلق بولنے سے ہے جیسے ذبیحے پر بسم اللہ کہنا،سجدہ تلاوت کاوجوب،آزادی،طلاق،استثنا وغیرہ۔(شامی،کتاب الصلوۃ،ج1،ص535،بیروت) تنویرالابصارمیں ہے: ومن نذر نذرا مطلقا أو معلقا بشرط وکان من جنسہ واجب وھوعبادۃ مقصودۃ ووجد الشرط لزم الناذر۔ (شامی،کتاب الایمان،ج3،ص735،بیروت) شامی میں ہے: ﴿قولہ: ولا یخرج عن العھدۃ بالعزل﴾ فلو ضاعت لا تسقط عنہ الزکاۃ ولو مات کانت میراثا عنہ ترجمہ: صرف علیحدہ کرنے سے زکوۃ ادانہیں ہوتی تواگرمال ضائع ہواتوزکوۃ نہ ہوئی اورمرگیاتومالِ وراثت ہے۔(ہندیہ،کتاب الزکوۃ،ج2،ص270،بیروت)

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبہ

تیمور احمد صدیقی

17جمادی الاخری1445ھ/31دسمبر2023ء

مسجد میں پیسے دینے کی منت

سوال: ایک عورت نے کہا میری زمین بکی تو پیسے مسجد میں دوں گی اب زمین بک گئی کیا سارے پیسے مسجد میں دینے ہوں گے کیا یہ منت ہے اور اسکا پورا کرنا ضروری ہے؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

مسجد میں پیسے دینے کی منت شرعی منت نہیں کہ اسکی جنس سے کوئی عبادت واجب نہیں لہذا اسکو پورا کرنا واجب تو نہیں ہے تاہم مسجد کی خدمت کرنا بہت ثواب کا کام ہے اس منت کو بھی پورا کرنا اچھا ہے۔ تنویر الابصار میں ہے: ومن نذر نذرا مطلقا أو معلقا بشرط وكان من جنسه واجب وهو عبادة مقصودة ووجد الشرط لزم الناذر كصوم وصلاة وصدقة۔ ترجمہ: جس نے مطلق منت مانی یا کسی شرط کیساتھ منت کو معلق کیا اور اسکی جنس سے کچھ واجب بھی ہو اس حال میں کہ یہ عبادتِ مقصودہ ہو تو شرط پائے جانے پر منت والے پر اسکو پورا کرنا لازم ہوگا جیسے روزہ، نماز، صدقہ۔ (شامی، کتاب الایمان، ج3، ص735، بیروت) منحۃ الخالق میں ہے:

قال في البدائع: ومن شروطه أن يكون قربة مقصودة فلا يصح النذر بعيادة المريض وتشييع الجنازة والوضوء والاغتسال ودخول المسجد ومس المصحف والأذان وبناء الرباطات والمساجد وغير ذلك، وإن كانت قربا؛ لأنها غير مقصودة

ترجمہ: بدائع میں فرمایا: اس کی شرائط میں سے قربت مقصودہ ہونا ہے کہ مریض کی عیادت، جنازے کے ساتھ چلنے، وضوو غسل کرنے، مسجد میں داخل ہونے، قران پاک کو چھونے، اذان دینے، اصطبل اور مساجد وغیرہ بنانے کی منت نہیں ہوتی اگرچہ یہ عبادتیں ہیں لیکن مقصودہ نہیں۔ (بحر مع منحۃ الخالق، کتاب الایمان، ج4، ص321، دار الکتاب الاسلامی)

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــہ

تیمور احمد صدیقی

12 جمادی الاخری 1445ھ/26 دسمبر 2023ء

بچہ کی صحتیابی کے لئے بکرا منت ماننا

سوال: بچہ بیمار تھا اسکی صحتیابی کے لئے بکرا منت مانا گیا تو کیا یہ صدقہ نافلہ ہے یا واجبہ؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

اگر اتنی آواز سے اس طرح کے الفاظ کہے کہ اگر بچہ صحتیاب ہوا تو میں بکرا ذبح کروں گا یا اللہ کے لئے بکرا ذبح کروں گا یا بکرا ذبح کرنے کی منت مانتا ہوں تو بچے کے صحتیاب ہونے پر اس منت کو پورا کرنا واجب ہے اور یہ صدقہ واجبہ ہے جسے شرعی فقراء ہی کھا سکتے ہیں ہاں اگر بزرگوں کے نام کی منت مانی گئی تھی جیسے غوث اعظم کے نام کا بکرا تو یہ صدقہ نافلہ ہے۔شامی میں ہے:﴿ویجری ذلك﴾ المذكور ﴿فی كل ما یتعلق بنطق﴾۔۔۔(شامی،کتاب الصلوۃ،ج1،ص535، بیروت)ہندیہ میں ہے:إن علق النذر بشرط يريد كونه كقوله إن شفى الله مريضى أو رد غائبى لا يخرج عنه بالكفارة۔۔۔ویلزمہ عین ما سمی۔(ہندیہ،کتاب الایمان،ج2،ص65،بیروت) تبیین شرح کنز میں ہے:وإن وجبت بالنذر فليس لصاحبها أن يأكل منها شيئا، ولا أن يطعم غيره من الأغنياء سواء كان الناذر غنيا أو فقيرا؛ لأن سبيلها التصدق۔۔ترجمہ:منت کی قربانی واجب تھی تو نہ خود کھا سکتا ہے نہ اغنیاء کو کھلا سکتا ہے چاہے یہ خود امیر ہو یا فقیر کیونکہ اسکی راہ صدقہ کرنا ہے۔(تبیین،کتاب الایمان،ج6،ص8،قاہرہ)

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبــہ

تیمور احمد صدیقی

29جمادی الاخری1445ھ/12جنوری2024ء

خرید و فروخت

الرضا قرآن وفقہ اکیڈمی آن لائن

بغیر ٹکٹ ریلوے کے سفر کا کفارہ

سوال: زید نے ایک بار ٹکٹ ختم ہونے کی وجہ سے ریل کا سفر بغیر ٹکٹ کیا تھا اس وقت کرایہ تقریبا 300 تھا۔اب توبہ اور کفارہ دونوں لازم ہونگے ؟300 کا ٹکٹ لے کر سفر نہ کرے یعنی ریلوے میں رقم جمع ہو جائے تو صحیح ہے؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

بغیر ٹکٹ کے سفر کرنا دھوکہ ہے اور اپنے آپ کو ذلت پر پیش کرنا ہے جو جائز نہیں۔ٹرین کے ہر سفر کا کرایہ متعین ہوتا ہے جسکی ادائیگی واجب ہوتی ہے۔ٹکٹ ختم ہو جانے کے بعد بھی کئی ٹرینوں میں اوپن ٹکٹ ملتے ہیں ورنہ ٹرین کے اندر چیکر ٹکٹ بناتا ہے جب ان سب جگہ ٹکٹ نہ بنوایایا اور کوئی غلط طریقہ بھی اپنایا مثلا رشوت دی یا چیکر سے جھوٹ بولا یا چھپتا رہا تو گناہگار ہوا۔اب اس پر توبہ کیساتھ ساتھ اتنی رقم ریلوے کے اکاؤنٹ میں جمع کروانا لازم ہے جسکا طریقہ یہ ہے کہ اتنی مالیت کا ایک اوپن ٹکٹ خرید لے اور اسے استعمال نہ کرے،عام ٹکٹ نہ خریدے کہ اس سے تو سیٹ ریزرو ہو جائے گی۔حدیث پاک میں ہے: من غشنا فلیس منا۔ ترجمہ: جو ہمیں دھوکہ دے وہ ہم میں سے نہیں۔(صحیح مسلم،ج1،ص69،ترکیا) فتاوی رضویہ میں ہے توبہ کا طریقہ یہ ہے کہ پہلے اس کوتاہی پر نادم ہو پھر پختہ ارادہ کرے کہ آئندہ ان کی ادائیگی میں غفلت سے کام نہیں لے گا۔۔۔پھر تمام ضائع کردہ حقوق کی قضا کرے۔(فتاوی رضویہ،ج21،ص122،لاہور)

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــــــــــــــــــــــــــــــــہ

تیمور احمد صدیقی

08جمادی الاولی1445ھ/24نومبر2023ء

عورتوں کے بال سے مٹھائیاں خریدنا

سوال: بچے عورتوں کے بال کے بدلے مٹھائیاں خریدتے ہیں تو کیا ایسا کرنا درست ہے؟

User ID: Muhammad Ali

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوہاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

انسان کے بال اسکے اجزاء ہیں انھیں بیچنا یا انکے بدلے چیزیں خریدنا یا بیچنا ہرگز جائز نہیں کہ انسان کی کرامت ہے اور اسکے اجزاء کو بیچنے میں اسکی اہانت ہے۔ نیز اترے ہوئے بالوں کا استعمال بھی جائز نہیں ہے۔ عورتوں پر لازم ہے کہ اپنے بالوں کو یوں بچوں کو نہ دیں کہ وہ ان سے چیزیں خریدیں ورنہ یہ بھی گناہگار ہیں۔

تبیین شرح کنز میں ہے: قال ﴿وشعر الإنسان﴾ یعنی لا یجوز بیع شعر الإنسان والانتفاع به؛ لأن الآدمی مکرم فلا یجوز أن یکون جزؤہ مھانا ترجمہ: انسان کے بالوں کی خرید وفروخت اور ان سے نفع حاصل کرنا جائز نہیں کہ انسان کی عزت ہے تو اسکے اجزاء کی اہانت جائز نہیں۔ (تبیین شرح کنز مع حاشیہ چلپی، کتاب البیوع، ج4، ص51، دار الکتاب الاسلامی)

بہار شریعت میں ہے: انسان کے بال کی بیع درست نہیں اور انھیں کام میں لانا بھی جائز نہیں مثلاً ان کی چوٹیاں بنا کر عورتیں استعمال کریں حرام ہے، حدیث میں اس پر لعنت فرمائی۔ (بہار شریعت، ج2، ح11، ص705، مکتبۃ المدینہ)

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبہ

تیمور احمد صدیقی

12 جمادی الاخری 1445ھ/26 دسمبر 2023ء

سود

الرضا قرآن و فقہ اکیڈمی آن لائن

40000روپے رکھنے پر Atm fee نہ کٹنا

سوال: ایک بنک اکاؤنٹ ہے جسکی شرط ہے کہ اکاؤنٹ میں 40000روپے maintain رکھنے پر Atm کے چارجز کسی بھی بنک کی مشین سے پیسے نکلوانے پر نہیں کٹیں گے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملك الوهاب اللهم هداية الحق والصواب

جب بنک اکاؤنٹ کی شرائط کے مطابق اکاؤنٹ میں 40000روپے موجود ہونے پر کسی بھی بنک کی Atm مشین سے پیسے نکلوانے پر چارجز نہیں کٹیں گے حالانکہ 40000نہ ہوتے تو یہ کٹتے تو یہ قرض پر نفع ہے جو سود اور حرام ہے۔ مذکورہ بالا اکاؤنٹ کھلوانا ہی جائز نہیں کہ سودی شرط پر رضامندی ہے کھلوا چکے تو فوراً توبہ کرنا اور بند کروانا لازم ہے۔ تفصیل اسکی یہ ہے کہ کرنٹ (Current) اکاؤنٹ بلکہ سودی بنکوں کے سیونگ (Saving)، پرافٹ اینڈ لاس (PLS) اور فکسڈ (Fixed) اکاؤنٹ میں بھی موجود رقم کی حیثیت قرض کی ہوتی ہے۔ حدیث پاک میں ہے: کل قرض جر منفعۃ فھو ربا۔ ترجمہ: جو قرض نفع لائے وہ سود ہے۔ (مصنف ابن ابی شیبہ، ج11، ص425، حدیث: 21938، ریاض) شامی میں ہے: ﴿قولہ کل قرض جر نفعا حرام﴾ أي إذا كان مشروطا ترجمہ: ہر قرض جو نفع لائے حرام ہے یعنی جب ایسا پہلے سے مشروط ہو۔ (شامی، کتاب البیوع، فصل فی القرض، ج5، ص166، بیروت)

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتب

تیمور احمد صدیقی

16جمادی الاخری 1445ھ/30دسمبر 2023ء

انویسٹمینٹ

8 سے 12 فیصد نفع

سوال: ایک کمپنی میں 100،000 کی سرمایہ کاری پر ہر ماہ 8 سے 10 فیصد نفع ملے گا یعنی نفع فکسڈ نہیں ہے کم یا زیادہ ہو سکتا ہے۔ کمپنی کے مختلف کام ہیں جن میں گھڑیوں کا، لیدر کا شوز کا وغیرہ۔ شرائط: 18 ماہ کی مدت، اپنا میٹیریل واپس لینا ہو تو دو دن پہلے اطلاع، رقم واپس لینی ہو تو چھ ماہ پہلے اطلاع لیکن اس ماہ کا نفع نہیں ملے گا، اتوار کے علاوہ عام تعطیلات کا نفع نہیں ملے گا، 6-12 ماہ کے درمیان رقم نکلوانے پر 10 فیصد کٹوتی ہو گی؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملك الوهاب اللهم هداية الحق والصواب

سوال میں ذکر کردہ کمپنی میں سرمایہ کاری جائز نہیں کہ یہ کئی عقود فاسدہ پر مشتمل ہے۔ اس سرمایہ کاری کی حیثیت مضاربت کی ہو گی اور چلتے کاروبار میں شرکت کے اپنے اصول وضوابط ہیں مثلا حساب کتاب الگ رکھنا ہو گا۔ نیز نفع کو متعین کرنا ہو گا کہ 8 فیصد یا 12 فیصد یا 50 فیصد۔ پھر یہ نفع بھی سرمایہ کے اوپر نہیں ملے گا، آمدن میں سے اخراجات نکالنے کے بعد اگر نفع ہوا تو اس تناسب سے فریقین میں تقسیم کیا جائے گا، نقصان ہوا تو سرمایہ کار کا ہوا۔ پھر ایک سال سے پہلے رقم نکالنے پر کٹوتی کی شرط بھی فاسد ہے۔ مجمع شرح ملتقی میں ہے: أي المضاربة ﴿شركة﴾ في ﴿الربح﴾ بأن يقول رب المال: دفعته مضاربة أو معاملة على أن يكون لك من الربح جزء معين كالنصف أو الثلث أو غيره، ويقول المضارب: قبلت،۔۔۔ ﴿بمال من جانب﴾۔۔۔ ﴿وعمل من جانب﴾۔ مضاربت نام ہے نفع میں شرکت کا یعنی مال والا کہے کہ میں نے تجھے یہ مال کام کے لئے اس طور دیا کہ نفع میں سے ایک معین جزء مثلا آدھا، تہائی وغیرہ میرا ہو گا اور مضارب کہے میں نے قبول کیا۔ اس میں ایک کا مال اور دوسرے کا عمل ہوتا ہے۔ (مجمع الانھر شرح ملتقی الابحر، ج2، ص321، دار احیاء التراث العربی)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــــــــــــــــــــــــــــــــہ

تیمور احمد صدیقی

6 ربیع الاول 1445ھ/23 ستمبر 2023ء

مضاربت میں نفع اور اخراجات

سوال: ایک شخص نے دوسرے کو کاروبار کے لئے پیسے دیے اور منافع 50 فیصد طے ہوا۔ جب منافع ہوا تو اس نے مہینے بھر کے اخراجات نکالنے کے بعد تقسیم کیا۔ سرمایہ کار کو پتا چلا تو اس نے کہا کہ پہلے میرا حصہ مجھے دو گے پھر اخراجات نکالو گے اب دونوں میں اختلاف ہے کیا کیا جائے؟

User Id: شاکر اللہ فرقانی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملك الوهاب اللهم هداية الحق والصواب

یہ مضاربت کی صورت ہے اس میں اصول یہ ہے کہ آمدن میں سے ہونے اخراجات نکالنے کے بعد جو کچھ بچے وہی نفع ہے اور اسے ہی طے شدہ تناسب سے تقسیم کیا جائے گا اور عرف میں بھی نفع اسے ہی کہتے ہیں۔

نفع(profit) = لاگت(cost) - آمدن(revenue)

یہاں وہی اخراجات مراد ہیں جن کا تاجروں کے ہاں عرف ہو جیسے مال منگوانے، سٹور کرنے، بھجوانے وغیرہ کے اخراجات وغیرہ نہ یہ کہ مضارب اپنے شہر میں بازاری کھانے کھا کر اسے شمار کرتا پھرے۔ ہاں دوسرے شہر میں گیا تو عرف کے مطابق کھانے کے اخراجات شامل کر سکتا ہے۔ در مختار میں ہے: ﴿وإذا سافر﴾ ولو يوما ﴿فطعامه وشرابه وكسوته وركوبه﴾ بفتح الراء ما يركب ولو بكراء ﴿وكل ما يحتاجه عادة﴾ أي في عادة التجار بالمعروف۔ اگر سفر پر ہوا اگرچہ ایک دن کے تو کھانے، پینے، پہننے، سواری کے اخراجات بھی شامل ہونگے اسی طرح ہر وہ خرچ جسکی عادتاً حاجت ہوتی ہے۔ (شامی، کتاب المضاربۃ، ج5، ص627، بیروت)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــــــــــــــــــــہ

تیمور احمد صدیقی

06 ربیع الاول 1445ھ / 23 ستمبر 2023ء

اجاره

امام کا سکول سے 30 منٹ جلدی آکر نماز پڑھانا

سوال: امام صاحب سکول میں ہوتے ہیں وہاں سے بغیر پرنسپل کی اجازت کے 30 منٹ جلدی آکر ظہر کی نماز پڑھاتے ہیں کیا انکے پیچھے نماز جائز ہے؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

سرکاری سکول ہو تو اپنی طرف سے یوں جلدی آکر ظہر پڑھانے جانے کی ایڈجسٹمنٹ درست نہیں کہ پرنسپل کو بھی اسکا اختیار نہیں ہوتا۔ اور اگر پرائیویٹ ادارہ ہے اور اور پرنسپل مالک ہے یا مالک کی طرف سے یوں ٹائم سیٹ کرنی کی اجازت ہے تو پرنسپل کی اجازت سے ایسا کر سکتا ہے۔ درمختار میں ہے: ﴿والثانی﴾ وھو الأجیر ﴿الخاص﴾۔۔۔﴿وھو من یعمل لواحد عملا مؤقتا بالتخصیص ویستحق الأجر بتسلیم نفسه فی المدة وإن لم یعمل۔۔۔ ولیس للخاص أن یعمل لغیره، ولو عمل نقص من أجرته بقدر ما عمل فتاوی النوازل۔ ترجمہ: دوسرا اجیر خاص ہے جو ایک کے لئے مخصوص وقت میں عمل کرتا ہے یہ اسی مدت میں اپنے آپ کو سپرد کر دینے سے اجرت کا مستحق ہوتا ہے اگرچہ کام نہ کیا اور یہ کسی اور کے لئے کام نہیں کر سکتا ورنہ اتنی کٹوتی ہوگی۔ (شامی، کتاب الاجارہ، ضمان الاجیر، ج6، ص69-70، بیروت)

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبــہ

تیمور احمد صدیقی

16 جمادی الاخری 1445ھ/30 دسمبر 2023ء

وراثة

جو بیوی پہلے فوت ہو گئی اسکی وراثت

سوال: ایک شخص کی دو بیویاں تھیں ایک بیوی پہلے فوت ہو گئی تھی اب شوہر کے انتقال پر اسکا جائیداد میں حصہ ہو گا؟

User ID: Amuneer Ahmed Rashid Attari

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

اصول یہ ہے کہ کسی شخص کی وفات کے وقت جو افراد زندہ ہوں وہی وارث بنتے ہیں جو پہلے فوت ہو چکے ہوں ان کو وراثت نہیں ملتی حتی کہ اکٹھے حادثے میں وفات پانے والے افراد کے بارے میں بھی اگر تحقیق ہو کہ کون فرد پہلے فوت ہوا تو اس وقت جو زندہ افراد ہونگے وہ اسکے وارث ہوں تو وراثت پائیں گے۔

در مختار میں ہے: وهل إرث الحي من الحي أم من الميت المعتمد: الثاني شرح وهبانية۔ ترجمہ: معتمد قول کے مطابق مردہ فرد کی وراثت زندوں کو پہنچتی ہے۔ (شامی، کتاب الفرائض، ج6، ص759، بیروت)

شامی میں اکٹھے وفات پانے والے افراد کے بارے میں ہے: إذا علم سبق موت أحدهما ولم يلتبس فيرث الثاني من الأول۔ ترجمہ: اگر کسی ایک کا پہلے وفات پانا بغیر شک کے معلوم ہو تو بعد میں وفات پانے والا پہلے وفات پانے والے کا وارث ہو گا۔ (شامی، کتاب الفرائض، ج6، ص798، بیروت)

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبہ

تیمور احمد صدیقی

19 جمادی الثانی 1445ھ/01 جنوری 2024ء

والد صاحب کی جائیداد میں داماد کا وراثت مانگنا

سوال: مفتی صاحب! والد صاحب کی وفات کے وقت صرف ہم دو بھائی اور ایک بہن حیات تھے اسکے علاوہ انکے والدین اور نانی وغیرہ حیات نہیں تھے۔ اب بہن بھی فوت ہوگئی ہے بہن کی اولاد میں سے تین بیٹے اور دو بیٹیاں ہیں جو سب بالغ ہیں اور بہن کے شوہر بھی حیات ہیں، والد صاحب کی کل وراثت 6 کنال زمین ہے اب ہم بھانجوں اور بھانجیوں کو کس حساب سے حصہ دیں؟ بہنوئی بھی حصہ مانگ رہے ہیں۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

اگر بتائی گئی معلومات درست ہیں تو قرض و وصیت کے بعد مانعِ ارث نہ ہونے پر والد صاحب کی کل جائیدادِ منقولہ اور غیر منقولہ (جس میں یہ زمین بھی شامل ہوگی) کل 160 حصوں پر تقسیم ہوگی۔ انکے دونوں بیٹوں کو فی کس 64، داماد کو 8، تینوں نواسوں کو فی کس 6 اور دونوں نواسیوں کو فی کس 3 حصے دیے جائیں گے۔

میت ——— مسئلہ از 160=32x5 ——— ت

2 بیٹے	1 بیٹی
128=32x04	(1)

بیٹی ——— مسئلہ از 32=8x4 (32) ——— مافی الید 1 (1)

شوہر	3 بیٹے	8	2 بیٹیاں
1/4			
8=8x1	18=6x3		6=3x2

عالمگیری میں ہے: ومعرفۃ نصیب کل واحد من ورثۃ المیت الأول أن تضرب نصیبہ فی فریضۃ المیت الثانی، ومعرفۃ نصیب کل واحد من ورثۃ المیت الثانی أن تضرب نصیبہ فی نصیب المیت الثانی من ترکۃ المیت الأول (کتاب الفرائض، مناسخہ، 6/470، دار الفکر بیروت)

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبہ

تیمور احمد صدیقی

06 جمادی الاخری 1445ھ / 19 نومبر 2023ء

باپ صرف بیٹوں کو زمین دے تو بیٹیوں کا حق

سوال: ایک شخص فوت ہوا جسکے چھ بیٹے تھے اس نے سب کو چھ چھ کنال زمین دی لیکن بیٹیوں کو نہ دی۔ اب ایک بیٹا پوچھ رہا ہے کہ والد صاحب نے تو تقسیم میں بہنوں کو زمین نہ دی تھی لیکن میں اپنے حصے میں سے بہنوں کو دوں تو کتنا حصہ بنے گا؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

اگر باپ نے زندگی میں تقسیم کاری کر کے بیٹوں کو قبضہ دے دیا تھا تو ہبہ (gift) تام (مکمل) ہو گیا تھا اور ملکیت (ownership) منتقل (trasfer) ہو گئی تھی اب بہنوں کا اس میں کوئی حصہ نہیں ہے۔ تاہم اس صورت میں اگر باپ کی اور کوئی جائیداد نہیں تھی اور بیٹیوں کو محروم کرنے کے لئے اس نے یہ کیا تھا تو یہ ناجائز عمل تھا جسکے باعث باپ گناہگار ہوا۔ اور اگر باپ نے اسکی وصیت کی تھی یا مرض الموت میں یہ تقسیم کاری کی تھی تو یہ وصیت باطل ہے کہ وارث کے لئے وصیت معتبر نہیں انکا حصہ قران وحدیث میں متعین ہے۔ حدیث پاک میں ہے: سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یقول فی خطبتہ عام حجۃ الوداع: «إن اللہ تبارک وتعالی قد أعطی لکل ذی حق حقہ، فلا وصیۃ لوارث۔۔۔ ترجمہ: حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو حجۃ الوداع میں یہ فرماتے سنا کہ اللہ تعالی نے ہر حقدار کو اسکا حق دے دیا تو وارث کے لئے وصیت نہیں۔ (ترمذی، کتاب الوصایا، ج4، ص433، حدیث: 2120، مصر) شامی میں ہے: ﴿وتتم الھبۃ﴾ ﴿بالقبض﴾ الکامل۔ (شامی، کتاب الوصایا، جلد 5، ص690، بیروت) عالمگیری میں ہے: ولا تجوز الوصیۃ للوارث عندنا إلا أن یجیزھا الورثۃ۔ (ہندیہ، کتاب الوصایا، جلد6، ص90، بیروت) فتاوی رضویہ میں ہے: ہبہ مرضِ موت کا مثل وصیت کے ہے اور وصیت وارث کے لئے وقت وجود دیگر ورثہ کے بلا اجازت اوروں کے نافذ نہیں۔ (فتاوی رضویہ، کتاب الوصایا، جلد25، ص377، لاہور)

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــہ

تیمور احمد صدیقی

24 جمادی الثانی 1445ھ/07 جنوری 2024ء

متفرقه

انبیاء کرام شیطانی اثر سے محفوظ ہیں

سوال: ہمارے گاؤں کی مسجد کے مولوی بیان کر رہے تھے کہ نبی ﷺ کو ساری زندگی احتلام نہیں ہوا کیا یہ صحیح ہے؟ تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

احتلام شیطانی اثر ہے انبیاء کرام علیہم السلام اس سے محفوظ ہیں بلکہ ازواجِ مطہرات بھی اس سے محفوظ ہیں۔

مسلم شریف میں ہے: کان رسول اللہ ﷺ یصبح جنبا من غیر احتلام، ثم یصوم۔ ترجمہ: رسول اللہ ﷺ نے اس حال میں صبح کی کہ حق زوجیت کیوجہ سے غسل فرض تھا نہ کہ احتلام کیوجہ سے تو روزہ رکھا (مسلم شریف، کتاب الصوم، ج3، ص138، حدیث: 1109، ترکیا) مسلم شریف میں ہے: جاءت أم سلیم إلی النبی ﷺ، فقالت: یا رسول اللہ، إن اللہ لا یستحیی من الحق، فهل علی المرأة من غسل إذا احتلمت ؟ فقال رسول اللہ ﷺ: نعم، إذا رأت الماء، فقالت أم سلمة: یا رسول اللہ، وتحتلم المرأة۔ ترجمہ: حضرت ام سلیم رضی اللہ عنہا حضور ﷺ سے آکر عرض گزار ہوئیں کہ اللہ حق بات کہنے سے حیا نہیں فرماتا تو کیا عورت پر احتلام کیوجہ سے غسل ہے؟ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اگر وہ تری دیکھے تو ہے۔ اس پر ام المومنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ اے اللہ کے رسول! کیا عورت کو بھی احتلام ہوتا ہے؟ (مسلم شریف، کتاب الحیض، ج1، ص172، حدیث: 313، ترکیا) مرقاۃ میں ہے: أن الأنبیاء ۔علیهم الصلاة والسلام۔ سالمون من الاحتلام لأنه علامة تأتی الشیطان فی حال المنام۔ ترجمہ: انبیاء کرام علیہم السلام احتلام سے محفوظ ہیں کہ یہ خواب میں شیطان کے آنے کی علامت ہے۔ (مرقاۃ، کتاب الصوم، ج4، ص1389، حدیث: 2001، بیروت) حاشیہ سیوطی میں ہے: إن أزواج النبی ﷺ لا یقع لهن احتلام لأنه من الشیطان فعصمن منه تکریما له ﷺ کما عصم هو منه۔ ترجمہ: ازواج مطہرات حضور ﷺ کی تکریم کیوجہ سے احتلام سے محفوظ ہیں کہ یہ شیطان کی طرف سے ہے جیسا کہ حضور ﷺ اس سے محفوظ ہیں۔ (حاشیہ سیوطی علی نسائی، کتاب الطہارۃ، ج1، ص112، حدیث: 196، حلب)

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــــــــــــــــــــہ

تیمور احمد صدیقی

26 جمادی الثانی 1445ھ / 10 جنوری 2024ء

ہر وقت درود پاک پڑھنا

سوال: مجھے ہر وقت درود پاک پڑھنے کی عادت پڑگئی اٹھتے بیٹھے، سوتے درود ابراہیمی پڑھتاہوں کیااور کوئی چھوٹادرود پاک بھی پڑھ سکتاہوں؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملك الوهاب اللهم هداية الحق والصواب

ہر فارغ وقت میں موقع کی مناسبت سے درود پاک پڑھناتو بہت بڑی خوش نصیبی ہے کہ غموں کے لئے کافی اور گناہوں کے لئے کفارہ ہے۔درود ابراہیمی افضل ہے کہ نماز میں پڑھاجاتاہے، اس کے علاوہ بھی کتب احادیث میں اور مشائخ سے درود پاک کے بہت سے صیغے مروی ہیں جنہیں پڑھاجاسکتاہے ہم نامِ اقدس سن کر "صلی اللہ علیہ والہ وسلم" پڑھتے ہیں یہ بھی ایک مکمل درود پاک ہے۔ترمذی شریف کی حدیث پاک میں ہے: قلت: أجعل لك صلاتي كلها قال: إذا تكفى همك، ويكفر لك ذنبك ترجمہ: حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں پھر میں نے عرض کی کہ میں اپناتمام وقت ہی آپ ﷺ پر درود پاک پڑھوں گاتو حضور ﷺ نے فرمایایہ تمہارے غموں کو کافی اور گناہوں کے لئے کفارہ ہے۔(مرقاۃ، حدیث: 929، ج2، ص746، دارالفکر) فتاوی رضویہ میں ہے: سب درودوں سے افضل درود وہ ہے جو سب اعمال سے افضل یعنی نماز میں مقرر کیا گیاہے درود شریف راہ چلتے بھی پڑھنے کی اجازت ہے جہاں نجاست پڑی ہو وہاں رُک جائے بہتر یہ ہے ایک وقت معین کرکے ایک عدد مقرر کرلے اُس قدر باوضو دوزانو ادب کے ساتھ مدینہ طیبہ کی طرف منہ کرکے روزانہ عرض کیا کرے جس کی مقدار سَو بار سے کم نہ ہو زیادہ جس قدر نبھا سکے بہتر ہے، علاوہ اس اُٹھتے بیٹھتے، چلتے پھرتے باوضوبے وضو ہر حال میں درود جاری رکھے، اور اس کے لئے بہتر یہ ہے کہ ایک صیغہ خاص کا پابند نہ ہو بلکہ وقتاً فوقتاً مختلف صیغوں سے عرض کرتارہے تاکہ حضورِ قلب میں فرق نہ ہو(فتاوی رضویہ، ج6، ص184، لاہور)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبــہ

تیمور احمد صدیقی

14 ربیع الاول 1445ھ / 01 اکتوبر 2023ء

کھڑے ہو کر پیشاب کرنا سنت نہیں

سوال: مرزا انجینئر نے کھڑے ہو کر پیشاب کرنے کو سنت کہا ہے کیا یہ درست ہے؟ User Id : Anonymous

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

انجینئر محمد علی مرزا انتہائی جاہل اور بدزبان شخص ہے۔ چند اردو تراجم کی احادیث کو غلط ملط سمجھ کر اب فقہی مسائل میں بھی لوگوں کو گمراہ کررہا ہے۔ کھڑے ہو کر پیشاب کرنا ہرگز سنت نہیں بلکہ احادیث میں اس کی ممانعت ثابت ہے۔ حضور علیہ السلام نے جو ایک مرتبہ ایسا عمل کیا اس کی کئی وجوہات کتب میں مذکور ہیں۔ اس مرزا کو اتنا بھی علم نہیں کہ ایک آدھ مرتبہ جو عمل حضور نے کیا ہو وہ سنت نہیں ہوتا۔ جہاں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کھڑے ہو کر ایسا کرنا آیا ہے تو اسکی وجہ جگہ کا ناپاک یا اونچا ہونا تھا، یا ٹانگ مبارک میں زخم تھا یا کمر درد میں یہ مفید تھا ورنہ عادت یہ نہ تھی۔ حدیث پاک میں ہے: من حدثکم أن النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کان یبول قائما فلا تصدقوہ، ما کان یبول إلا قاعدا ترجمہ: جو تم سے کہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کھڑے ہو کر پیشاب کرتے اسکی تصدیق نہ کرو آپ بیٹھ کر ہی کرتے۔ (ترمذی، حدیث: 12، ج 1، ص 17، مصر) مزید ہے: أن النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم أتی سباطۃ قوم، فبال علیھا قائما ترجمہ: نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک قوم کے کوڑا کرکٹ کے پاس آئے تو کھڑے ہو کر پیشاب کیا۔ (ص 19، حدیث: 13) عمدۃ القاری میں ہے: من جرح کان بمأبضہ ۔۔۔ فقال الشافعی ۔۔۔ العرب تستشفی لوجع الصلب بالبول قائما ۔۔۔ لم یجد مکانا للقعود فاضطر إلی القیام لکون الطرف الذی یلیہ السباطۃ علیھا مرتفعا ۔۔۔ وقال الطحاوی: لکون ذلک سھلا ینحدر فیہ البول فلا یرتد علی البائل، وقال بعضھم: إنہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فعل ذلک بیان للجواز ۔۔۔ وکانت عادتہ المستمرۃ البول قاعدا۔ (عمدۃ القاری، ج 3، ص 136، حدیث: 225، دار الفکر)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــــــــــــــــــــــــہ

تیمور احمد صدیقی

08 جمادی الاول 1445ھ / 23 نومبر 2023ء

اگر مرغی کسی کے کھیت کھالے تو اسکا انڈا کھانا

سوال: اگر مرغی کسی کے کھیت میں جاکر ان کی کھیت کھالیتی ہے تو اسکا انڈہ کھانا حلال ہے یا حرام ہے اگر کھالیا تو نماز ہوجائے گی؟

User ID: Anonymous

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

اگر مرغی خود سے کسی کے کھیت میں چلی جائے مالک کا کوئی عمل دخل نہ ہو تو مرغی کے مالک پر نقصان کا تاوان نہیں۔ایسی صورت میں مرغی کے مالک کے لئے اسکا انڈہ کھانا بھی حلال ہے اور اسے کھا کر نماز بھی جائز ہے۔ہاں کھیت والا اپنے کھیت کے نقصان کے عوض انڈہ کھانا چاہے تو یہ جائز نہیں کھالیا تو تاوان دینا ہوگا۔اور اگر مرغی کو مالک نے ہی کسی کے کھیت میں داخل کیا تو نقصان کا تاوان دے گا۔

ہندیہ میں ہے:فإن دخلت فی ملك الغیر من غیر إدخال صاحبها بأن كانت منفلتة، فلا ضمان على صاحبها، وإن دخلت بإدخال صاحبها، فصاحب الدابة ضامن فی الوجوه كلها۔ اگر جانور مالک کے داخل کیے بغیر خود سے کسی کی ملکیت میں داخل ہوا جیسے ساتھیوں سے آگے بڑھ گیا تو مالک پر کوئی تاوان نہیں اور اگر مالک کے داخل کرنے سے داخل ہوا تو تمام صورتوں میں تاوان دے گا۔(کتاب لجنایات، ج6، ص50، بیروت)

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبہ

تیمور احمد صدیقی

15جمادی الاخری1445ھ/29دسمبر2023ء

نامحرم مرد کا عورت کو خون ڈونیٹ کرنا

سوال: اسلام کی روح سے نامحرم مرد عورت کو خون دے سکتا ہے؟ User Id : Muhammad Usman Attari

بسم اللہ الرحمن الرحیم
الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

ضرورت کے وقت ایک شخص کا دوسرے کو خون دینا جائز ہے چاہے مرد کسی مرد کو دے یا عورت کو یا اسکا عکس چاہے یہ محرم ہوں یا نامحرم، چاہے مسلمان کا خون ہو یا غیر مسلم کا خون ہو۔ نیز نامحرم ہونے کی صورت میں صرف خون دینے سے حرمت کا رشتہ بھی ثابت نہیں ہوگا۔

فتاوی یورپ میں ہے: باقی رہا مسلم وغیر مسلم کا خون تو اس میں ماہیت واثر کے لحاظ سے کوئی فرق نہیں۔ عند الضرورۃ مسلم کا خون غیر مسلم کو، غیر مسلم کا خون مسلم کو، دیندار کا خون فاسق و فاجر کو اور فاسق وفاجر کا خون متقی وپرہیز گار کو چڑھایا جاسکتا ہے۔ (فتاوی یورپ، ص516، لاہور)

ایک اور مقام پر ہے: اگر ان دونوں کے درمیان کوئی اور وجہ حرمت نہیں ہے تو صرف خون دینے کی وجہ سے آپس میں محارم نہیں ہو سکتے۔ (فتاوی یورپ، ص426، لاہور)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
کتبـــــــــــــــــــــــــــــــــــــــہ
تیمور احمد صدیقی
06 ربیع الثانی 1445ھ / 21 اکتوبر 2023ء

الرضا قرآن وفقہ اکیڈمی آن لائن

اسلام میں غلامی کی حیثیت

سوال: کیا اسلام نے انسانی غلامی کو ناجائز و حرام قرار دیا ہے؟

User Id :Arsalan Hassan

بسم اللہ الرحمن الرحیم
الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق و الصواب

اسلام کے بعد بھی غلام لونڈیوں کا دور ایک عرصے تک باقی رہا۔ قران و حدیث میں انکے ساتھ اچھا سلوک کرنے،آزاد کرنے کی فضیلتیں اور قسم، قتل، ظہار وغیرہ کے کفاروں میں انکی آزادی مقرر کی گئی۔ کتب فقہ میں انکے احکام کے ابواب موجود ہیں۔ اس لیے یہ کہنا درست نہیں کہ اسلام نے غلامی کو حرام قرار دے دیا تھا۔ فتاوی بحر العلوم میں ہے: عہد جاہلیت میں غلامی کے متعدد اسباب ہوتے تھے لیکن اسلام نے اسکو صرف ایک طریقہ میں منحصر کر دیا۔ (فتاوی بحر العلوم، کتاب البیوع، ج4، ص16، لاہور)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــــــــــــــــــــــــــــــــہ

تیمور احمد صدیقی

14 ربیع الاول 1445ھ/01 اکتوبر 2023ء

بچیوں کا ختنہ

سوال: پہلے دور میں عورتوں کو ختنہ ہوا کرتا تھا اب بھی مصر وغیرہ میں ہوتا ہے کیا یہ جائز ہے یا جہالت اگر حدیث کا حوالہ ہو تو ضرور دیں؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

عرب میں بچیوں کے ختنے کا بھی رواج تھا ابھی بھی جہاں عرف ہو وہاں مستحب ہے ہمارے علاقوں میں اسکا رواج نہیں ہے اسلئے اسے کرنا عوام کو تشویش میں مبتلا کرنا ہے جو پسندیدہ نہیں۔ حدیث پاک میں ہے: عن أم عطية الأنصارية: أن امرأة كانت تختن بالمدينة، فقال لها النبي ﷺ: لا تنهكى، فإن ذلك أحظى للمرأة، وأحب إلى البعل ترجمہ: ایک عورت مدینہ میں ختنہ کرتی تھی تو رسول اللہ ﷺ نے اس سے فرمایا: بالکل ہی نہ کاٹ دیا کرو کہ یہ عورت کے لئے اچھا اور مرد کے لئے پسندیدہ ہے۔ (ابو داؤد، باب فی الختان، ج7، ص541، حدیث: 5270، دار الرسالہ العالمیہ) عمدۃ القاری میں ہے: هذا بناء على عادة العرب، فإنهم يختنون النساء. وقال ﷺ: الختان للرجال سنة وللنساء مكرمة۔ ترجمہ: یہ عادتِ عرب پر مبنی ہے کہ وہ عورتوں کا ختنہ کرتے تھے اور فرمانِ رسول ﷺ ہے مردوں کا ختنہ سنت ہے اور عورتوں کا اچھا ہے۔ (عمدۃ القاری، ج3، ص246، دار الفکر) فتاوی رضویہ میں ہے: جہاں اس کا رواج ہے مستحب ہے ان بلاد میں اس کا نشان نہیں۔ اگر واقع ہو تو جہال ہنسیں، اور یہ مسئلہ شرعیہ پر ہنسنا اپنا دین برباد کرنا ہے تو یہاں اس پر اقدام کی حاجت نہیں۔ خود ایک مستحب بات کرنی اور مسلمانوں کو ایسی سخت بلا میں ڈالنا پسندیدہ نہیں۔ (ج22، ص606، لاہور)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبــہ

تیمور احمد صدیقی

10 ربیع الثانی 1445ھ / 25 اکتوبر 2023ء

رات کو سورہ کافرون پڑھنے سے ایمان پر خاتمہ

سوال: میں نے سنا ہے کہ جو بندہ رات کو سونے سے پہلے سورہ کافرون پڑھے گا اسکو موت کے وقت کلمہ نصیب ہو جائے گا کیا یہ درست ہے؟

User Id: Anonymous

بسم اللہ الرحمن الرحیم
الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق و الصواب

جس شخص کا رات کو سونے سے پہلے آخری کلام سورہ کافرون ہو تو امید ہے کہ اسکا خاتمہ بھی اسی پر ہو گا کہ حدیث پاک میں اسے شرک سے آزادی کہا گیا ہے۔ مذکورہ حدیث پاک پر عمل کرنے کی برکت سے ممکن ہے کہ اللہ تعالی موت کے وقت کلمہ بھی نصیب فرمادے۔ حدیث پاک میں ہے: اذا اخذت مضجعك من اليل فاقرء قل يا ايها الكافرون، ثم نم على خاتمتها، فانها براءة من الشرك۔ ترجمہ: جب تو رات کو بستر میں لیٹے تو سورہ کافرون پڑھ پھر اسکے اختتام پر سو جا کہ یہ شرک سے آزادی ہے۔(فیض القدیر شرح جامع الصغیر ،حدیث:367،ج1،ص251،دارالمعرفہ لبنان) **امام اہلسنت** فرماتے ہیں: سورہ قل یا ایھا الکافرون پر خاتمہ کرے۔ اسکے بعد کلام کی حاجت ہو تو بات کرکے پھر پڑھ لے کہ اسی پر خاتمہ ہو گا۔ ان شاء اللہ تعالی (الوظیفۃ الکریمہ، ص34، مکتبۃ المدینہ)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
کتبـــــــــــــــــــــــــــــــہ
تیمور احمد صدیقی
7 ربیع الاول 1445ھ/25 ستمبر 2023ء

کسی بیمار کو دیکھ کر پڑھنے والا عمل

سوال: وہ کونسا عمل ہے جو کسی بیمار کو دیکھ کر پڑھا جائے تو عمل کرنے والے کو یہ بیماری نہیں ہوتی؟
User Id : Ali Hunjra

بسم اللہ الرحمن الرحیم
الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

حدیث پاک میں منقول دعا اگر کسی مصیبت زدہ کو دیکھ کر پڑھ لی جائے تو پڑھنے والا اس مصیبت سے انشاء اللہ محفوظ رہے گا۔ الحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِی عَافَانِی مِمَّا ابْتَلَاکَ بِہِ، وَفَضَّلَنِی عَلَی کَثِیرٍ مِمَّنْ خَلَقَ تَفْضِیلًا

ترمذی شریف میں ہے: عن أبی ھریرۃ، قال: قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: من رأی مبتلی، فقال: الحمد للہ الذی عافانی مما ابتلاک بہ، وفضلنی علی کثیر ممن خلق تفضیلا، لم یصبہ ذلک البلاء۔ «ھذا حدیث حسن غریب من ھذا الوجہ»۔ ترجمہ: حضور ﷺ نے فرمایا: جو کسی مصیبت زدہ کو دیکھ کر کہے: ”تمام خوبیاں اللہ کے لئے جس نے مجھے اس سے عافیت دی جس میں تجھے مبتلا کیا اور مجھے اپنی مخلوق میں بہت سوں پر فضیلت دی“ تو اس (کہنے والے) کو یہ مصیبت نہیں پہنچے گی۔ (ترمذی، باب ما یقول اذا رای مبتلی، ج5، ص593، ح:3432، مصر)

ملفوظات اعلی حضرت میں ہے: 19 سال کی عمر ہو گی کہ رامپور جاتے ہوئے ایک شخص کو رمدِ چشم (یعنی آنکھوں کی بیماری) میں مبتلا دیکھ کر یہ دعا پڑھی، جب سے اب تک آشوبِ چشم پھر نہ ہوا۔ (ملفوظات، حصہ ا، ص69، مکتبۃ المدینہ)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــہ

تیمور احمد صدیقی

7 ربیع الاول 1445ھ / 24 ستمبر 2023ء